نوٹ: جس کتاب پر مہر یا دستخط مولف نہ ہو وہ مسروقہ تصور کی جاوے گی

قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

الحمد للہ کہ کتاب فیض انتساب مشتمل بر فضائل سادات اطیاب

مسمی بہ

لباب النقول

فی

مناقب اہلبیت الرسول

مرتبہ

خاکسار سید احمد شاہ موسوی المشہدی

در مطبع چودھوین صدی راولپنڈی مطبوع گردید

اطلاع - کتاب ہذا سید احمد شاہ مولف سے انجن شیڈ ریلوے راولپنڈی کے پتہ پر درخواست کرنے سے مل سکتی ہے -

قیمت فی جلد

این اوراق بطور

تحفه

بخدمت عالیجناب مستجمع اصناف اوصاف منبع آلاف الطاف

پایهٔ قدرش بود مایهٔ جاه وجلال — سایهٔ شانش که بود سایهٔ پروردگار
گوهر بحر کرم مظهر احسان چو یم — صدر سریر امم فخر اولوا الافتخار
کان کفش در سخا موجه بارد چو بحر — تیغ پر از جوهرش دم زند از ذوالفقار

عالیجاه رفیع البارگاه سیادت پناه نجابت دستگاه
میر سید عجائب علی شاه صاحب اعلی الله درجاته فی الدارین

بطفیل سید الکونین

میگزرانم

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکسار
سید احمد شاه مولف از راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی سھل لنا سلوک شرائع الدین و اوضح اعلامہ و بین لنا مناہج الیقین فاکمل بذالک الغامہ خصنا بسید الانبیاء و نخبۃ الاصفیاء فاستنقذنا بہ من شفا جرف الھلکات و بصرنا بہ طریق الارتقاء علی عالی الدرجات واکرمنا باھل بیت نبیہ سادات البشر و شفعاء یوم المحشر فنور قلوبنا بانوار ھدایتھم و شرح صدورنا باسرار محبتھم صلوات اللہ علیہ و علیھم ابد الابدین +

اما بعد گرفتار دام آمال و امانی و طالب سعادت جاودانی سید احمد شاہ موسوی المشھدی دوستداران خاندان سید المرسلین کی خدمت میں عرض پرداز ھے کہ فی زماننا اکثر ممالک میں عموماً و اضلاع پنجاب میں خصوصاً ذریت رسولؐ و جگر گوشگان بتولؑ کے حقوق و آداب کی کما حقہا یعنی بموجب فرمودۂ خداوند عالم و رسول اکرم صلعم رعایت نہیں کی جاتی منشاء اس امر شنیع کا جہالت و معاندت ذاتی و نفس پرستی میں دائر ھی پس بمقتضائی منطوق حدیث لازم الوثوق لا یومن عبد حتی اکون احب الیہ من نفسہ و یکون عترتی احب الیہ من نفسہ اخرجہ البیھقی و الدیلمی دفعیہ اس کا سب اہل اسلام پر عموماً و اہل علم پر خصوصاً بقدر ہمت و طاقت واجب ہی محرر السطور اگرچہ بحیثیت علمیہ و عملیہ اس لائق تو نہیں کہ ان امور میں سے کسی کا دفعیہ کر سکے لیکن بحیثیت وجوب بغرض اکتساب ثواب بفرمائش بعض احباب کتب معتبرہ عربیہ سے فضائل اہل بیت رسولؐ کا انتخاب کر کے عام فہم زبان میں ترجمہ کر کے غلامان آل رسولؐ کی خدمت میں عموماً و بخدمت مظہر لطف ازلی روشنی چشم اہل جامع علم و عمل سردار سمو المکان عظیم الشان عمیم الانعام قدیم الاکرام وسیع الاحسان کریم الامتنان معظم القدر سینی الصدر مظہر

بعض آیات دین ... پنجاب پر ... گیا ہے ۱۲۰

جو کرامت بمصدر تفضلات مرحمت سحاب فضل و عطا ابر فیض نیسان سخا قبلۂ مظلومان جہان سلیمان
شان سلیمان نشان عالیجاہ فیع البارگاہ محب بلند بیت پناہ اعلیٰ حضرت جناب معلی القاب انریبل میر
سید عجائب علیشاہ صاحب صوبیدار ساکن وریا مال لازالت اطنابُ دولتہ ممدودۃ الیٰ یوم القیام بطفیل
معصومین علیہم السلام ہے

جہان آفرینش نگاہدار باد ‌‌‌‌ ‌ ‌ جہانش بکام و فلک یار باد

بعد و ثنا تحفۂ نذران کر ملتمس ہوں کہ مفہوم خذ ما صفا و دع ما کدر کو ملحوظ خاطر فرما کر بروشنائی لطف و کرم
میری لغزشوں کی اصلاح کریں اور مرتب کیا ہے میں نے اس کتاب کو تمہید اور تین باب باب اول
در ثنا و نسب آل عبا علیہم التحیۃ والثنا اور اوس میں پانچ فصلیں ہیں فصل اول در بیان نبذی از فضائل
علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ از کلام الٰہی فصل دویم دربیان بعضے از فضائل علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ از
حدیث رسالت پناہی صلعم فصل سویم در بعضی از فضائل فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا فصل چہارم
در جزوی از فضائل حسنین رضوان اللہ علیہما فصل پنجم دربیان مناقب مشترکہ اصحاب کساء و حی و
ازواج المومنین لہم الفداء باب دویم دربیان مناقب مشترکہ ائمہ دین از اولاد سید المرسلین رضی اللہ
عنہم اجمعین۔ باب سویم در مناقب جمیع ذریت رسولؐ و اولاد بتولؑ ۞

تمہید ثنای بیشمار و حمد بیحد آن آفریدگار راسزد کہ عالم گوناگون را از کتم عدم بحرف کاف و نون
برآوردہ و ہر یکے العلم قدیم پایۂ سربلندی بخشیدہ بعضی را حیوان ناطق و جوقی را حیوان غیر ناطق ساخت
وانسان را بمضمون این منطوق لازم الوثوق مژدہ در دادہ ولقد کرمنا بنی آدم و تاج کرامت
و دستار ریاست بر تارک مبارک سردفتر کل موجودات و سرور جمیع کائنات را کہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
بود نہادہ و او را بخطاب لولاک لما خلقت الافلاک یاد فرمودہ پس ازان درود با محدود و صلوٰۃ نا معدود
بران صاحب لولاک کہ باعث ایجاد تکوین است از من ہیچمدان چون قطرۂ باران و برگ درختان تا قیام
یوم المیزان باد بعدہ بر آل اطہر و مطہر کہ ہر یک محلی بحلی قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت و یطہرکم تطہیرا و علی جمیع اصحاب کرام و مومنان ذوی الانعام رحمت خدا متکاثر باد بعد
آنکہ چون این قلیل البضاعت اوضاع ابنائی زمان ملاحظہ کردہ کہ ہر یک از راہ جہالت و بعضی از طریقہ
عداوت و بندی بر سبیل بغاوت و جوقی بطریق خساست با عترت رسولؐ و ذریت بتولؑ حسد در دل دارند
و دعوی ایمان ظاہر کنند چون منافقان مثل قولہ تعالیٰ قالوا نشہد انک لرسول اللہ واللہ یعلم
انک لرسولہ واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون ترجمہ کہتے ہیں منافق گواہی

دیتے ہیں ہم کہ تحقیق تو پیغمبر ہے خدا کا اور خدا جانتا ہے کہ تو پیغمبر اوس کا اور تحقیق خدا گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں انتہی) باز امید می دارند کہ فردا روز جزا محمد مصطفے شفیع ما خواہد بود این امید صادق آنوقت است کہ تخم محبت در مزرعۂ دل کاشتہ و تواضع و ادب را شعار خود ساختہ برده وار فرمان بردار ذریت سید الابرار بدل و جان باشند و ظاہر خود را چوں باطن و باطن خود را چوں ظاہر سازند مگر من سعادت ازاں تخم فراہم خواہند کرد و ساعدا باید کہ اول از کتاب اللہ و ثانی از حدیث رسول اللہ و سیوم از قول مجتہدین محققین علم حاصل نموده انصاف نمایند کہ حق تعالیٰ در قرآن مجید چند جا ذکر ذریت رسول الثقلین بادب برائی تعلیم مومنین درآورده و حضرت رسولؐ در بسیاری از احادیث در مناقب عترت بتول باسامی جدا یاد فرموده و علمای متقدمین و متاخرین جابجا در تصانیف خود در مناقب اولاد رسول جد و جہد ما تعد فرموده اند افسوس کہ حساد با وجود ایں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ حسد نہان با سادات عالی درجات در دل دارند و باز میگویند کہ ما از تابعداران سادات ہستیم ایں دعوی بدرجۂ تصدیق در آنوقت رسد کہ از قول و فعل و زبان و دل حسد را دور کرده از کل تکالیف و ایذا باز ایستند و از جان و مال دریغ نه دارند ما انکہ فی وقت من الاوقات بنظر حسد نہ بینند و ایذا بوقت استیلا بالذات و بالواسطہ نرسانند +

بعضی جہلا میگویند کہ سادات موجوده اگرا ز اولاد رسولؐ باشند ہرگز گرد معاصی نگردند ایں عقیدۂ ایشان باطل است چنانچہ در تردید قول این فرقہ ابن ماجہ از بزاز و عبد اللہ ابن عباس این حدیث صحیح ساگواه آورده

حدیث اکرموا و قروا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی ترجمہ فرمایا جناب رسالتمآب نے تعظیم کرو تم میری اولاد کی پرہیزگاروں کی رضائے خدا کیواسطے اور گنہگاروں کی میری خوشنودی کیواسطے انتہی۔

ہدایت اس حدیث سے تعظیم و تکریم اولاد رسولؐ کا علی الاطلاق وجوب ثابت ہے کیونکہ اکرموا و وقروا امر کا صیغہ ہے اور احتمال عدم صحت حدیث کا بھی لغو ہے کیونکہ موید اسکی صحت کا قول الٰہی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربیٰ ہے ترجمہ کہہ تو اے پیغمبر اپنی امت کو کہ تبلیغ احکام شرعیہ کی عوض میں میں تم سے کچھ پاداش نہیں مانگتا مگر محبت اپنی اولاد کی پس منکرین تعظیم مطلق سادات اپنی دعوے اسلام میں کاذب ہیں انتہی +

بعض جہلا کا خیال ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم مطلق سادات کی تعظیم کو مانع ہے اونکو سوچنا چاہئے کہ تعظیم دنیوی اور اکرمیت عند اللہ کا مفہوم واحد ہے یا مختلف +

علاوه ازیں اگر شفاعت رسولؐ کے قائل ہیں تو رسول خدا کو اپنی اولاد کی شفاعت کرنیمیں کون مانع

ہے۔ کتب صحاح میں سکان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ ملکہ عرب کی تعظیم کی کسقدر تاکید شدید ہے پس خود نسل رسول ؐ کی تعظیم کرنیمیں حیلہ کرنیوالہ معاند و مبغض اولاد رسول نہیں تو کون ہے اگر محض تقویٰ پر ترتب تعظیم شارع کی نظر میں ہوتا تو والدین فاسقین کی تعظیم و اطاعت واجب ہوتی حالانکہ واجب ہے بعض معاندین اولاد سید المرسلین نے مناقب اولاد رسول کا معائنہ کرکے بوجہ حسد وضعی حدیث من سلک علی طریقی فھو آلی سے دلیل پکڑکر عوام مسلمین کو داخل اہلبیت کردیا ہے اول تو علامۂ ابن حجر مکی نے اس حدیث کو صواعق محرقہ میں وضعی قرار دیا ہے تو بھی بقرینۂ سیاق سباق احادیث مناقب عوام مسلمین اونکی مناقب میں بوجہ من الوجوہ شامل نہیں ہوسکتی کیونکہ صاحب منتخب اللغات نے اولاد کی معنے فرزندان کی لکھے ہیں اور ذریت بالضم والکسر والتشدید کی معنی نسل آدمی یا جن لکھا ہے اب صاف ظاہر ہوا کہ اولاد اور ذریت کا اطلاق عوام مسلمین پر نہیں ہوسکتا پھر اگر بالفرض امت ہی مراد ہوتی تو حضرت رسول ؐ والطالحون لی نہ فرماتے علاوہ ازیں مکرِم بصیغۂ فاعل و مکرَم بصیغۂ مفعول کا مفہوم مبائن ہے اگر عام امت کو اولاد رسول قرار دیا جاوے تو اجتماع ضدین لازم آئیگا اور وہ محال ہے جواب دویم اگرچہ لفظ آل پیروان اور اولاد میں لغتہً مشترک بھی مان لیا جاوے لیکن کتب دینیہ میں علی الاتفاق یہی لکھا ہوا ہے کہ اہل بیت سے مراد خمسۃ النجبا اور اولاد حسنین علیہم السلام ہیں اور ہماری بحث دینیات میں ہے +

حدیث دویم از شفائی قاضی عیاض من لم یعرف حق اولادی فلا یقم قیاماً فابتلاہ اللّٰہ ببلاء

لا دواء لہ ترجمہ جس کسی نے دیکھا میری اولاد کو اور نہ کھڑا ہوا اس وقت مبتلا کریگا خدا اوسکو ایسی بلاد میں کہ نہیں ہے دوا اوسکی ایضاً از پیغمبر خدا در سنن ابوداؤد و نسائی از حاکم بن عدی حدیثی صحیح باسناد قوی درحق اہل بیت منقول است۔

حدیث حب اھل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا و من تخلف عنھا غرق ترجمہ دوستی

میری اہل بیت کی مانند کشتی نوح کی ہے جو کوئی سوار ہوا اوس میں یعنی جس کسی نے اولاد رسول سے محبت کی نجات پائی اوسنے اور جس نے خلاف اور حسد کیا ذریت رسول ؐ سے غرق ہوا انتہی +

دریں زمان نافرجام ازراہ بددیانتی حسد با ذریت رسول ؐ دردل میدارند و ایشان را ایذا حسب طاقت خود میرسانند و نظر باین احادیث صحیحہ نمی کنند کہ پیغمبر خدا ازراہ کمال محبت و شفقت جابجا درحق اولاد خود در کتب صحاح چگونہ وصیت فرمودہ محض فرمودن رسول خدا برائی تعلیم امت بود مثل مشہور است کسیکہ با شخص معین دوستی قلبی دارد و با قرار لسان و تصدیق قلب برآن داشتہ باشد اگر مال و اولاد او را ببیند برائی ازدیاد محبت و ترقی الفت شفقت زیادہ کند چنانچہ مجنون در کوئی لیلی سگی دید جبۂ زربفتی خود بزیر پائی او نہاد کسی گفت ای مجنون

این جامۂ نفیس را چرا بر برپای سگ انداختی معلوم شد کہ خاص دیوانہ ہستی مجنوں در جواب گفت کہ فی الواقع این سگ پلید است مگر گاہ گاہ در کوی لیلیٰ رفتہ بود عاشقان خدا و صادقان برار صدق وصفا چنین محبت در دل دارند تا بصدق دعویٰ خود بمنزل برسند چونکہ مانند برادران یوسف محبت لسانی را ظاہر کنند وحسد با یوسف در دل دارند چنانچہ مولوی جامی فرمودہ سے

منعمان پر مہر و سینہ کینہ اندیش ... چو گرگان روبہان در صورت میش

اکثر مردمان با غوائی شیطان با اولاد سرور دو جہان حسد و عداوت مانند برادران یوسف در دل دارند بلکہ تو فرصت در چاہ بلای اندازند و از ہر نوع ملامت بدامن پاک اہل بیت سید لولاک می بندند تا کہ مخالفین قرآن ناطق از مثالب پاک شوند خداوند تعالیٰ حاسدان اہل بیت را از حسد پاک کرده بمحبت اولاد و اخفاد سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء صلوات اللہ علیہا داخل سازد - آمین یا رب العالمین +

باب اوّل در مناقب آلِ عبا علیہم التحیۃ والثناء

فصل اوّل

در بیان شمہ ای از فضائل علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ از کلام الٰہی سے

یا علی کتاب فضل ترا آب بحر کافی نیست ... کہ تر کنی سر انگشت و صفحہ بشماری

عن مسند احمد حنبل عن ابن عباس ما فی القرآن آیۃ فیہا الذین امنوا الا و علی راسہا و قائدہا و شریفہا و امیرہا و لقد عاتب اللہ تعالیٰ اصحاب محمد فی القرآن و ما ذکر علیا الا بخیر ترجمہ امام احمد حنبل کی سند میں بروایت ابن عباس یوں مروی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں الذین آمنوا کا کلمہ آیا ہے پس علی مرتضیٰ سردار اور امیر اور شریف ہے اون مومنون کا جنکے حق میں وہ آیت نازل ہوئی ہو اور تحقیق عتاب کیا ہی خداوند تعالیٰ نے سب صحابہ جناب رسول خدا پر اپنی کتاب میں اور نہیں یاد کیا خداوند تعالیٰ نے علی مرتضیٰ کو مگر ساتھ نیکی کے انتہی +

و عنہ ما نزل فی احد من کتاب اللہ ما نزل فی علی ترجمہ نہیں نازل ہوا کسی کے شان میں قرآن مجید میں جو کچھ کہ نازل ہوا ہی علی مرتضیٰ کے حق میں انتہی +

و عن مجاہد نزل فی علی سبعون آیۃ ترجمہ مجاہد سے منقول ہے کہ علی مرتضیٰ کے حق میں ستر آیتیں کلام اللہ میں نازل ہوئی ہیں انتہی +

اخرج ابن عساکر کما فی الصواعق عن ابن عباس قال نزل فی علی ثلث مائۃ آیۃ ترجمہ

ابن عساکر نے بروائیت ابن عباس لکھا ہے کہ علی مرتضیٰ کے حق میں تین سو آیات نازل ہوئی ہے۔ اور اس مضمون کو علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفا میں اور ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں لکھا ہے انتہی ہر چند علی مرتضیٰ کے فضائل کا احصار دشوار ہے مگر مطابق عدد چہاردہ معصومین علیہم السلام چودہ آیات پر میں اکتفا کرتا ہوں۔

نمبر (۱) قولہ تعالیٰ بسم اللہ الرحمن الرحیم ترجمہ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ فی الفواتح ابن عباس گوید شبے با حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام صحبت داشتم تا روز شرح بائی بسم اللہ فرمود من خود را پیش او چوں سبوئی یافتم پیش دریائی بزرگ انتہی + ازیں اعلمیت حضرت امیر المومنین ثابت میشود و خداوند عالم بوجہ اعلمیت آدم را بر ملائکہ و طالوت را بر قوم او فضیلت بخشیدہ

نمبر (۲) واذ قلنا ادخلوا ھذہ القریۃ فکلوا منھا حیث شئتم رغدا وادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم وسنزید المحسنین ترجمہ اور جب کہا ہم نے داخل ہو اس شہر میں اور کھاتے پھرو اس میں جہاں چاہو محظوظ ہو کر اور داخل ہو دروازہ میں سجدہ کر کر اور کہو کلمہ حطۃ کا تو بخشیں ہم تم کو تقصیریں تمہاری اور زیادہ ہی دینگے ہم نیکی والونکو فی الصواعق ما حاصلہ علی مرتضیٰ امت حضرت رسولؐ میں مانند باب حطۃ کی ہے بنی اسرائیل میں پس جس کسی نے اپنی آپکو اس دروازہ میں داخل کیا مومن است والا کافر سے

درخانۂ دین ہست علی در تحقیق از در نرود ہر کہ بود سارق و آبق

نمبر (۳) انی جاعلک للناس اماما ترجمہ میں تجھکو سب لوگوں کا پیشوا بنا دونگا روی ابن المغازلی الشافعی فی المناقب عن ابن مسعود قال رسول اللہ انتہت الدعوۃ الی والی علی لم یسجد احدنا قط لصنم فاتخذنی نبیا واتخذ علیا وصیا ترجمہ فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے پوری دی دعا ابراہیم کی جبکہ ابراہیم نے دعا کی تھی کہ خداوندا میری اولاد سے بھی تو پیشوا بنائیگا علی مرتضیٰ اور مجھپر نہیں سجدہ کیا میں اور علی نے کسی بت کو کبھی پس بنایا خدا نے مجھے پیغمبر اور علی مرتضیٰ کو وصی انتہی اسی وجہ سے علی مرتضیٰ کو حضرت رسولؐ خدا نے کرم اللہ وجہہ کا لقب عطا فرمایا ہے +

نمبر (۴) وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیھا الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیہ وان کانت لکبیرۃ الا علی الذین ھدی اللہ ترجمہ اور نہیں ٹھہرایا ہم نے وہ قبلہ جسپر تو تھا مگر اسواسطے کہ معلوم کریں ہم کہ کون تابع رہیگا رسولؐ کا اور کون پھر جاویگا اولٹے پاؤں اور یہ بات بھاری ہوئی مگر اونپر جنکو ہدایت بخشی خدا نے روی العلامۃ الزمخشری فی الکشاف عن الحجاج انہ قال الحسن ما

ذالک فی ابی تراب فقرء قولہ تعالیٰ الا علی الذین ھدی اللہ فہم قال و علی منہم وھو
ابن عم رسول اللہ و ختنہ علی ابنتہ و اقرب الناس الیہ و احبہم ترجمہ کشاف میں
حجاج سے منقول ہے کہ پوچھا اوسنے حسن سے شان علی مرتضیٰ کا پس پڑھا حسن نے الا علی الذین
ھدی اللہ یعنی علی بھی انہی لوگوں میں ہیں جن کو خدا نے ہدایت بخشی ہے اور علی مرتضیٰ چچا زاد
بھائی اور داماد ہیں حضرت رسول خدا کے اور حضرت علی مرتضیٰ سب لوگوں سے زیادہ نزدیک اور
دوست ہیں حضرت ناطق حق کی انتہی +

نمبر ۵ و بشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ
راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم و رحمۃ و اولئک ھم المھتدون -
ترجمہ اور خوشی سنا اے پیغمبر ثابت رہنے والوں کو کہ جب ان کو پہنچے کوئی مصیبت کہیں ہم اسی
کا مال ہیں اور ہم کو اوسی کیطرف پھر جانا ہے انہیں لوگوں پر شاباشیں ہیں اپنے رب کی اور مہربانی
اور یہی لوگ ہیں ہدایت پر النزول علیٰ ما ذکرہ الثعلبی جب سنی حضرت علی مرتضیٰ نے خبر
نوید کی حضرت حمزہ کی پس کہا علی مرتضیٰ نے انا للہ و انا الیہ راجعون پس اونکی شان میں خدا نے
یہ آیت نازل فرمائی انتہی افسوس صد افسوس کہ اس امت کے بعضے علماء نے جناب علی مرتضیٰ پر صلوۃ
بھیجنے کو علامت رفض قرار دیا ہے +

نمبر ۶ و من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد
ترجمہ اور کوئی آدمی ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان واسطے خوشنودی خدا کی اور اللہ اپنے بندوں پر
مہربان ہے النزول علی ما فی التفسیر الکبیر جب سوئے علی مرتضیٰ فرش خواب جناب رسالت مآب پر حالت
خوف میں بغرض بچانے حضرت رسول کے ایذائے کفار سے پس بھیجا خدا نے حضرت جبرئیل و میکائیل
کو واسطے محافظت علی مرتضیٰ کی اور کہا جبرئیل اور میکائیل نے مبارک ہو آپکو اے علیؑ کہ خداوند تعالیٰ آپ پر
فخر کرتا ہے اور امام غزالی اور ثعلبی اور نیشاپوری نے ایسا ہی لکھا ہے +

نمبر ۷ الذین ینفقون اموالہم باللیل والنہار سرا و علانیۃ فلہم اجرہم عند ربہم
ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ترجمہ جو لوگ خرچ کرتے ہیں مال اپنا اللہ کی راہ میں
رات اور دن چھپی ہوئی اور کھلے تو اونکیلئے ہے مزدوری انکی اپنے رب کے پاس اور نہ ڈر ہے اون پر
اور نہ وہ غم کھائینگے النزول علیٰ ما فی الکشاف کہا ابن عباس نے کہ تصدق کئے علی نے چار درہم
راہ خدا میں بکیفیت مندرجہ الآیۃ اور نہیں تھا اوس دن علی مرتضیٰ کے پاس سوا اون چار درہم کے

کے اور کچھ مال پس نازل کی خدا نے اونکی حق میں یہ آئیت اور علامہ ابن حجر مکی نے بھی صواعق محرقہ میں ایسا ہی لکھا ہے۔

نمبر ۸ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

ترجمہ آج میں پورا دے چکا تم کو دین تمہارا اور پورا کیا میں نے تم پر احسان اپنا اور پسند کیا میں تمہارے واسطے دین اسلام۔ الفزول ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اور محمد جزری نے اس نے المطالب میں بدعوئی تواتر ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے کہ کہا اوس نے تحقیق حضرت پیغمبر خدا نے بلایا۔ لوگوں کو پاس علی مرتضیٰ کی مقام غدیر خم میں (غدیر خم ایک جگہ کا نام ہے) اور فرمایا آپنے کہ ہٹاؤ درختوں کے نیچے سے کانٹے پھر بلایا جناب ناطق بحق نے حضرت علی مرتضےٰ کو اور بلند کیا آپنے ہاتھ علی مرتضیٰ کا اپنے ہاتھ سے اس قدر کہ سفیدی زیر بغل حضرت امیر المومنینؑ اور سید المرسلینؐ نمودار ہوئی اسی اثنا میں یہ آئیت نازل ہوئی پس فرمایا جناب پیغمبر خدا نے تعریف کرتا ہون میں اپنے خالق کہ کامل کیا ہے اوس نے دین ہمارا اور پورا کیا ہے اوس نے ہم پر احسان اپنا خوش ہے خداوند تعالےٰ میری رسالت اور ولائیت علیؑ پر بعد میرے پھر فرمایا حضرت رسول خدا نے جس کا میں دوست ہوں پس علیؑ بھی دوست ہے اوس کا ای اللہ دوستی کر تو اوس کسی سے جو علی مرتضیٰ کو دوست رکھے اور خصومت کر تو اوس کسی سے جو علی مرتضیٰ سے خصومت کرے اور مدد کر تو اون لوگوں کی جو علی مرتضیٰ کی مدد کریں اور حقیر کر تو اون لوگوں کو جو علی مرتضیٰ کی حقارت میں سعی کریں۔

نمبر ۹ یاایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم۔ ترجمہ اے ایمان والو جو کوئی تم میں پھیر یگا اپنے دین سے تو آگے اللہ لاوے گا ایک لوگ کہ اونکو چاہتا ہے اور وہ اوسکو چاہتے ہیں نرم دل ہیں وہ لوگ مسلمانوں پر اور زبردست ہیں کافروں پر لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں اور ڈرتے نہیں کسی کی ملامت سے یہ فضل ہے خدا کا دیگا جس کو چاہے اور خدا کشائیش والا اور خبر دار ہے ثعلبی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ مراد قوم سے جس کو خدا دوست رکھتا ہے اور وہ خدا کو دوست رکھتی ہے علی مرتضیٰ ہیں اور بعض مفسرین نے یہاں کسیقدر اختلاف بھی کیا ہے لیکن موید قول ثعلبی وہ حدیث مشکوۃ ہے جس کا مختصر مضمون اس

طرح پر ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کل میں علم جنگ اوس شخص کو دونگا جس کو خدا اور رسول اوسکا دوست رکھتا ہے اور وہ بھی خدا اور رسول خدا کو دوست رکھتا ہے ایسا بہادر ہے کہ کبھی جنگ میں نہیں بھاگیگا اور خداوند اوس کی ذریعہ ضرور خیبر فتح کرائیگا انتہی چنانچہ دوسری روز وہ علم علی مرتضیٰ ہی کو دیا گیا اور فتح بھی اونہیں کی ہاتھ سے ہوئی پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ علی مرتضیٰ خداوند عالم اور جناب رسول اکرم کے حقیقی دوست ہیں اگر کوئی عقل کا اندھا خیال کرے کہ دوستی خداوند تعالیٰ کی ایک معمولی صفت ہے کیونکہ ہماری پیر و مرشد صاحب بھی خدا کی دوست ہیں وغیرہ وغیرہ۔

پس اوس شخص کو یہ سوچنا لازم ہے کہ قرآن مجید میں خداوند عالم نے اپنی دوستوں کی کوئی علامت بیان کی ہے یا نہیں پس اوس کو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ خداوند تعالیٰ کا وہی شخص دوست قرار پا سکتا ہے جو اوس کی پیغمبر کا متبع ہو اور اتباع موقوف ہے عالمیت مسائل دینیہ پر پس جس شخص کو جس قدر مسائل دینیہ میں مہارت ہوگی اوتنا ہی وہ دوستی کا درجہ حاصل کرے گا۔ اور یہ امر امت محمدیہ میں پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ علی مرتضیٰ بعد جناب رسول خدا کل امت سے اعلم تھے نتیجہ یہ نکلا کہ علی مرتضیٰ بعد حضرت رسول کی کل مخلوق سے خدا کی زیادہ دوست ہیں۔

فی زمانا اکثر عوام کالانعام علم سے بیخبر دین پیغمبر کے منکر کنجڑوں کا مال کہا کر ڈاڑھی مونچھیں منڈوا کر نامحرم عورتوں کی ہاتھ سینہ میں دبا کر بیعت کرنیوالی بھنگ شراب کو حلال سمجھنے والی امت محمدیہ کو بہکانے والے اپنے آپ کو ولی اللہ مشہور کرتی ہیں انکی ولی اللہی تو بر کنار پہلے قوانین شرعیہ کے مطابق اپنا اسلام تو ثابت کر دیں کیا رقص جس کو ہماری پیغمبر نے حرام کیا ہے اوس کا حلال سمجھنے والا مسلمان ہے یا بھنگ وغیرہ مسکرات کی حلت کا قائل اپنے دعوی اسلام میں جھوٹا نہیں کیا نماز روزہ کے مسائل کا ناواقف جو اپنے آپ کو مسلمانوں کا پیشوا بنائے اور اسنے یہ وعدہ کرے کہ میں تمکو اپنے خدا سے ملا دونگا مسلمانوں کا بہکانے والا نہیں المختصر دریائی محبت خداوہ دریا ہے جس میں ہزاروں تیراک غوطہ کہا کہا کر غرق ہوئے اور کوئی منزل مقصود تک نہیں پہنچا مگر متبع جناب سید المرسلین بہرحال بزرگوں کو پروردگار عالم اپنی دوستی کیلئے چن لیتا ہے اون کی حالت دگرگون ہو جاتی ہے اور وہ آجکل کی اکثر بیدین پیروں کی طرح اپنے غریب مریدوں کا چمڑہ نہیں اتارتے چنانچہ اس دعوی کے ثبوت میں محقق العصر افضل الناس مفتی میر سید عباس صاحب قبلہ مرحوم مغفور نے کتاب حیوۃ الحیوان لغت جواد کی بحث سے ایک حکائیت کو نقل کر کے کیا خوب نظم کیا ہے اوس کو میں یہاں درج کرتا ہوں

تاکہ ناظرین اپنے آپکو مصنوعی بزرگوں کی فریب سے بچاویں اور علی مرتضیٰ کی اس فضیلت کو کماحقہ ذہن نشین فرماکر اون کی غلامی قبول فرماویں +

حکایت

شنیدم کہ عیسائی عالی وقار — بدیری گذر کرد در کوہسار
کہ بر اوج چون بیت معمور بود — چو دلہائے ابرار پر نور بود
دران معتکف عابدی پارسا — کہ گردیدہ پشتش ز طاعت دوتا
تنش لاغر از خوف پروردگار — دلش در غم آخرت سوگوار
عیان گشتہ سوزہائی ازو — بجا ماند چند استخوانی ازو
مسیحا باو گفت بعد از سلام — کہ از چند گاہ است اینجا مقام
بگفتا کہ بگذشت ہفتاد سال — کہ اینجا منم با حق ذی الجلال
مرادیست کز حق طلب میکنم — سوالی ازو روز و شب میکنم
ہمی خواہم او را ابزاری و سوز — ولی بر نیامد امیدم ہنوز
شفاعت کن امید دارم ز تو — بسامان شود بلکہ کارم ز تو
تو روح الہی و من نیم جان — بانفاس جان بخش فیض رسان
طلب گار نقد دعائی توام — مس توبہ کیمیائی توام
بفرمود عیسی کہ آن کار چیست — بگو حاجت خویش اصرار چیست
بگفتا کہ خواہم ز فیضش ہمی — بیک جرعہ راضی شدم از یمی
می ناب خواہم ز مینائی او — کہ مستم بذوق تولائی او
شنید این سخن عیسی حق پرست — شبانگہ بخلوت برآورد دست
کہ یا سیدی یا حبیب القلوب — و من فی ہواہ یشق الجیوب
فلان بندہ کارزو مند تست — ہوائی خودش دہ کہ دربند تست
ولی خستہ دارد بکامش رسان — شراب محبت بکامش رسان
ندا آمد از بارگاہ جلال — کہ مقبول شد آنچہ کردی سوال
ز نخل دعایت کہ شد بارور — گرفتست شاخ امیدش ثمر
بران کوہ عیسی دگر بارہ رفت — کہ بیند چہ بر مرد بیچارہ رفت

باو اطلاع از اجابت دہد — بوحی خدایش بشارت دہد
درانجا رسید و عجب حال دید — که مقصوره ویران و پامال دید
جبل مضطرب ہمچو زیبق شده — زمین چو دل عاشقان شق شده
چنان آتش عشق گشته بلند — کز آن کوه برجسته مثل سپند
ازان کوه البرز کاه نماند — بجز مشت خاک سیاه نماند
نه کوه یک غار افتاده بود — دران کنج آن شیخ استاده بود
چو لقوه بیمار افتادهٔ — چو قربانیان چشم بکشادهٔ
بدن سر واز خوف و در سینه تف — زحیرت دہن و البانی بند شد
چو اوراق گل حالش ابتر شده — تو گوئی که معنی مصور شده
نه پروائی غیری نه سودائی خویش — جدا گشته از دین و دنیای خویش
نه حرف و حکایت نه آه و فغان — بحیرت فرو رفته آئینه سان
باو گفت عیسی سلام علیک — ایا مست کشته اسلام علیک
جوابی نگفت و نگاہی نه کرد — نبی ماند در حیرت از حال مرد
پس آنگاه آمد ز ہاتف ندا — که میخواست یک ذره از حب ما
چو دیدم در و قوتش این نه بود — تحمل درین مرد مسکین نه بود
ز حب خودش اندکی داده ایم — ز سبعین الف یکی داده ایم
بیک جز دلی او ز جا رفته است — ببین بر سر او چہا رفته است
تنش گشته مجروح و ریش ازین — کجا داشت تاب و توان بیش ازین
بلی عالم شور مستی جدا است — غلط نیست دعوی که شاہد خدا است

نمبر ۱ انما ولیکم الله ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوة و یوتون الزکوة وهم راکعون ترجمہ تمہارا آقا خدا ہے اور اوس کا رسول اور ایمان والے جو دیتی ہیں نمازمیں زکوة التنزول علی ما فی لباب النقول فی اسباب النزول عن عمار بن یاسر قال وقف علی علی بن ابیطالب سائل وهو راکع فی تطوع فنزع خاتمه فاعطاه السائل فنزلت انما ولیکم الله ترجمہ عمار یاسر سے منقول ہے کہ تھے نماز نافلہ میں علی مرتضی پس سوال کیا ایک سائل نے مسجد نبوی میں پس علی مرتضی نے حالت نماز

پس سائل کو اپنی انگوٹھی عطا کی پھر نازل ہوئی یہ آیت یعنی خدا نے حکم فرمایا کہ تمہارا دوست خدا
اور رسول و علی مرتضیٰ ہے یعنی جیسے خدا اور اوس کے رسول کی دوستی واجب ہے ویسی ہی
علی مرتضیٰ کی بھی دوستی واجب ہے و فی التفسیر البیضاوی انہا نزلت فی علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ حین سئلہ سائل وہو راکع فی صلوتہ ترجمہ یہ آیت نازل ہوئی ہے شان میں علی مرتضیٰ
کی جبکہ سوال کیا تھا اون سے سائل نے اور تھے وہ نماز میں و مثلہ فی التفسیر الحسینی اور ثعلبی نے اپنی
تفسیر میں بروایت ابوذر یہاں ایک عجیب حدیث لکھی ہے تنبیہ منکرین اس فضیلت جلیلہ
کے برافروختہ و دل سوختہ ہوکر مٹانیکی تدبیریں لگانے لگے کور باطن چاند پر خاک ڈالنے لگے۔
مگر کیا ہو سکتا ہے امر حق چھپائی سے کہیں چھپا ہے بقول سعدی سہ

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

چنانچہ بعضے کہتے ہیں کہ یہ فعل کثیر ہے اور اوسکی ارتکاب سے نماز میں خلل لازم آتا ہے اون کی
اس سوال کا جواب بیضاوی نے اس طرح پر لکھا ہے و علی ہذا یکون دلیلا علی ان الفعل
القلیل فی الصلوۃ لا یبطلہا ترجمہ یعنی علی مرتضیٰ کا نماز میں سائل کو انگوٹھی اتار کر دینا دلیل
ہے کہ فعل قلیل نماز میں خلل انداز نہیں ہے۔

نمبر ۱ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ
یعصمک من الناس ترجمہ ای پیغمبر پہنچا جو تجھکو اوترا تیرے رب کیطرف سے اور اگر یہ نہ کیا تو نے
پس کچھ نہ پہنچایا اوس کا پیغام اور اللہ تجھکو بچا لیگا لوگوں کی شرارت سے فی النزول علی ما فی اسباب
النزول للامام ابو الحسن الواحدی عن ابی سعید الخدری قال نزلت ہذہ الآیۃ یا
ایہا الرسول بلغ الآیۃ یوم غدیر خم فی علی ابن ابیطالب ترجمہ ابو سعید خدری سے
منقول ہے کہ غدیر خم کی دن یہ آیت علی مرتضیٰ کے بعد میری ولی اللہ اور میرا نائب ہے اور لوگوں سے
نہ ڈر اگر ایسا تو نے نہ کیا تو خدا کا تو نے کوئی پیغام نہیں پہنچایا و روی الثعلبی عن ابی صالح عن ابن
عباس فی قولہ تعالیٰ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک الآیۃ نزلت فی علی ابن ابیطالب امر
النبی ان یبلغ فیہ فاخذ رسول اللہ بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم و
ال من والاہ و عاد من عاداہ ترجمہ ابن عباس سے منقول کہ یہ آیت علی مرتضیٰ کے حق میں
نازل ہوئی ہے امر کیا خدا نے پیغمبر کو کہ ولایت علی مرتضیٰ کی نسبت لوگوں کو حکم سنا کہ
علی تمہارا ولی ہے پس رسول خدا نے ہاتھ علی مرتضیٰ کا پکڑ کر فرمایا جس کا میں حاکم ہوں علی

آیت غدیر خم میں نازل ہوئی جس میں حکم پیغمبر کو ہوا کہ ولایت علی مرتضیٰ

مرتضیٰ بہی میری مثل اوس کا حاکم ہے اے بارخدایا دوستی کر تو اوس کسی سے جو علیؑ کو دوست رکہے اور عداوت کر تو اوس کسی سے جو علیؑ مرتضیٰ سے عداوت کرے اور یہ واقعہ کتب صحاح میں حدیث غدیر کے نام سے حد تواتر کو پہنچا ہوا ہے۔

نمبر ۱۲۔ وقفوا ھم انھم مسئولون ترجمہ کہڑا رکہو ان کو انسے پوچھنا ہے فی الصواعق عن ولایۃ علی ابن ابیطالب ترجمہ ابن عباسؓ اور ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے وہ سوال علیؑ بن ابیطالب کی ولائیت سے خدا کرے گا یعنی جو کوئی محبت شرعیہ علیؑ مرتضیٰ میں کامیاب ہوا نجات پائی اوس نے اور جو کوئی ولائیت علیؑ مرتضیٰ میں پورا نہ اترا ہلاک ہوا وہ۔

وھو ابن عباس رضی عن ابی سعید الخدری عن النبی قال عن ولایۃ

نمبر ۱۳ واسئل من ارسلنا من رسلنا اجعلنا من دون الرحمن آلھۃً یعبدون۔ ترجمہ اور پوچھ دیکھ اے پیغمبر جو رسول بہیجے ہیں ہم نے تجھسے پہلے کبہی ہم نے رکہی ہیں خدا کی سوا اور حاکم کہ پوجی جاویں روی ابن عبد البرنی قولہ واسئل من ارسلنا من قبلک الایۃ قال ان النبی لیلۃ اسری بہ جمع اللہ بینہ وبین الانبیاء ثم قال لہ سلھم یا محمدؐ علی ماذا بعثتم قالوا بعثنا علی شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وعلی الاقرار بنبوتک والولایۃ لعلی بن ابیطالب ترجمہ شب معراج میں خداوند تعالیٰ نے حضرت پیغمبرؐ خدا کو باقی پیغمبروں کے ساتھ ملاقات کرا دی اور کہا خداوند تعالیٰ نے پیغمبر خدا کو کہ پوچھ تو ان پیغمبروں سے کہ خدا نے تم کو کن کن امور کی تبلیغ کیلئے مبعوث کیا تہا جب پوچھا اون سے رسولؐ خدا نے کہا اونھوں نے بہیجے گئے تھے ہم تاکہ لوگوں کو توحید خدا اور تیری پیغمبری اور علیؑ مرتضیٰ کی ولائیت کی ہدائیت کریں اور نیشاپوری نے بہی اپنی تفسیر میں ایسا ہی لکھا ہے

نمبر ۱۴۔ یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقۃ ذٰلک خیر لکم واطھر ترجمہ ای ایمان والو جب تم کان میں بات کہو رسولؐ سے تو آگے دھر لو بات کہنے سے خیرات یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اور بہت ستہرا فی التفسیر المدارک قال علیؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھذہ آیۃ فی کتاب اللہ ما عمل بھا احد قبلی ولا یعمل بھا احد بعدی کان لی دینار فصرفتہ فکنت اذا ناجیتہ تصدقت بدرھم وسئلت رسول اللہ عشر مسائل فاجابنی عنھا

نمبر ۱ قلت یا رسول اللہ ما الوفاء قال التوحید وشھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ

نمبر ۲ قلت وما الفساد قال الکفر والشرک باللہ۔

نمبر ۳ وما الحق قال الاسلام والقرآن والولایۃ اذا انتھت الیک۔

نمبر۴ قلت وما الحیلۃ قال ترک الحیلۃ۔
نمبر۵ قلت وما علی قال طاعۃ اللہ وطاعۃ رسولہ۔
نمبر۶ قلت فکیف ادعو اللہ قال بالصدق والیقین۔
نمبر۷ قلت وماذا اسئل اللہ قال العافیۃ۔
نمبر۸ قلت وما اصنع لنجات نفسی قال کل حلالاً وقل صدقاً
نمبر۹ قلت وما السرور قال الجنۃ۔
نمبر۱۰ قلت وما الراحۃ قال لقاء اللہ فلما فرغت نزل نسخہا۔

ترجمہ فرمایا حضرت علی مرتضیٰ نے یہ آئت ہے کلام خدا سے نہیں عمل کیا اس پر کسی نے مجھ سے پہلے اور نہ کوئی بعد میرے اس پر عمل کریگا میرے پاس ایک اشرفی تہی اوس کو دس درہم پر میں نے فروخت کیا جب میں مشورہ کرتا یعنی کوئی راز دریافت کرتا حضرت رسول سے تصدق کرتا تہا میں ایک درہم اور دریافت کئے میں نے جناب رسالت مآب سے دس مسئلے اور حضرت نے مجھے اون کا جواب دیا۔

نمبر۱ پوچھا میں نے یا رسول اللہ وفا کیا چیز ہے فرمایا آپنے خدا کو زبان اور دل سے وحدہ لاشریک جاننا۔

نمبر۲ پوچھا میں نے فساد کیا چیز ہے فرمایا آپنے خدا سے شرک کرنا اور اوس کے نعمتوں کا شکریہ نہ ادا کرنا۔

نمبر۳ پوچھا میں نے یا رسول اللہ حق کیا چیز ہے فرمایا آپنے اسلام اور قرآن اور خلافت جب تمکو ملی

نمبر۴ پوچھا میں نے حیلہ کیا چیز ہے فرمایا آپنے حیلہ کو چھوڑ دینا۔

نمبر۵ پوچھا میں نے مجہپر کیا واجب ہے فرمایا آپنے اطاعت خدا اور رسولؐ۔

نمبر۶ پوچھا میں نے خدا سے کس طرح میں التماس کروں فرمایا آپ نے صدق اور یقین سے۔

نمبر۷ پوچھا میں نے خدا سے کیا چیز طلب کروں فرمایا آپنے تندرستی۔

نمبر۸ پوچھا میں نے کیا عمل کروں میں واسطے نجات اپنے نفس کے فرمایا آپ نے سچ کہو اور حلال کہا۔

نمبر۹ پوچھا میں نے سرور کیا چیز ہے فرمایا حضرت نے بہشت۔
نمبر۱۰ پوچھا میں نے یا حضرت راحت کیا چیز ہے فرمایا آپ نے خدا سے ملاقات کرنا
پس جبکہ فارغ ہوا میں منسوخ ہوئی یہ آیت انتہی المختصر فضائل علی مرتضیٰ کا احاطہ مشکل بلکہ محال
ہے کیونکہ ثناخوان اون کا خود حضرت رسول اور خداوند متعال ہے ولنعم ما قیل

تعریف علی بگفتگو ممکن نیست گنجائش بحر در سبو ممکن نیست

عاصی نے مشتے نمونہ خروارے و یکی از ہزاروانہ از انبار فضائل جناب ولائیت مآب کتب معتبرہ
سے نقل کرکے ناظرین کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا ہے اب میں چند ابیات فارسیہ لکھکر اس
فصل کو ختم کرتا ہوں

ابیات

در بحر من عرف مسند نشین لوکشف گوہر درج شرف شاہ نجف شیر خدا
فاتح خیبر امیر المومنین حیدر علی آنکہ باب شہر علم پیمبر وصی مصطفےٰ
آنکہ پیش از خلقت آدم بجیندین سالہا با ملائک بود در تسبیح ذات ذو العلیٰ
مطلب از انبائی کعبہ بہر میلاد تو بود ورنہ شخصی لامکان را خانہ کی باشد روا

فصل دویم در بیان بعض از فضائل علی مرتضیٰ از حدیث رسالت پناہی

حکی ابن حجر عن احمد ما جاء لاحد من الفضائل ما جاء لعلی ترجمہ ابن حجر مکی امام احمد سے نقل
کرتے ہیں کہ جس قدر فضائل علی مرتضیٰ کے ہیں اوتنے اور کسی کے نہیں و عن اسمٰعیل القاضی و
النسائی وابی علی النیشاپوری انہ لم یرد فی حق احد من الصحابۃ بالاسانید الحسان
اکثر ما جاء فی علی ترجمہ قاضی اسمٰعیل اور نسائی اور ابو علی نیشاپوری کا قول ہے کہ بلحاظ اسانید
صحیحہ جتنی فضائل علی مرتضیٰ کے ہیں اوتنی اور کسی کے نہیں۔
نمبر۱ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ لو ان الریاض اقلام والبحار مداد والجن حساب والانس کتاب
ما احصوا فضائل علی ابن ابیطالب ترجمہ کہا ابن عباس نے فرمایا جناب رسول خدا نے کہ اگر
کل روئے زمین کے پیڑوں کی قلمیں بنائی جاویں اور کل دریاؤں کی روشنائی اور کل جن حساب
کریں اور سب انسان لکھیں تو بھی فضائل علی مرتضیٰ کا احاطہ نہ کرسکینگے دیکھو کتاب المناقب۔

قلم بائد کہ از اشجار باشد مداد از ابحر زخار باشد
حیات خلق گردد صرف مدحش رقم انگہ شود یک حرف مدحش

نمبر۲ روی ابن المغازلی الشافعی من عدة طرق عن النبیؐ قال یا علی انت سید المسلمین و امام المتقین و قاید الغر المحجلین و یعسوب الدین ترجمہ ابن مغازلی شافعی نے اپنے مناقب میں متعدد طریقوں سے رسول خدا سے روایت کی ہے۔ کہ فرمایا رسالت مآب نے اے علی تو سردار ہے مسلمانوں کا اور امام ہے پرہیزگاروں کا۔ اور پیشوا ہے سفید پیشانی والونکا یعنے مومنوں کا۔ اور ستون ہے دین کا ۔

نمبر۳ و باسناده عن النبیؐ قال من اراد ان ینظر الی علم آدم و فقہ نوح فلینظر الی علی بن ابیطالب ترجمہ ابن مغازلی شافعی نے اپنے مناقب میں لکھا ہے کہ فرمایا جناب پیغمبر خدا نے کہ جو شخص ارادہ کرے کہ معائنہ کروں میں علم آدم اور فقہ نوح کا پس دیکھے وہ علی مرتضی کو۔

نمبر۴ روی الترمذی فی صحیحہ و ابوداؤد فی سننہ عن النبیؐ قال علی منی و انا من علی ترجمہ ترمذی نے اپنے صحیح میں اور ابوداؤد نے اپنے سنن میں حضرت رسولؐ سے روایت کی ہے۔ کہ فرمایا آپ نے علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔

نمبر۵ روی ابن مردویہ عن النبیؐ قال علی خیر البشر من ابی فقد کفر ترجمہ ابن مردویہ نے جناب رسولؐ خدا سے روایت کی ہے۔ کہ فرمایا آپ نے علی مرتضی سب مردوں سے بہتر ہیں۔ اس امر کا منکر کافر ہے۔

نمبر۶ روی الاخطب الخوارزمی باسناده عن النبیؐ قال یا فاطمة اما ترضین ان یکون زوجك خیر امتی اقدمهم سلماً و اکثرهم علماً و افضلهم حلماً و الله ان ابنیك لسید اشباب اهل الجنة ترجمہ باسناد اخطب خوارزمی جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے۔ کہ فرمایا آپ نے اے فاطمہؑ کیا نہیں راضی ہے تو کہ ہو شوہر تیرا بہتر امت میری سے جو سب اُمت سے پہلے میرے ساتھ ایمان لایا ہے۔ اور سب امت سے زیادہ علم میں ماہر ہے۔ اور اپنی حلیمی کے باعث سب امت سے افضل ہے۔ اور قسم ہے مجھے اللہ کی کہ تحقیق فرزند تیرے سردار ہیں۔ جوانان بہشت کے۔

نمبر۷ فی مودة القربی سید علی همدانی قال رسول الله من احبك یا علی کان مع النبیین فی درجتهم یوم القیامة و من مات و یبغضك فلا یبالی مات یهودیاً او نصرانیاً ترجمہ مودة القربی سید علی

ہمدانی میں جناب رسول خدا سے منقول ہے۔ کہ فرمایا آپ نے اے علیؑ تیرا دوست بہشت میں پیغمبروں کے درجہ میں داخل کیا جاویگا۔ اور تیرا دشمن یہودی یا نصرانی ہوکر مریگا

نمبر ۸۔ اخرج الدیلمی عن عائشۃؓ ان النبیؐ قال خیر اخوتی علیؑ وخیر اعمامی حمزۃؓ وذکر علیؑ عبادۃ

ترجمہ دیلمی نے بروایت عائشہؓ حضرت رسولؐ سے نقل کیا ہے کہ بہتر میرے بھائیوں سے علیؑ اور میرے باپ کے بھائیوں سے حمزہؓ ہیں

نمبر ۹۔ اخرج ترمذی عن ابن عمرؓ قال رسولؐ اللہ لعلی انت اخی فی الدنیا والآخرۃ

ترجمہ بروایت ابن عمرؓ حضرت رسولؐ خدا سے منقول ہے۔ کہ فرمایا آپ نے علیؑ مرتضیٰ کو کہ تو میرا بھائی ہے۔ دنیا اور آخرت میں

نمبر ۱۰۔ اخرج ابو یعلی والبزاز عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ من اذی علیاً فقد اذانی

ترجمہ فرمایا حضرت رسولؐ نے جس نے ضرر پہنچایا علیؑ مرتضیٰ کو۔ اس نے ضرر پہنچایا مجھے۔

نمبر ۱۱۔ اخرج الطبرانی عن ام سلمۃؓ عن رسولؐ اللہ من احب علیاً فقد احبنی ومن ابغض علیاً فقد ابغض لی ومن ابغض لی فقد ابغض اللہ

ترجمہ:۔ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا آپ نے کہ سنا میں نے جناب رسالت مآب سے کہ جس نے دوستی کی علیؑ مرتضیٰ سے اس نے دوستی کی مجھ سے اور جس نے بغض کیا علیؑ سے پس بغض کیا اس نے مجھ سے۔ اور جس نے بغض کیا مجھ سے اس نے بغض کیا خدا سے۔

نمبر ۱۲۔ اخرج احمد والحاکم وصححہ عن ام سلمۃؓ قالت سمعت رسولؐ اللہ یقول من سب علیاً فقد سبنی

ترجمہ۔ بروایت ام سلمہؓ جناب رسول خدا سے منقول ہے۔ کہ فرمایا حضرت نے

جس نے گالیاں دیں علی مرتضیٰ کو اُس نے مجھے گالیاں دیں

نمبر ۱۳ فی المواھب اللدنیة روی البیہقی فی فضائل الصحابة انه ظھر علی بن ابی طالب من البعد فقال ھذا سید العرب فقالت عائشة الست سید العرب قال انا سید العالمین وھو سید العرب وقد روی ھذا الحدیث الحاکم فی صحیحه عن ابن عباس بتفاوت یسیر

ترجمہ دیکھا جناب رسولؐ خدا نے حضرت علی مرتضیٰ کو دور سے پس فرمایا جناب رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کر کے - یہ ہے سردار عربوں کا پھر کہا عائشہؓ نے کیا نہیں ہیں آپ سردار عربوں کے پس اُن کے جواب میں حضرت رسولؐ نے فرمایا میں سردار ہوں سب مخلوق کا اور علی مرتضیٰ سردار ہے عربوں کا اس حدیث کو حاکم نے اپنے صحیح میں بروایت ابن عباس کسی قدر تفاوت کے ساتھ لکھا ہے

نمبر ۱۴ - اخرج الطبرانی عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال قال رسول اللہ الناس من شجر شتی انا وعلی من شجر واحد

ترجمہ جابرؓ بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے - کہ فرمایا حضرت رسولؐ نے سب لوگ مختلف درختوں سے ہیں - میں اور علی مرتضیٰ ایک ہی درخت سے ہیں -

نمبر ۱۵ - فی مدارج النبوة عن جابر بن سمرة قال قیل لرسول اللہ من صاحب لوائک فی الاخرة قال صاحب لوائی فی الدنیا علی ابن ابی طالب

ترجمہ - جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ پوچھا گیا جناب رسول خدا سے کہ کون ہوگا علم بردار آپ کا قیامت میں - فرمایا آپ نے علم بردار میرا قیامت میں بھی وہی ہوگا - جو دنیا میں ہے - یعنے علیؑ مرتضیٰ

نمبر ۱۶ - فی الصواعق اعطیت فی علی خمسا ھن احب الیّ من الدنیا وما فیھا اما واحدۃ فھو بین یدی اللہ حتی یفرغ من الحساب واما الثانیة فلواء الحمد بیده آدم ومن ولده تحته واما الثالث فھو واقف علی حوضی یسقی من عرف من امتی

ترجمہ صواعق محرقہ میں رسول خدا سے منقول ہے - کہ فرمایا آپ نے کہ علی مرتضیٰ کو پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں - کہ دوست رکھتا ہوں میں ان پانچ چیزوں کو دنیا

سے اور جو کچھ کہ اسمیں ہے - پہلی اُن چیزوں میں سے یہ ہے - کہ خداوند تعالیٰ علی مرتضیٰ کی موجودگی میں اپنے بندوں کا حساب کریگا - دوسری اُن میں سے یہ ہے کہ قیامت میں علم حمد علی مرتضیٰ کے ہاتھ میں ہوگا - اور آدم اور اس کی اولاد نیچے ہوگی اسکے - اور تیسری یہ کہ حوض کوثر پر اُن کا اختیار ہوگا پلائینگے اُس میں سے جو کوئی اس کے پینے کا مستحق ہوگا میری امت سے -

نمبر ۱۷ - روی السیوطی فی مسند علیؑ من جمع الجوامع باسنادہ عنہ قال قال رسول اللہ یا علیؑ لیس فی القیامۃ راکب غیرنا ونحن اربعۃ فقام رجل من الانصار فقال فداک ابی وامی من ہم قال انا علی البراق واخی صالح علی ناقۃ اللہ التی عقرت وحمزۃ علی ناقتی العضباء واخی علیؑ علی ناقۃ من نوق الجنۃ بیدہ لواء الحمد ینادی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فیقول الآدمیون ما ھذا الا ملک مقرب او نبی مرسل او حامل عرش فیجیبہم ملک من بطنان العرش یا معشر الآدمیین لیس ھذا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا ولا حامل عرش ھذا الصدیق الاکبر علی ابن ابی طالب

ترجمہ - فرمایا جناب رسول خدا نے قیامت میں ہم چار شخصوں کے سوا اور کوئی شخص سوار نہ ہوگا - یعنے جس شان وشوکت کی سواری پر ہم چار شخص سوار ہونگے - ویسی سواری اور کسی کے لئے نہ ہوگی - پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا اُس نے فدا ہوں میرے ماں باپ آپ پر یا رسول اللہ وہ چار شخص کون کون ہیں فرمایا آپ نے میں سوار ہونگا براق پر اور بھائی صالح سوار ہونگے خدا کی اونٹنی پر جسے اشقیاء نے ذبح کر ڈالا تہا - یعنے اُس اونٹنی پر جو اُن کے معجزہ سے خدا نے پیدا کی تہی اور حضرت حمزہؓ میری اونٹنی پر جس کا لقب عضباء ہے - اور سوار ہونگے میرے بھائی علیؑ مرتضیٰ بہشت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر اس شوکت سے کہ اُن کے ہاتھ میں علم حمد ہوگا - آواز دینگے - علی مرتضیٰ نہیں لائق عبادت کے کوئی - مگر واحد حقیقی جو اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے - اور محمد سچا پیغمبر ہے - اس کا یہ مرتبہ دیکھ کر لوگ کہینگے نہیں ہے یہ مگر فرشتہ مقرب یا پیغمبر مرسل یا حامل عرش پس جواب دینگے اُن لوگوں کو

فرشتے عرش معلیٰ کے وسط سے۔ اے لوگو نہیں ہے یہ فرشتہ اور نہ پیغمبر مرسل نعال
عرش یہ صدیق اکبر علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

نمبر ۱۸۔ اخرج النسائی فی الخصائص عن العباسؓ بن عبد المطلب قال سمعت عمرؓ بن الخطاب وھو یقول کفوا عن ذکر علیؑ بن ابی طالب الا بخیر فانی سمعت رسول اللہ یقول فی علیؑ ثلاث خصال وددت لو ان لی واحدۃ منھن کل واحدۃ من ھن احب الیّ مما طلعت علیہ الشمس وذاک انی کنت انا و ابو بکرؓ و ابو عبیدۃ بن الجراح ونفر من اصحاب رسول اللہ اذ ضرب النبی علی کتف علیؑ بن ابی طالب وقال یا علیؑ انت اول المسلمین اسلاماً وانت اول المومنین ایماناً وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ کذب من زعم انہ یحبنی و یبغضک یا علیؑ من احبک فقد احبنی ومن احبنی احبہ اللہ ومن احبہ اللہ ادخلہ اللہ الجنۃ ومن ابغضک فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغضہ اللہ تعالیٰ ومن ابغضہ اللہ تعالیٰ ادخلہ النار

ترجمہ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ سنا میں نے عمر خطاب سے کہ فرماتے تھے وہ نہ یاد کرو تم علیؑ کو مگر نیکی سے۔ کیونکہ سنا ہے میں نے رسول خدا سے کہ علی مرتضیٰؑ میں تین خصلتیں ایسی ہیں کہ دوست رکھتا ہوں میں (عمرؓ) کہ اگر ایک خصلت بھی میرے لئے اُن میں سے ہوتی۔ تو ہر ایک کے مقابلہ میں کل سلطنت روئے زمین کو ناپسند کرتا۔ اور یہ خصلتیں علی مرتضیٰ کی رسول خدا نے اسوقت بیان کر کے ہم کو سنائیں جب کہ میں اور ابو بکرؓ و عبیدۃ بن جراح اور ایک صحابی بھی موجود تھا۔ کہ جناب رسولؐ خدا نے علی مرتضیٰ کے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا اے علیؑ تو سب مسلمانوں سے پہلا مسلمان اور سب مومنوں سے پہلا مومن ہے۔ یعنے سب سے پہلے تو مجھ پر ایمان لایا ہے۔ اور تیرا میرے ساتھ وہ تعلق ہے۔ جو ہارون کو موسےٰ سے تھا۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو تجھ سے بغض کر کے مجھے دوست سمجھے اے علیؑ جس نے تجھ سے محبت کی۔ اُس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی محبت کرتا ہے اُسے خدا اور جسے محبت کرے خدا داخل کرتا ہے اس کو بہشت میں۔ اور جس نے تجھ سے دشمنی

کی۔ دشمنی کی اُس نے مجھ سے اور جس نے دشمنی کی مجھ سے پس دشمنی کرتا ہے۔ اُسے
خدا اور جسے دشمنی کرے خدا داخل کرتا ہے۔ اس کو آتش جہنم میں انتہی
بشارت دوستداران علی مرتضیٰ حتماً و یقیناً بہشت میں اور ان کے مخالف اس
حدیث کے رُو سے دوزخ میں داخل کئے جاویں گے۔

نمبر ۱۹۔ اخرج ابو یعلے عن ابی ھریرۃ قال قال عمر بن الخطاب
لقد اعطی علی ثلاث خصال لان تکون لی خصلۃ منھا احب
الی من ان اعطی حمر النعم فسئل ماھی قال تزویجہ ابنتہ وسکنہ
المسجد لایحل لی فیہ مایحل لہ والرایۃ یوم خیبر

ترجمہ۔ فرمایا حضرت عمر خطاب نے تحقیق دی گئیں علی مرتضیٰ کو تین خصلتیں
اگر ہوتی میرے لئے اُن خصلتوں میں سے ایک دوست رکھتا میں اسکو شتران سرخ مو
سے۔ پس پوچھا گیا حضرت عمر سے وہ کون کون خصلتیں ہیں۔ کہا انہوں نے
۱۔ نکاح علی مرتضیٰ کا ساتھ فاطمۃ الزہرا کے اور ۲۔ سکونت علی مرتضیٰ
مسجد میں جائز ہے اُن کے لئے۔ اُس مسجد میں وہ کام جو میرے لئے ناجائز ہے
یعنے حالت وجوب غسل میں وہ مسجد میں ٹھہر سکتے ہیں۔ بخلاف میرے کہ میں اس حالت
میں مسجد میں نہیں ٹھہر سکتا ۳۔ اور علم بروز جنگ خیبر۔

نمبر ۲۰۔ فی الفواتح والترمذی عن انس انہ اھدی الی
النبی طیر مشوی لیسمی الحجل وفی روایۃ ما اراہ الاحباری فقال
اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی من ھذا الطیر فجاء علی فحجبتہ
فقلت ان رسول اللہ مشغول رجاء ان یکون الدعوۃ لرجل من
قومی ثم جاء علی ثانیۃ فحجبتہ ثم جاء ثالثۃ ففزع الباب فقال النبی
ادخلہ فقد عنیتہ فلما دخل قال لہ النبی ما حبسک عنا یرحمک اللہ
قال ہذہ آخر ثلاث مراۃ والانس یقول انہ مشغول فقال یا
انس ما حملک علی ذالک قال سمعت دعوتک فاحببت ان تکون
لرجل من قومی فقال صلعم لایلام الرجل علی حبہ لقومہ

ترجمہ۔ ہدیہ میں دیا گیا جناب رسول خدا کو ایک پرندہ بھنا ہوا پس

فرمایا رسول خدا نے اے الٰہ العٰلمین جو تیرے بندوں میں تیرا زیادہ دوست ہے۔ اس کو میرے ساتھ اس کباب میں شریک کر۔ تاکہ میرے ساتھ اس کباب کے کہانے میں شریک ہو۔ پس تشریف لائے حضرت علیؑ مرتضیٰ مگر انس نے ان کو جناب رسولؐ تک نہ پہنچنے دیا۔ اور عذر کیا کہ جناب سرور کائینات کسی خاص کام میں مشغول ہیں۔ اس امید سے تاکہ حضرت کی دعا کا مصداق میری قوم میں سے کوئی شخص ہو۔ پہر دوبارہ جناب ولایت مآب تشریف لائے۔ پہر انس نے ان کو حضرت رسول تک نہ پہنچنے دیا۔ اور باہر ہی سے معذرت کرکے ان کو واپس کر دیا پہر سہ بارہ حضرت علیؑ مرتضیٰؑ تشریف لائے۔ اور انہوں نے دروازہ کہٹکہٹایا۔ پہر فرمایا حضرت پیغمبر خدا نے انس کو کہ داخل کر تو ان کو بیت الشرف میں تحقیق دیکھ لیا ہے میں نے ان کو پس جب داخل ہوئے علیؑ مرتضیٰ خدمت رسولؐ میں فرمایا جناب سرور عالم نے جناب امیرؑ کو کون مانع تہا تمہارے یہاں آنے میں رحمت نازل کرے خدا تجہہ پر۔ فرمایا جناب امیرؑ نے یہ آخر ہے تیسری دفعہ کا جب دو مرتبہ میں پہلے آیا تہا۔ تو انس کہتا تہا۔ کہ جناب رسالت مآب کسی خاص کام میں مشغول ہیں۔ پہر فرمایا جناب رسول خدا نے انس کو کہ کس امر نے تجہے اس جہوٹ پر جرأت دلائی تہی۔ کہا انس نے یا رسولؐ اللہ سنی تہی میں نے دعا حضور کی پس دوست رکہتا تہا میں کہ ہو مصداق دعائے جناب کا کوئی شخص میری قوم سے۔ پہر فرمایا۔ جناب رسولؐ خدا نے نہیں ملامت کیا جاتا کوئی شخص اپنے رشتہ داروں پر محبت کرنے میں۔ انتہیٰ فائدہ تتمۂ حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ محبت اقرباؤں کی فطرتی ہے۔ چنانچہ کتب معتبرہ میں منقول ہے۔ کہ قاتل حضرت حمزہؓ کا اسلام سے مشرف ہوکر جناب رسولؐ خدا کے سامنے گیا۔ تو آپ نے فرمایا دور کر دو اسے دور کردو اسے۔ اور ایسا ہی کیا گیا یہ واقعہ اور تتمۂ حدیث خدا ترد یدکرتا ہے۔ اُن لوگوں کی جن کے خیال ناقص میں یہ امر مستقر ہے۔ کہ سید گنہگار کی عدم حرمت میں رسول خدا ناراض نہیں ہوتے۔

نمبر ۱۲۔ اخرج مسلم عن علی قال والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ لعہد النبی الامی الی انہ لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی

الا منافق

ترجمہ جناب امیر علی مرتضٰی سے منقول ہے کہ قسم ہے مجھے خدائے موصوف کی تحقیق زعہدہ کیا ہے مجھ سے نبی امی نے کہ دوست نہ رکھے گا مجھے مگر مومن اور دشمنی نہ کریگا مجھ سے مگر منافق

نمبر ۲۲- اخرج الترمذی وابن حنبل عن جابر ما کنا نعرف المنافقین الا ببغضہم علیاً-

ترجمہ- جابر سے منقول ہے کہ نہیں پہچانتے تھے ہم منافقوں کو مگر ساتھ بغض علی مرتضٰی کے

نمبر ۲۳- فی الاستیعاب قال رسول اللہ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا فمن اراد العلم فلیاتہ من بابہا

ترجمہ فرمایا حضرت رسول خدا نے میں شہر ہوں علم کا اور علی مرتضٰی دروازہ ہے اس شہر کا- جو کوئی ارادہ کرے حصول علم کا پس اس کو چاہیئے کہ اسکے دروازہ سے داخل ہو انتہی

وھذا الحدیث طرق وافرۃ والفاظ متقاربۃ واسانید متطافرۃ ورواۃ متکاثرۃ فمنہم البزاز والطبرانی والحاکم والعقیلی والترمذی ومن الفاظہا ماہر ومنہا انا دار الحکمۃ وعلی بابہا ومنہا علی باب علمی ومنہا انا میزان الحکمۃ وعلی لسانہا ومنہا انا المدینۃ وانت الباب بصیغۃ الخطاب

نمبر ۲۴- فی الترمذی قال قال رسول اللہ لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی

ترجمہ- فرمایا حضرت رسول خدا نے علی مرتضٰی کو تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے- لیکن نہیں ہے پیغمبری بعد میرے- فائدہ ازیں حدیث بوضوح پیوست کہ پیغمبر خدا حضرت علی را از راہ کمال شوق و استیلائی محبت بمنزلہ ہارون کہ برادر حضرت موسیٰ بود فرمود کہ تو قایم مقام من ہستی در امورات دینیہ و دنیویہ-

نمبر ۲۵- فی المشکوۃ المصابیح عن عبد اللہ بن مسعود قال قال النبی

ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب علی بن ابی طالب

ترجمہ۔ فرمایا جناب پیغمبر علیہ السلام نے تحقیق پیدا کی خداوند تعالیٰ نے اولاد ہر ایک نبی کی اس کی پشت سے اور پیدا کی خداوند تعالیٰ نے میری اولاد پشت علی مرتضیٰ سے انتہی نکتہ اس میں کنایہ ہے اس امر پر کہ ذات علی مرتضیٰ و پیغمبر خدا میں اتحاد ذاتی اور تغایر اعتباری ہے۔ چنانچہ مجتہد العصر مولانا جناب مفتی میر عباس صاحب مرحوم مغفور نے کس خوش اسلوبی سے اتحاد ذاتی مرتضیٰ و مصطفیٰ کو فارسی نظم میں بیان فرمایا ہے شعر

نبی و علی ہر دو نسبت بہم ۔۔۔ دو تا و یکے چوں زبان قلم

دو سر چوں قلم لیکن از جاں یکے ۔۔۔ زبان شان دو تا و سخن شاں یکے

نمبر ۲۶۔ فی الصواعق المحرقۃ اخرج ابو الخیر الحاکمی و صاحب کنوز المطالب فی بنی ابیطالب ان علیاً دخل علی النبیؐ و عندہ العباس فسلم فرد علیہ وقام فعانقہ وقبل مابین عینیہ واجلسہ عن یمینہ فقال لہ العباس اتحبہ فقال یا عم واللہ اللہ اشد حبًا لہ منی

ترجمہ جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ داخل ہوئے مجلس جناب رسول خدا میں اور وہاں حضرت عباس بھی موجود تھے جناب امیر علیہ السلام کے سلام کا جواب دے کر حضرت رسول خدا سر وقد کھڑے ہو گئے اور جناب امیر علیہ السلام سے آپ نے معانقہ کیا۔ اور جناب امیر علیہ السلام کے رخ انور پر بوسہ دے کر ان کو اپنی دہنی طرف بیٹھنے کو ارشاد فرمایا۔ جناب پیغمبر خدا سے کہا آپ علی مرتضیٰ کو دوست رکھتے ہیں فرمایا جناب سرور کائنات نے قسم ہے مجھے خدا کی اللہ ان کو مجھ سے زیادہ دوست رکھتا ہے۔ تنبیہ۔ جب جناب پیغمبر خدا شفیع روز جزا جناب علی مرتضیٰ کی تعظیم کے لئے سر وقد کھڑے ہو جاتے تھے۔ تو جناب امیر کی افضلیت میں کچھ دقیقہ باقی ہے اور اس میں کچھ شک ہے کہ علی مرتضیٰ کا معاند مبغض رسول نہیں

نمبر ۲۷۔ فی الصواعق اخرج الخطیب عن البراء والدیلمی عن ابن عباس ان النبیؐ قال علی منی بمنزلۃ راسی من بدنہا

پیغمبر صلعم نے حضرت عباس سے فرمایا

ترجمہ :- بروایت ابن عباس جناب رسول خدا سے منقول ہے۔ کہ فرمایا آپ نے کہ علی مرتضیٰ مجھ سے بمنزلہ سر کے ہیں +

نمبر ۲۸ :- فی الاستیعاب ابن عبد البر عن ابن عباس قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ اول عربی وعجمی صلے مع رسول اللہ وھو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم فر عنہ غیرہ وھو الذی غسلہ وادخلہ قبرہ

ترجمہ :- بقول ابن عباس علی مرتضیٰ میں چار خصلتیں ایسی ہیں۔ جو ان کے سوا اور کسی میں نہیں۔ علی مرتضیٰ نے سب عربیوں عجمیوں سے پہلے رسول خدا کے ساتھ نماز پڑھی تھی۔ علی مرتضیٰ ہر ایک جنگ میں رسول خدا کے ساتھ علم بردار تھے صبر اختیار کیا علی مرتضیٰ نے ساتھ حضرت رسول خدا کے جس روز کہ کل سپاہیوں نے ہزیمت اختیار کی۔ علی مرتضیٰ ہی نے جناب پیغمبر خدا کو غسل دیکر ان کو قبر میں داخل کیا

نمبر ۲۹ :- عن سلمان قال قال رسول اللہ اولکم ورداً علی الحوض اولکم اسلاماً علی بن ابی طالب

ترجمہ :- فرمایا رسول خدا نے سب سے پہلے حوض کوثر پر وارد ہونے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والے لوگوں سے علی مرتضیٰ ہیں۔ (دیکھو استیعاب ابن عبد البر)

نمبر ۳۰ :- عن انس بن مالک انہ قال استنبئ النبی یوم الاثنین وصلی علی یوم الثلاثا

ترجمہ :- پیغمبر ہوئے جناب رسول خدا بروز دوشنبہ اور نماز پڑھی علی مرتضیٰ نے بروز سہ شنبہ (دیکھو استیعاب ابن عبد البر)

نمبر ۳۱ :- روی ابن المغازلی فی کتاب المناقب عن انس بن مالک قال رسول اللہ یقول صلت الملائکۃ علی وعلی علی سبعاً وذلک انہ لم ترفع الی السماء شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ الامنی ومنہ

ترجمہ :- کہا انس بن مالک نے سنا میں نے پیغمبر خدا سے کہ درود بھیجتے ہیں علی مرتضیٰ اور مجھ پر فرشتے سات مرتبہ کیونکہ علی مرتضیٰ اور میرے سوا کسی کا کلمہ

آسمان پر نہیں پہنچا۔

نمبر ۳۲:- قال المیبذی شارح ھدایۃ الحکمۃ فی شرح دیوان علی مرتضیٰ طحاوی در مشکل الغرائب از اسماء بنت عمیس نقل کنند کہ سر مبارک حضرت مصطفیٰ در کنار علی مرتضیٰ بود و وحی نازل شد و آفتاب غروب کرد و علی نماز عصر نہ گزاردہ بود چوں وحی منجلی شد پیغمبر فرمود اے علی نماز عصر نہ گزاردہ گفت نہ پس فرمود الہٰی اگر علی در طاعت تو و رسول تو بود آفتاب را باز گرداں اسماء گوید بعد ازاں کہ دیدم آفتاب غروب کردہ بود دیدم کہ باز طلوع کرد و بر کوہ و زمین افتاد۔ و در صہبائی خیبر بودیم و طحاوی گوید ایں حدیث ثابت است و راویان آں ثقات اند و حکایت از احمد بن صالح مصری کردہ کہ اہل علم را سزاوار نیست کہ تخلف از حفظ ایں حدیث کنند کہ از علامات نبوۃ است۔ انتہٰی۔ اس حدیث کو ابن حجر مکی نے بھی باضافہ حکایت دلچسپ صواعق میں لکھا ہے۔

نمبر ۳۳:- فی مدارج النبوۃ ورد فی الاخبار لمبارزۃ علی یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامۃ

ترجمہ:- جنگ علی مرتضیٰ بروز جنگ خندق افضل ہے خدا کے نزدیک اعمال کل امت سے قیامت تک۔

نمبر ۳۴:- فی مدارج النبوۃ میگوئیند چوں علی مرتضیٰ ایں مردانگی کرد و نصرت داد جبرائیل آں حضرت را گفت کہ ایں کمال مواسات و جواں مردیست کہ علی با تو سپرد آں حضرت فرمود انہ منی و انا منہ بدرستی علی از من است و من ازو کلام کنایت است از کمال اتحاد و اخلاص و یگانگی و آمدہ است کہ چوں حضرت ایں کلمہ فرمود جبرائیل گفت انا منکما من از شما بر دوام و گوئیند کہ آوازے شنید کہ گوئیندہ غیبی میگفت۔ لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

ترجمہ:- نہیں کوئی بہادر مگر علی مرتضیٰ اور نہیں کوئی تلوار مگر ذوالفقار حیدر کرار

نمبر ۳۵:- فی مدارج النبوۃ چوں خبر فتح خیبر بجناب رسالت مآب رسید

شکرانۂ ایں نعمت بجا آورد کہ سبب ظہور عزت اسلام گشت وچوں علی رضی اللہ علیہ مہم کفار قرار دادہ بدرگاہ متوجہ گشت آنحضرت بجہت تہنیت وے باستقبال واستبشار از خیمہ بیروں آمدہ ویرا درکنار گرفت ومیان دو چشمش بوسہ داد وفرمود بلغنی بلائک المشکور وصنیعک المذکور قد رضی اللہ عنک ورضیت انا عنک پس حضرت امیر گریہ کرد وفرمود آں حضرت ایں گریہ شادیست یا اندوہ۔ گفت علی بلکہ گریہ بشادی وگفت چگونہ شادمان نباشم کہ تو از من راضی باشی۔ فرمود آنحضرت نہ من تنہا از تو راضی ام بلکہ خدا وجبرائیل ومیکائیل وجملہ فرشتگان از تو راضی اند۔

نمبر ۳۶ فی زین الفتی عن علی بن عثمان المعزلی المعمر قال حدثنا علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ هدیۃ المعلم وکرامۃ العلماء وحب علی بن ابیطالب من فعال الانبیاء وانا کفیل بالجنۃ بفعلها ثلاث مرات ویکتب لکل واحد ثواب مائۃ شهید وعبادۃ مائۃ سنۃ۔

ترجمہ۔ حضرت پیغمبر خدا سے منقول ہے۔ کہ ہدیہ دینا استاذ کو اور تعظیم علماء اور محبت علی مرتضیٰ افعال انبیاء سے ہے۔ میں ضامن ہوں بہشت کا ان لوگوں کے لئے جن سے یہ فعل سرزد ہوں۔ اور لکھا جاتا ہے۔ نامۂ اعمال اس شخص میں جس نے ان تین فعلوں میں سے کوئی فعل بھی کیا ہو۔ ثواب سو شہید کا اور عبادت سو سال کا انتہیٰ باوجود اس کے آپ کو معلوم ہے ولائے حیدری کس میں نہیں ہاں۔

بیت

ولائے مرتضیٰ دانی کرا نیست ہراں کس را کہ مادر پارسا نیست

نمبر ۳۷۔ عن النعمان بن بشیر عن النبی قال من قرء قل هو اللہ احد مرۃ فکانما قرء ثلث القرآن ومن قرءها مرتین فکانما قرء ثلثی القرآن ومن قرءها ثلاثا فکانما قرء القرآن کلہ الا من احب علیاً بقلبہ اعطاہ اللہ ثلثی ثواب هذہ الامۃ ومن احبہ بقلبہ وبدنہ ولسانہ اعطاہ اللہ ثواب هذہ الامۃ کلها۔

ترجمہ خبر یا پیغمبر خدا نے جو کوئی پڑھے سورۂ قل ھو اللہ احد ایک مرتبہ گویا پڑھا اُس نے تیسرا حصہ قرآن کا اور جو کوئی پڑھے سورۂ قل ھو اللہ احد دو مرتبہ

گویا پڑھا ہے اس نے دو حصے قرآن کے۔ اور جب کسی نے پڑھا اسے تین مرتبہ گویا پڑھا اس نے
قرآن پورا۔ خبردار جس کسی نے دوست رکھا علی مرتضیٰ کو ساتھ دل کے عطا کرتا ہے
اس کو خداوند تعالیٰ ثواب اعمال اس امت سے تیسرا حصہ اور جس کسی نے دوست
رکھا علی مرتضیٰ کو ساتھ دل اور بدن کے عطا کرتا ہے اس کو خداوند تعالیٰ ثواب
اعمال اس امت سے دو حصے۔ اور جس نے دوست رکھا علیؑ مرتضیٰ کو ساتھ دل
اور بدن اور زبان کے عطا کرتا ہے اس کو خداوند تعالیٰ ثواب اعمال اس
امت کا پورا۔۔ انتہیٰ نکتہ بنظر سرسری تو بطور کثرت ثواب و حدیث فضیلت
سورہ اخلاص شارع نے اس کی قرائت پر یہ ثواب مترتب کیا ہے لیکن تحقیقت
بنظر غائر سورہ اخلاص مشتمل ہے ثلث قرآن پر حقیقتہً کیونکہ کلام الٰہی میں تین ہی
مطالب ہیں۔ اول۔ احکام۔ دوئم تذکرہ۔ سوئم۔ توحید۔ پس سورہ اخلاص
حاوی ہے مطلب ثالث پر بوجہ اتم اسی وجہ سے شارع نے اس کے قاری
کو ثواب ثلث قرآن عطا فرمایا ہے۔ نیز حضرت ناطق بحق کے حضرت علی
مرتضیٰ کو سورہ توحید سے مشابہت دینے میں یہ غرض ہے۔ کہ جیسے مضمون سورہ
توحید یعنے وحدانیت اصل ایمان ہے۔ ویسی ہی محبت علیؑ مرتضیٰ جزو
ایمان ہے۔ (دیکھو زین الفتیٰ۔)

نمبر ۳۸۔ عن زید بن ارقم قال النبیؐ اتی غدیر خم فخطب الناس
فحمد الله واثنی علیه حتیٰ اذ فرغ من خطبته اخذ بیدہ علیؑ و رفعها
حتی رئی بیاض ابطیه فقال ایها الناس من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ
اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذله
واحب من احبه ثم قال تعلم یا علیؑ الا اعلمک کلمات تدعو
بهن لو کانت ذنوبک مثل عدد الذر لغفرت لک مع انک مغفور لک قل
اللهم لا اله الا انت تبارکت سبحانک رب العرش العظیم۔

ترجمہ جب رونق افروز ہوئے جناب رسول خدا مقام غدیر خم میں بعد
خطبہ میں حضور نے حمد و ثنائے خداوند جل وعلا بیان فرما کر اپنے ہاتھ علی مرتضیٰ کا پنجہ اور بازو
سے پکڑ کر اتنا بلند کیا۔ کہ نمودار ہوئی سفیدی بغل علی مرتضیٰ۔ پھر فرمایا آپ نے

اے لوگو جس کا میں مولا ہوں۔ علیؑ بھی مولا ہے اس کا۔ اے خداوند دوست رکھ تو اس شخص کو جو دوست رکھے علیؑ مرتضیٰ کو اور دشمنی کر تو دشمنانِ علی مرتضیٰ سے۔ اور معاونت کر تو معاونین علیؑ مرتضیٰ کی۔ پھر فرمایا رسولِ خدا نے علیؑ مرتضیٰ کو اے علیؑ کیا سکھلاؤں میں تجھے ایسے کلمے اگر دعا کرے تو ساتھ ان کے بخشے جائیں گناہ تیرے اگرچہ ہوں مثل ریگِ بیابان باوجود اس کے کہ تو بخشا ہوا ہے۔ قل اللھم لا الہ الا انت تبارکت سبحانک رب العرش العظیم دیکھو زین الفتی:-

نمبر ۳۹۔ روی عن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب عن ابیہ عن جدہم قال قال رسول اللہ کنت انا و علی نورًا بین یدی اللہ عزوجل من قبل ان یخلق آدم باربعۃ عشر الف عام۔

ترجمہ۔ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے باسناد مذکورہ منقول ہے۔ کہ فرمایا جناب رسولِ خدا نے۔ کہ تھا میں اور علیؑ مرتضیٰ نور سامنے خداوند جل و علا کے پیشتر خلقت آدم سے چودہ۱۴ ہزار سال۔ دیکھو زین الفتی۔

نمبر ۴۰۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ لعلی رضی اللہ عنہ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاع علیًا فقد اطاعنی ومن عصی علیًا فقد عصانی:

ترجمہ۔ فرمایا رسولِ خدا نے علیؑ مرتضیٰ کو جس نے میری تابعداری کی۔ اس نے خدا کی فرمانبرداری کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی۔ اس نے خدا کی نافرمانی کی جس کسی نے فرمانبرداری کی علیؑ مرتضیٰ کی۔ اس نے میری فرمانبرداری کی۔ اور جس نے نافرمانی کی علیؑ مرتضیٰ کی۔ اس نے میری نافرمانی کی۔ دیکھو زین الفتی۔

نمبر ۴۱۔ عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ یقول لما ان کانت لیلۃ اسری بی وجبرائیل ادخلنی الجنۃ فاتانی بسفرجلۃ من سفرجلہا ففلکتہا او قال فکسرتہا فخرجت منہا حوراء فقالت السلام علیک یا احمد السلام علیک یا محمد السلام علیک یا رسول اللہ فقلت من انت فقالت انا الراضیۃ خلقنی من ثلثۃ انواع اعلائی من

المسك الاذفر و وسطی من العنبر الاشہب و اسفلی من الکافور الاشہب عجنت بماء الحیوان فقال لی صاحب العرش کونی فکنت خلقنی الجبار لاخیك و وصیك علیؑ بن ابیطالب -

ترجمہ - فرمایا حضرت رسولِ خدا نے داخل کیا مجھے جبرئیل نے شب معراج بہشت میں - اور دی اُس نے مجھے ایک ہی بہیوں بہشت میں سے - جب کاٹا میں نے اُسکو پس نکلی اس میں سے ایک حور - پس کہا میں نے اسکو کون ہے تو کہا اُس نے سلام خدا ہو تجھ پر اے احمدؐ سلام خدا ہو تجھ پر اے محمدؐ - سلام خدا ہو تجھ پر اے رسولِ خدا - میرا نام راضیہ ہے - پیدائش میری تین چیزوں سے ہے - جسد اعلیٰ مشک خالص سے - اور جسد میانہ کستوری سفید سے - اور بدن اسفل کافور سفید سے ہے اور خمیر کیا گیا ہے ان کا آب حیات سے - پیدا کیا ہے مجھے خداوند تعالےٰ نے تیری بھائی اور تیرے وصی علیؑ مرتضیٰ کے واسطے - (دیکھو زین الفتیٰ -)

نمبر ۴۲ عن علیؑ بن موسیٰ الرضا عن ابیہ عن آبائہ عن علیؑ بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ قال قال رسول اللہ اذا کان یوم القیامتہ نودیت من بطنان العرش نعم الاب ابوك ابراھیم و نعم الاخ اخوك علیؑ -

ترجمہ فرمایا حضرت رسولِ خدا نے - آواز دیا جاویگا مجھ بروز قیامت وسط عرش سے - اے رسولؐ برحق بہتر تمہارے اجداد میں سے ابراہیمؑ اور بھائیوں سے علیؑ مرتضیٰ ہیں (دیکھو زین الفتیٰ -)

نمبر ۴۳ - عن عبد اللہ بن عمر بن العاص قال قال رسولؐ اللہ فی مرضہ الذی توفی فیہ ادعوا الیّ اخی فارسلوا الی ابی بکرؓ فدخل علیہ فسلم علیہ فاجابہ فقال ارسل الیّ رسول اللہ فلم یرد الیہ الکلام فرجع ابوبکرؓ فقال رسولؐ اللہ ارسلوا الیّ اخی فارسلوا الی عمر بن الخطاب فجاء فسلم علیہ فاجابہ فقال ارسل الیّ رسول اللہ فلم یرد الیہ الکلام فقال ارسلوا الیّ اخی فارسلوا الی عثمانؓ فدخل علیہ فسلم علیہ فاجابہ فقال ارسل الیّ رسولؐ اللہ فلم یرد الیہ الکلام فقال ارسلوا الیّ اخی فقالت ام سلمہؓ ھل تعلمون لہ اخًا الا ابا السبطین فارسلوا الیہ فدخل الیہ علیؑ بن ابیطالب

فسلم علیہ فقال ارسل الی نبی اللہ قال نعم - قال فولیا وجوہہما الی الحائط و ردا علیہما ثوبًا فاسر الیہ و الناس محبوسون وراء الباب فخرج علیؑ فقال لہ رجل من الناس اسر الیک نبی اللہ قال نعم اسر الی الف باب فی کل باب الف باب فقال لہ رجل من الناس عقلتہ یا علیؑ قال عقلتہ عقلتہ قال فما السواد الذی فی القمر قال ان اللہ تعالیٰ یقول

وجعلنا الیل و النہار اٰیتین فمحونا اٰیۃ الیل وجعلنا اٰیۃ النہار مبصرۃ

فقال رجل الذی سئلہ عقلتہ یا علی۔

ترجمہ - فرمایا حضرت رسولِ خدا نے مرض الموت میں بلاؤ میرے پاس میرے بھائی کو - پس بلایا حاضرین نے حضرت ابو بکرؓ کو - پس جب آئے حضرت ابو بکرؓ خدمت میں رسولِ خدا کے پس سلام کہا انہوں نے - پس جواب دیا اُن کے سلام کا جناب رسالت مآب نے پھر فرمایا حضرت ابو بکرؓ نے بلایا ہے مجھے رسولؐ خدا نے - پس کچھ نہ جواب دیا حضرت رسولؐ خدا نے - پھر فرمایا حضرت رسولِ خدا نے - بلاؤ میرے پاس میرے بھائی کو - پس بلایا حاضرین نے حضرت عمرؓ بن الخطاب کو - پس آئے حضرت عمرؓ اور سلام کہا انہوں نے پس جواب دیا - اُن کے سلام کا حضرت رسولؐ خدا نے - پھر فرمایا حضرت عمرؓ نے بلایا ہے مجھے پیغمبرؐ خدا نے - پس کچھ جواب نہ دیا رسالت مآب نے پھر فرمایا جناب رسول خدا نے بلاؤ - میرے پاس میرے بھائی کو پس بلایا حاضرین نے حضرت عثمانؓ کو پس آئے وہ - اور مثل سابق - بعد جواب سلام کہا حضرت عثمانؓ نے بلایا ہے مجھے رسولؐ خدا نے - پس حضرت نے کچھ جواب نہ دیا - پھر فرمایا جناب رسالت مآب نے بلاؤ میرے پاس میرے بھائی کو - پس فرمایا ام المومنین ام سلمہؓ نے کیا تم جانتے ہو بھائی رسولِ خدا کا سوائے علیؑ مرتضیٰ کے پھر بلوایا حاضرین نے حضرت علیؑ مرتضیٰ کو جب تشریف لائے علیؑ مرتضیٰ اور بعد سلام علیکم دریافت کیا انہوں نے رسولؐ خدا سے کیا بلوایا ہے مجھے خدا کے نبیؐ نے - فرمایا جناب رسالت مآب نے ہاں - پس پھیر لیئے دونوں نے (علیؑ مرتضیٰ و رسولِ خدا) مُنہ اپنے طرف دیوار کے اور اوڑھ لی دونوں نے اپنے اُوپر چادر - اور لوگوں کو باہر نکال کر دروازہ بند کروا دیا - رسولِ خدا نے - تھوڑی دیر کے بعد جب باہر تشریف لائے حضرت علیؑ مرتضیٰ پوچھا اُن سے کسی شخص نے راز کھولے ہیں تمہیر رسولِ خدا نے فرمایا علیؑ مرتضیٰ نے ہاں کھولے ہیں مجھ پر جناب

رسالت آپ نے ہزار دروازے علم کے اور ہر دروازہ میں ہزار دروازے ہیں۔ پس کہا اُس شخص نے سمجھ لیا ہے تول سے اُن کو۔ فرمایا علی مرتضیٰ ہاں۔ پھر کہا اُس شخص نے یہ سیاہی جو ماہتاب میں ہے کیسی ہے۔ فرمایا علی مرتضیٰ نے تحقیق خداوند تعالےٰ نے رات اور دن کے واسطے مستقل نشان قرار دیئے ہیں۔ اور بوجہ مناسبت رات کے محو کیا ہے۔ خدا نے نشان رات کو یعنے چاند کو اس سیاہی سے اور مناسبت نہار کی وجہ سے خدا نے زیادہ روشن کیا ہے۔ نشان دن کو یعنے آفتاب کو پھر کہا اُس شخص نے خوب سمجھا ہے تول نے اے علی مرتضیٰ (دیکھو زین الفتیٰ)۔

نمبر ۴۴۔ عن عبد اللہ بن عباسؓ قال صلی بنا رسول اللہ صلوٰۃ العصر فابطاء فی اول الرکعۃ حتی قلنا قد سھی او غفل ثم وجز فی صلوٰتہ وجلس فی محرابہ فاقبل بوجہہ علینا ثم قال این حبیب اللہ وحبیبی قلنا من ھو یا رسول اللہ قال این اخی وابن عمی علی بن ابیطالب قال فجاء بہ علی من اخر الناس لبیک یا رسول اللہ لا تلمنی فان بلالاً اقام الصلوٰۃ وکنت قد زودت فانطلقت الی منزل زوجتی فاطمۃ فنادیتہا صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجبنی احد حتی نادیت یا فضۃ یا قنبر فلم یجبنی احد ثم نادیت یا حسنؑ و یا حسینؑ فلم یجبنی احد۔ فاذا ھو بہاتف یہتف یا ابن ابی طالب التفت عن یمینک وخذ وضوئک من اللہ قال قال علیؑ فالتفت عن یمینی فاذا انا بقدس من الذھب الاحمر وعلیہ المندیل ابیض فاخذت المندیل من القدس فاذا انا بالماء اشد بیاضاً من اللبن واحلی من العسل وابرد من الثلج فتوضات للصلوٰۃ ومسحت بالمندیل ثم رددت المندیل الی القدس فلا ادری یا رسول اللہ من دخلہ ومن رفعہ فتبسم رسول اللہ حتی بانت ثنایاہ قال یا ابا الحسن تدری من اتاک بالقدس قال اللہ ورسولہ اعلم قال اتاک جبرئیل من جنات النعیم والماء من نھر الکوثر والذی وضاءک کان جبرئیل والذی مندلک کان میکائیل والذی نفس محمد بیدہ لقد قبض امرافیل علی عضدی فلم یدعنی ارکع ولا اسجد حتی لحقت معک الصلوٰۃ ثم ضمہ رسول اللہ وقبل بین عینیہ وقال بابی من کان خدامہ الملائکۃ۔

ترجمہ فرمایا عبداللہ ابن عباس نے کہ پشت ناز تھے۔ ہماری جناب پیغمبر خدا نماز عصر میں پس طول دیا جناب رسالتمآب نے پہلی رکعت کو اس قدر کہ گمان کیا ہم نے حضرت پڑھیں گے پھر بقیہ نماز کو جناب پیغمبر خدا نے اختصار سے ادا کیا۔ اور رونق افروز ہوئے محراب میں پھر متوجہ ہوئے ہماری طرف اور استفسار فرمایا آپ نے کہاں ہیں حیدر اور خدا کے دوست دریافت کیا ہم نے کون ہیں وہ یا رسول اللہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہاں ہے میرا چچا زاد بھائی علی ابن ابیطالب پس جواب دیا۔ ان کو علی مرتضیٰ نے پچھلی صف سے حاضر ہوں میں خدمت میں۔ یا رسول اللہ مجھ پر الطاف نہ ہو جیئے۔ تحقیق سویا ہوا تھا میں وقت پڑھنے اقامت بلال کے پس گیا میں اپنی بی بی فاطمۃ الزہرا کے گھر کی طرف پھر میں نے فاطمۃ الزہرا کو پکارا مگر کسی نے جواب نہ دیا پھر آواز دیا میں نے فضہ اور فضہ کو۔ پس نہ جواب دیا مجھے کسی نے پھر پکارا میں نے حسنین کو لیکن جواب نہ دیا مجھے کسی نے۔ اسی اثنا میں آواز دیا مجھے ہاتف نے۔ اے بیٹے ابوطالب کے ملتفت ہو اپنی داہنی طرف پس جب ملتفت ہوا میں موجود پایا میں نے آفتابہ سونے کا کہ منہ اسکا رومال سے بند کیا ہوا تھا جب اٹھایا میں نے رومال پس دیکھا میں نے پانی زیادہ سرد اور شہد سے شیریں اور دودھ سے سفید تھا۔ پس وضو کیا میں نے ساتھ پانی کے اور صاف کیا منہ ساتھ رومال کے پھر رکھ دیا میں نے رومال ... اوپر آفتابہ کے پس نہیں جانتا ہوں میں کہ وہ لوٹا اور رومال کون لایا تھا۔ اور کون اٹھا کر لے گیا۔ پس مسکرائے جناب رسول خدا یہاں تک کہ نمودار ہوئے دانت مبارک آنحضرت کے پھر فرمایا جناب رسالتمآب نے۔ اے ابوالحسن جانتا ہے تو کہ کون لایا تھا وہ آفتابہ اور رومال فرمایا علی مرتضیٰ نے خدا اور رسول خدا کا مجھ سے زیادہ واقف ہیں فرمایا رسول خدا نے تمہارے لئے یہ چیزیں اور پانی حوض کوثر کا بہشت سے جبرائیل اور میکائیل لائے تھے قسم ہے مجھے اس خدا کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تحقیق قابو کر لیا تھا۔ اسرافیل نے بازو میرا نہیں چھوڑا اس نے مجھے واسطے رکوع اور سجدے کے جب تک نہیں شامل ہوا تو اے علی ساتھ جماعت کے۔ پھر گلے سے لگا لیا حضرت ناطق بحق نے قرآن ناطق کو اور بوسے دیئے اُن کے رُخ انور پر اور فرمایا قربان ہوں میرے ماں باپ اس شخص پر جس کے فرشتے خادم ہیں (دیکھو ذین الفتیٰ

نمبر ۴۵- روی الحافظ الثقۃ بن مردویہ باسنادہٖ عن ابن عباسؓ قال سمعت رسولؐ اللہ یقول من لقی اللہ عز وجل وھو جاحد ولایۃ علیؑ بن ابیطالب لقی اللہ وھو علیہ غضبان لا یقبل اللہ منہ شیئاً من اعمالہ فیوکل بعسبون ملکاً یتفلون فی وجھہ ویحشرہ اللہ عز وجل اسود الوجہ ازرق العینین قلنا یا ابن عباس اینفعنی حب علیؑ فی الاٰخرۃ قال قد تنازع اصحاب رسولؐ اللہ فی حبہ حتی سئالنا رسولؐ اللہ فقال دعوانی حتی اسئل الوحی فلما ھبط جبرئیل سئلہ فقال سا سئل اللہ ربی عز وجل عن ھذا فرجع الی السماء ثم ھبط الی الارض وقال یا محمدؐ ان اللہ عز وجل یقرء علیک السلام ویقول لک احب علیاً فمن احبہ فقد احبنی ومن البغضہ فقد البغضنی یا محمدؐ حیث تکن یکن علیاً وحیثما یکن یکن محبوہ۔

ترجمہ - فرمایا عبداللہ ابن عباس نے کہ سنا میں نے رسولؐ خدا سے۔ کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جو شخص ملاقات کرے خدا سے دراں حالیکہ وہ شخص ولائیت علیؑ مرتضٰی سے منکر ہو ملاقات کریگا۔ خداوند تعالےٰ اُسکے ایسے حال میں کہ اُسپر سخت ناراض ہوگا۔ اور اُس کا کوئی عمل قبول نہ کریگا۔ اور حکم دیگا خداوند تعالےٰ ستر فرشتوں کو تاکہ اسکے منہ میں تھوکیں۔ اور قیامت کے دن منکر ولائیت علیؑ مرتضٰی اپنی قبر سے ایسے حال میں اُٹھیگا۔ کہ منہ اُسکا سیاہ اور آنکھیں اُس کی سبز ہوں گی۔ دریافت کیا حاضرین نے ابن عباسؓ سے کیا منفعت پہنچاویگی ہمیں محبت علیؑ مرتضٰی قیامت کے دن۔ فرمایا ابن عباسؓ نے تحقیق تنازعہ کیا تھا۔ اصحاب رسولؐ اللہ نے محبت علیؑ مرتضٰی میں پس استفسار کیا ہم نے جناب رسالت مآب سے۔ فرمایا آنحضرت نے مہلت دو تم مجھے میں جبرئیل سے دریافت کرکے تمہیں جواب دونگا۔ یہانتک کہ دریافت کیا رسولؐ خدا نے جبرائیل سے فرمایا جبرئیل نے میں خداوند تعالےٰ سے دریافت کرکے اس سوال کا جواب دونگا۔ پھر واپس ہوگئے جبرئیل آسمان پر اور پھر واپس ہوکر فرمایا۔ اے محمدؐ تحقیق خداوند جل وعلا نے بعد تحفۂ سلام آپ کو ارشاد فرمایا ہے۔ کہ دوست رکھ تو علیؑ مرتضٰی کو تحقیق جس نے دوستی کی علیؑ مرتضٰی سے اُس نے دوستی کی مجھ سے اور جس نے دشمنی کی علیؑ مرتضٰی سے اُس نے دشمنی کی مجھ سے۔ اے محمدؐ جہاں ہوں گے علیؑ مرتضٰی ساتھ تیرے

بہشت میں اور ہوں گے دوست علیؑ مرتضٰی کے ساتھ علیؑ مرتضٰی کے قیامت میں۔

نمبر ۴۶- فی روضۃ الاحباب وور بعضے کتب سیر است کہ بتے چند بزرگ را در موضع بلند نہادہ بودند چنانکہ دست بآں نمیرسید وعلی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ بعرض رسانید کہ یا رسول اللہ پائے مبارک ۔ ابر کتف من بنہ وایں اصنام را فرود آر آن سرور فرمود یا علیؑ ترا طاقت ثقل نبوت نیست تو پائے برکتف من بنہ وایں کار کن۔ علیؑ امتثالاً للامر پائے برکتف رسول نہاد وآن بتان را فرود گرفت دریں حالت حضرت از وے پرسید۔ کہ خود را چگونہ میبابی گفت یا رسول اللہ چناں مے بینم کہ جمیع حجب مکشوف شدہ گویا سر من بساق عرش رسیدہ وبہر چہ دست دراز میکنم بدست مے آید حضرت فرمود اے علیؑ خوشا وقت تو کہ کار حق میکنی وحبذا حال من کہ بار حق میکشم درروایتے آنکہ فرمود یا علیؑ رسیدی بہ آنچہ کہ میخواستی علی درجواب گفت آرے بخدائیکہ ترا براستی بعث فرمودہ کہ چناں مے بینم خود را کہ اگر خواہم دست بآسمان توانم رسانید پس بتان را بر زمین انداخت وقطعہ قطعہ ساخت واز نزدیک میزاب کعبہ خود را بینداخت از جہت ادب وشفقت بر آں حضرت چوں بر زمین رسید تبسمے نمود رسول خدا ازوے پرسید کہ چہ چیز ترا بخندہ آورد گفت آنکہ خود را ازیں جائے بلند انداختم وہیچ الم بمن نہ رسید۔ آن سرور فرمود اے علیؑ چگونہ الم بتو رسد وحال آنکہ محمدؐ ترا برداشتہ بود وجبریل فرود آورد انتہٰی ولنعم ماقیل۔ شعر

علیؑ بر دوش احمد چشم بد دور   عیاں شد معنی نور علیٰ نور

نمبر ۴۷- فی زین الفتیٰ عن ابی الاسود قال کان رسول اللہ جالسا عند اصحابہ وھم یتسبون وعلی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ ساکتؑ فقال لہ نبی اللہ یا علی انتسب فقال علیؑ۔ شعر

محمدؐ النبی اخی وصہری   وحمزۃ سید الشہداء عمی

وجعفر الذی یضحی ویمسی   یطیر مع الملائکۃ ابن امی

وبنت محمدؐ سکنی وعرسی   مسوط لحمہا بدمی ولحمی

وسبطا احمد ابنای منہا   فمن منکم لہ سہم کسہمی

سبقتکم الی الاسلام طراً   غلاما ما بلغت اوان حلمی

ترجمہ۔ کہا ابوالاسود نے رونق افروز تھے جناب رسالت مآب صحابہ میں اور صحابہ آپ کی موجودگی میں بہ پیرایہ تفاخر اپنے نسب بیان کرتے تھے۔ اور جناب امیرالمومنین علی مرتضیٰ خاموش بیٹھے تھے پس فرمایا حضرت رسولِ خدا نے اے علیؑ تو بھی اپنا نسب بیان کر۔ پس جناب علی مرتضیٰ نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھے۔ جن کا حاصل یہ ہے کہ پیغمبر خدا میرے خسر اور چچا زاد بھائی ہیں۔ اور حضرت حمزہؓ سردار شہیدوں کے میرے چچا ہیں۔ اور جعفر جو صبح و شام ساتھ فرشتوں کے آسمان پر اڑتے ہیں میرے حقیقی بھائی ہیں۔ اور دختر رسولِ خدا جن کا گوشت اور خون میرے گوشت اور خون میں ملا ہوا ہے۔ میری زوجہ ہے اور دونوں نواسے حضرت رسولِ خدا کے فرزند میرے ہیں پس کون ہے تم میں سے جو مجھ سے دعوے ہمسری کا کر سکے۔ رسولِ خدا کی رسالت قبول کرنے میں میرا نمبر سب سے اول ہے۔ کیونکہ میں نے تم سب سے پہلے اور بچپن میں ایمان قبول کیا ہے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے صراحۃً ظاہر ہے کہ تفاخر بالنسب جائز ہے۔ ورنہ رسولِ خدا اپنے صحابہؓ کو منع کر دیتے کہ ایسا مت کرو۔

نمبر ۸۴۔ روی عن الحارث الاعور قال کان فینا امیرالمومنین علی بن ابیطالب رضی اللّٰہ عنہ ذات یوم فی المسجد اذ دخلت علیہ امرأۃ فقالت السلام علیک یا امیرالمومنین واللّٰہ انی لابغضک مرتین انا ابغضک علانیۃ وانی لا دین اللّٰہ ببغضک کما ادین بہ علانیۃ فقال لہا علی اسلفلقیۃ انت قال فتغیر وجہ المرأۃ ثم قالت یا ابن ابی طالب اتعلم الغیب قال ما یعلم الغیب الا اللّٰہ عزوجل الا ان رسول اللّٰہ اخبرنی انہ لا یبغضنی منکن الا السلفلقیۃ قالت یا امیرالمومنین انی مع بعلی منذ نیف وعشرین سنۃ ما علم بہذا الداء الذی بی کعلمک ایاہ وانی فی ساعتی ہذہ بی ماذکرت وانی تائبۃ الی اللّٰہ عزوجل علی یدیک من بغضک فادع اللّٰہ ان یکشف ما بی وان یردنی الی مکانہ قال الحارث فرأیت علیاً قد القی بصرہ الی السماء یحرک شفتیہ ولا ادری ما کان یقول فخانت المرأۃ ... انہا ما خرجت من المسجد حتی رد اللّٰہ حیضہا الی مکانہا۔

ترجمہ۔ حارث اعور سے ... ہے کہ ایک روز مسجد نبوی میں علی مرتضیٰ

اور صحابہ بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آئی ایک عورت خدمت میں علیؑ مرتضیٰ کے اور کہا اُس نے بعد از سلام اے امیر المؤمنین میں آپ سے بغض رکھتی ہوں۔ بلکہ بغض و عداوت جناب کو ذریعہ نجات تصور کرتی ہوں۔ پس کہا اُس کو علیؑ مرتضیٰ نے کہا تو سلقلقہ ہے (سلقلقیہ اُس عورت کا نام ہے جس کا حیض غائط کے رستے سے جاری ہو) پس تغیر ہوگیا منہ اُس عورت کا اور کہا اُس نے اے علیؑ مرتضیٰ آپ کو علم غیب سے بھی واقفیت ہے۔ فرمایا علیؑ مرتضیٰ نے نہیں جانتا ہے کوئی علم غیب مگر خداوند تعالے خبردار ہو تو تحقیق جناب رسالت مآب نے خبر دی ہے۔ مجھے کہ نہیں بغض رکھتی تم سے کوئی عورت ساتھ میرے مگر سلقلقیہ کہا اُس عورت نے اے امیر المؤمنین تحقیق تخمیناً بیس سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے مجھے ساتھ شوہر اپنے کے اور اب تک اُس کو میری [illegible] کی ایسی واقفیت نہیں جیسی آپ کو ہے اور اب تک میں نے [illegible] ی پڑ [illegible] نہیں یہ اور میں آپ کے روبرو آپ کے بغض سے توبہ کرتی ہوں۔ اور درگاہ خدا میں [illegible] ہوں اور التماس کرتی ہوں آپ سے کہ دعا فرمائیں آپ میرے حق میں تاکہ خداوند تعالیٰ اس عارضہ سے شفا بخشے۔ حارث بیان کرتا ہے کہ دیکھا میں نے علیؑ مرتضیٰ کو کہ بلند کیا اُنہوں نے منہ اپنا طرف آسمان کے اوپر اٹھائے اونہوں نے لب مبارک میں نہیں جانتا کہ کیا پڑھا علیؑ مرتضیٰ نے پس قسم ہے مجھے اللہ کی کہ نہیں نکلی وہ عورت مسجد سے مگر شفا بخشی اُس کو خدا نے فی الحال دیکھو (تزئین الفتیٰ)۔

نمبر ۴۹۔ فی الجمع بین الصحاح من صحیح البخاری عن النبی قال رحم اللہ علیًا اللھم ادر الحق معہ حیث دار وروی ایضًا احمدؒ بن موسیٰ بن مردویہ باسنادہٖ الی محمدؒ بن ابی بکرؓ قال حدثتنی عائشۃؓ ان رسول اللہ قال الحق مع علیؑ وعلیؑ مع الحق لن یفترقا حتیٰ یردا علی الحوض وروی ایضًا عن ابی ذرؓ مع زیادۃ یدل علی مزید فضلہ رضی اللہ عنہ :۔

ترجمہ:۔ فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے رحمت نازل کرے خداوند تعالیٰ علیؑ مرتضیٰ پر اے خداوند پھیر تو حق کو ساتھ علیؑ مرتضیٰ کے جدھر وہ پھریں۔ و مطابق روایت دیگر علیؑ ساتھ حق کے ہے اور حق ساتھ علیؑ کے جدا نہ ہوں گے علیؑ اور حق یہانتک کہ ملیں وہ مجھے حوض کوثر پر انتہیٰ کسیکہ باوجود ایں چنیں دلائل قاطعہ و براہین [illegible] مخالفت

علی اختیار نماید۔ سگے دم دار است و عاقبت او با ابولہب حطب نار است۔

نمبر ۵۰:- فی تاویل الآیات عن انس بن مالک فی تفسیر قولہ تعالیٰ وتری الملائکۃ حافین من حول العرش یسبحون بحمد ربہم قال قال رسول اللہ لما کانت لیلۃ المعراج نظرت تحت العرش امامی فاذا انا بعلی بن ابیطالب قائم امامی تحت العرش یسبح اللہ و یقدسہ فقلت یا جبرئیل سبقنی علی بن ابی طالب الی ھھنا فقال لا ولکن اخبرک یا محمد ان اللہ عزوجل یکثر فی الثناء والصلوٰۃ علی علی بن ابی طالب فوق عرشہ فخلق اللہ ھذا الملک علی صورۃ علی بن ابیطالب تحت العرش لینظر الیہ سکان العرش فیسکن شوقہم وجعل اللہ سبحانہ تسبیح ھذا الملک وتقدیسہ وتحمیدہ بشیعۃ اھل بیتک یا محمد۔

ترجمہ:- آیت مندرجۃ الصدر کی تاویل میں انس بن مالک سے منقول ہے۔ کہ فرمایا حضرت پیغمبر خدا نے جب دیکھا میں نے شب معراج نیچے عرش کے پس دیکھا میں نے کہ علی مرتضیٰ مشغول ہیں ذکر خدا میں۔ پھر پوچھا میں نے اے جبرائیل پیش دستی لے گئے ہیں مجھ سے علی مرتضیٰ یہانتک فرمایا جبرئیل نے ایسا نہیں مطلع کرتا ہوں میں جناب کو اس امر پر تحقیق خداوند تعالےٰ کثرت سے یاد فرماتا ہے علی مرتضیٰ کو اور اکثر رحمت نازل فرماتا ہے علی مرتضیٰ پر مشتاق ہوئے فرشتے زیارت علی مرتضیٰ کے پس پیدا کیا خدا نے اس فرشتہ کو صورت علی مرتضیٰ پر۔ تاکہ باشندگان عرش کو اطمینان حاصل ہو بوجہ زیارت علی مرتضیٰ اور لکھتا ہے خداوند تعالےٰ ثواب اس فرشتہ کی تسبیحوں کا اعمال نامے میں تمہارے اولاد کے دوستوں کے انتہیٰ۔

اشعار در فضیلت حیدر کرار

ھَا عَلِیٌّ بَشَرٌ کَیفَ بَشَر	رَبُّہٗ فِیہِ تَجَلّٰی وَ ظَہَر

ترجمہ حضرت علی مرتضیٰ وہ بندۂ خدا ہیں جن کی ذات با برکات میں قدرت خدا کا جلوہ وظہور ہے۔

مَن مَّاتَ وَلَمْ یَعْرِفْہُ	مَوْتُہٗ مَوْتُ حِمَارٍ وَبَقَر

ترجمہ یعنی جو شخص جادۂ دین اور گمراہ طریقہ یقیں بے معرفت امیر المومنین علی مرتضیٰ مر جائے تو اس کی موت ایسی ہے۔ یعنی جیسے حیوانات بے معرفت دین واسلام گذر جاتے ہیں تو

۶ - [illegible] جناب علی مرتضیٰ کا [illegible] اعمال [illegible] ہوا۔

مَنْ لَہٗ صَاحِبَۃٌ کَالزَّھْرَاءِ — وَسَلِیْلٌ کَشُبَّرٍ وَشُبَّرٍ

یعنی سوا اُن جناب کے کون ایسا ہے جس کی زوجہ مثل فاطمۃ الزہرا الشفیعۂ روزِ جزا بنت محمد مصطفےٰ کی ہے۔ اور کون ایسا ہے جس کے فرزند مثل سبطین رسول الثقلین جناب امام حسنؑ و امام حسین کے ہیں۔

کَمَنْ ھَلَّلَ فِیْ مَھْدٍ صَبَا — اَوْ کَمَنْ کَبَّرَ فِیْ عَھْدِ صِغَرٍ

ترجمہ۔ کون شخص ہے جو مثل جناب امیر کے گہوارۂ طفولیت میں درحالت صغر سنی تہلیل اور تکبیر خداوند قدیر بجا لایا ہو۔

فَلَکٌ فِیْ فَلَکٍ فِیْہِ نُجُوْمٌ — صَدَفٌ فِیْ صَدَفٍ فِیْہِ دُرَرٌ

ترجمہ۔ یعنی وہ جناب اور اُن کی اولاد امجاد دنیا میں اس طرح ہیں۔ جیسے آسمان زیر آسمان اور اُن میں ستارے ہیں۔ یا صدف کے اندر صدف ہے۔ اور اُس میں گوہر ہائے شاہوار نمایاں ہیں ؎

عِنْدَہٗ دِیْوَانُ عُلُوْمٍ وَحِکَمٍ — فِیْہِ طُوْمَارُ عِظَاتٍ وَعِبَرٍ

ترجمہ۔ یعنی دفتر ہائے علوم و حکمت و طومار وعظ و نصیحت و مضامین عبرت حضرت کی ذات بابرکات کی طفیل جاری ہیں۔

بُوْتُرَابٌ وَکُنُوْزُ الْعَالَمِ — عِنْدَہٗ نَحْوُ سِفَالٍ وَمَدَرٍ

ترجمہ۔ یعنی کنیت مبارک جناب ابوتراب ہے۔ اور خزانہائے عالم مثل سفال اور ریزہ ہائے خاک حضرت کے سامنے بے حقیقت ہیں۔

قَوْسُہٗ قَوْسُ نُزُوْلٍ وَعُرُوْجٍ — سَھْمُہٗ سَھْمُ قَضَاءٍ وَقَدَرٍ

ترجمہ۔ یعنی وقت کارزار دست حق پرست میں کمان کا خم اس طرح نمایاں ہوتا تھا۔ جیسے کمان قدرت خدا میں نزول و عروج ہوتا ہے۔ اور تیر حضرت کا مثل تیر قضا و قدر بے پناہ و بے سپر ہے۔

مَا رَمٰی رَمْیَۃً اِلَّا وَنَعٰی — مَا غَزٰی غَزْوَۃً اِلَّا وَظَفَرٌ

ترجمہ۔ یعنی نہیں مارا کسی جنگ میں حضرت نے تیر مگر وہ پیغام مرگ تھا دشمن کے لئے۔ اور کوئی معرکہ ایسا نہیں ہوا کہ حضرت امیر علیؑ مرتضیٰ اُس میں فتحیاب اور ظفریاب نہ ہوئے ہوں ؎

أَغْمَدَ السَّيْفَ مِنِّي قَابِلَةً   كُلَّ مَنْ حَرَّرَ سَيْفًا وَشَهَرَ

ترجمہ۔ یعنی جو نابکار تلوار کھینچ کر مقابلہ کو حیدر کرار کے آیا ایک دم میں اُس کو آنجناب نے اپنی ذوالفقار آبدار کا مزہ چکھا کر دارالبوار میں پہنچا دیا۔

ظَلَّ مَا عَاشَ بِجُهْدٍ صَائِمًا   بَائِتًا مَا حَيَّ بِلَيْلٍ مَعَ وَسَهَر

ترجمہ۔ یعنے تمام عمر حضرت نے یوں بسر فرمائی کہ دن کو روزہ رکھتے تھے۔ اور رات کو شام سے صبح تک شب بیداری اور گریہ زاری میں مصروف باری میں بسر کرتے تھے۔

كُلَّمَا أَعْوَزَهُ أَمْرٌ عَنِ الدَّهْرِ سَلَا   أَيْنَمَا اسْتَحْكَمَ لِقَوْمٍ صَبَرَ

ترجمہ۔ یعنی جس قدر زمانہ منحرف ہو کر حضرت کو محزون و مغموم کرتا تھا۔ مرضی حضرت ایزدی و رضائے جناب باری پر توکل کر کے اپنی تسکین اور تسلی فرماتے تھے۔ اور جس قدر قوم جفاکار ستم شعار یعنے خوارج ظلم و ستم کرتے تھے۔ آپ صبر فرماتے تھے۔

نَاقَةُ اللّٰهِ فَيَا شِقْوَةَ مَنْ   مَا رَعَاهَا فَتَعَاطَى وَعَقَرَ

ترجمہ۔ یعنی منجملہ القاب طیبہ ایک لقب مبارک آپ کا ناقۃ اللہی ہے۔ پس افسوس ہے شقاوت اور ظلم اس شقی پر جس نے اس صالح المومنین ناقہ رب العالمین کی کچھ رعایت نہ کی۔ اور خون جناب کا محراب مسجد میں بہایا۔

أَسَدُ اللّٰهِ إِذَا صَالَ وَصَاحَ   أَبُو الْأَيْتَامِ إِذَا جَادَ وَبَرّ

ترجمہ۔ یعنی جس وقت وہ حضرت معرکۂ جنگ میں حملہ اور صیحہ فرما لیتے تھے۔ اس وقت اس شیر کردگار میں شان اسد اللہی نمودار ہوتی تھی۔ اور جب یتیموں اور بے وارثوں کو اپنی جود و کرم سے حصہ عطا فرماتے تھے۔ اس وقت اُن حضرت کی رحمدلی اور شفقت کا یہ حال تھا۔ کہ جیسے ماں باپ اپنے فرزندوں پر نوازش کرتے ہیں۔ انتہیٰ

سوال۔ مناقب علی مرتضیٰ بغرض تہدید خوارج جناب پیغمبر خدا از طرف خود اختراع نمودہ منتشر فرمودند۔ تا کہ خوارج فضائل جلیلہ و مناقب پسندیدہ را شنفتہ از معاندت علی مرتضیٰ بپرہیزند ورنہ در نفس الامر در ذات علی مرتضیٰ ایں فضائل نبودند۔ حاصل آنکہ وجود و عدم ایں چنیں فضائل مساوی است افضلیت علی مرتضیٰ باین خیال این چنیں فضائل ثابت نمی شود۔

الجواب۔ چنانچہ علم حضرت پیغمبر خدا بر معاندت خوارج با علی مرتضیٰ حاوی بود۔ ہم

ہمیں نمط علم پیغمبر خدا بر معاندت روافض با خلفا ثلاثہ حادی بود و آنحضرت در تہدید روافض در بث فضائل خلفا ثلاثہ رضی اللہ عنہم ایں چنیں سعی نہ فرمودند پس معلوم شد کہ حضرت پیغمبر خدا بحکم ایزدی در بث فضائل علی مرتضیٰ سعی فرمودند۔

بیت

محبت شہ مرداں مجو زبے پدری ۔۔۔ کہ دست غیر گرفتست پائے مادر او

فصل سوئم در بعضے از فضائل فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

بیت

نیست جائز نام پاکش بر زبان آوردنم ۔۔۔ گر دہن سازم وضو از چشمہ آبِ بقا

آنکہ بر گرد حریمش عصمت آمد پردہ دار ۔۔۔ غیر او ہرگز نباشد بضعۃ خیر الورائے

نمبر ۱ - قولہ تعالیٰ۔ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا وَ ذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

ترجمہ - تحقیق میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔ فی الحصن الحصین والصواعق المحرقۃ فی حدیث طویل دخل صلعم علی فاطمۃ ودعا بماء فاتتہ بقعب فیہ ماء فمج فیہ ثم نفخ علی راسہا وبین ثدییہا وقال اللہم انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم۔

ترجمہ - رونق افروز ہوئے جناب پیغمبر خدا مکانِ جنت خاتون میں اور طلب کیا آنحضرت نے پانی پس لائیں جناب صدیقۃ الکبرےٰ فاطمۃ الزہرا ایک پیالہ پانی کا پس دم کیا آنحضرت نے اس پانی کو اور چھڑکا اُس کو اوپر سر اور صدر جناب جنت خاتون کے اور فرمایا آپ نے تحقیق میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کی شرارت اور وسوسہ سے۔ انتہیٰ

در بیان افضلیت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اختلاف روایات در افضلیت شمار نکرد بسیار است آنچہ ملا علی قاری در شرح فقہ اکبر افضلیت بی بی فاطمۃ الزہرا آوردہ مختصر بیان میکنم تا یقین در دل اہل طلب پیدا شود۔ و حسد از دل حساد رفع گردد۔

نمبر ۲ - روی الحارث بن اسامۃ فی مسندہ بسند صحیح خیر النساء عالمہا

فاطمۃ الزہراؑ۔

ترجمہ۔ جہان کی سب عورتوں سے فاطمۃ الزہراؑ افضل ہیں۔

نمبر ۳۔ وفی مسند فردوس فاطمۃ سیدۃ نساء ھذہ الامۃ۔

ترجمہ۔ یعنی فاطمۃ الزہراؑ اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں۔

نمبر ۴۔ وعن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلعم فاطمۃ سیدۃ النساء العالمین۔

ترجمہ۔ یعنی فاطمۃ الزہراؑ جہاں کی سب عورتوں کی سردار ہیں۔ انتہیٰ۔

در بیان وجہ تسمیہ فاطمۃ الزہراؑ بفاطمہ

نمبر ۵۔ اخرج الحافظ ابو القاسم الدمشقی علی ما فی الصواعق انہ قال یا فاطمۃ لم سمیت فاطمۃ قال علیؑ لم سمیت فاطمۃ یا رسول اللہ قال ان اللہ فطمہا وذریتہا من النار۔

ترجمہ۔ فرمایا حضرت پیغمبر خدا نے لے فاطمہ کیوں نام رکھا گیا ہے تیرا فاطمہ فرمایا حضرت علی نے یا رسول اللہ کیوں نام رکھا گیا ہے ان کا فاطمۃ۔ فرمایا جناب پیغمبر خدا نے اسواسطے کہ تحقیق بچایا ہے خدا نے ان کو اور ان کی اولاد کو آتش دوزخ سے۔

نمبر ۶۔ اخرج النسائی ابنتی فاطمۃ حوراء آدمیۃ لم تحض ولم تطمث انما سمیتھا فاطمۃ لان اللہ تعالیٰ فطمہا ومحبیہا عن النار۔

ترجمہ۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے میری بیٹی فاطمہ حور ہے بشکل بنی آدم کیونکہ لوازمات عورتوں سے یعنے حیض اور نفاس سے پاک ہے۔ اور نام رکھا ہے اس کا میں نے بحکم خدا فاطمہ اس واسطے کہ بچایا ہے اس کو اور ان کے دوستوں کو خدا نے آتش دوزخ سے۔ اور صواعق محرقہ میں بارہویں آیت کے ذیل میں لکھا ہے کہ اس حدیث میں دلالت ہے اس امر پر کہ نسل فاطمۃ الزہراؑ میں برکت ہے اور دلالت ہے اس امر پر کہ ان کی اولاد منابیع الحکمت اور معادن الرحمت ہیں۔ سو در شرح فقہ اکبر وجہ تسمیہ فاطمۃ الزہراؑ ببتول اینچنین نوشتہ است۔

نمبر ۷۔ بتولا لانقطاعھا عن نساء زمانھا فضلا ودینا وحسبا ونسبا و قیل لانقطاعھا عن الدنیا۔

ترجمہ - اور نام رکھا گیا ہے آپ کا بتول بوجہ ممتاز ہونے ان کے سب عورتوں سے از روئے بزرگی اور ذات وصفات کے۔ اور کہا گیا ہے کہ بسبب قطع کرنے اُن کے دُنیا سے اُن کو بتول کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

نمبر ۸ - فی الصواعق المحرقة اذا کان یوم القیامة نادی منادٍ من بطنان العرش یا اهل الجمع نکسوا رؤسکم غضوا ابصارکم حتی تمر فاطمة بنت محمد علی الصراط فتمر مع سبعین الف جاریة من الحور العین کمر البرق

ترجمہ - بروز قیامت آواز دیگا منادی وسط عرش سے اے گروہ اپنے سر نیچے اور بند کرو آنکھیں اپنی تاکہ گزریں اس جگہ سے فاطمہ صاحبزادی حضرت محمد مصطفیٰ کی۔ پس گزریں گی جناب جنت خاتون پل صراط سے مثل بجلی کی معیت میں ستر ہزار لونڈیوں کے کہ وہ سب حوریں ہوں گی۔

نمبر ۹ - فی المواهب اللدنیة عن عائشة قالت ما رأیت احداً اشبه سمتاً وھدیاً ودلاً برسول الله فی قیامها وقعودها من فاطمة وکانت اذا دخلت علی النبیؐ قام الیها وقبلها واجلسها فی مجلسه۔

ترجمہ - حضرت عائشہ صدیقہ سے منقول ہے کہ فرماتی تھیں کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو جو سب باتوں میں خصوصاً بیٹھنے اٹھنے میں حضرت فاطمہ سے زیادہ جناب رسول خدا سے مشابہت رکھتا ہو جب تشریف لاتی تھیں جناب فاطمہ خدمت میں جناب پیغمبر خدا کی۔ پس اُن کی تعظیم کے لئے جناب پیغمبر خدا سرو قد کھڑے ہو جاتے تھے اور نہایت پیار کے ساتھ اُن کو اپنی مجلس میں جگہ دیتے تھے۔

نمبر ۱۰ - اخرج احمد والترمذی والحاکم عن ابن الزبیر ان النبیؐ قال انما فاطمة بضعة منی یؤذینی ما اذاھا وینصبنی ما انصبها۔

ترجمہ - فرمایا جناب پیغمبر خدا نے فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے ضرر دیتا ہے مجھے جو اس کو ضرر دے اور فرحت دیتا ہے مجھے جو اسکو فرحت دے۔

فائدہ - در نووی شرح صحیح مسلم آوردہ کہ علت منع کردن رسولؐ خدا علی مرتضیٰ را از نکاح دختر ابوجہل آن بود کہ این فعل یعنے نکاح علی مرتضیٰ با دختر ابوجہل مودی بر ایذائے جنت خاتون بود۔ و ایذائے جنت خاتون ایذائے رسولؐ بود پس ہلاک

میشد آنکس کہ فاطمہ را ایذا میداد پس رسول خدا ازیں فعل جناب علی مرتضیٰ
را منع فرمود برائے کمال شفقت حضرت پیغمبر خدا بر علی مرتضیٰ و فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللّٰہ علیہم

نمبر ۱۱ - فی بعض رسائل شیخ عز الدین عبد السلام الشافعی فی مدح الخلفاء
فلما حملت خدیجۃ رضی اللّٰہ عنہا بفاطمۃ کانت تحدثہا من بطنہا و تونسہا
فی وحدتہا و کانت تکتم ذالک عن رسول اللّٰہ فدخل النبی یوما فسمع خدیجۃ
تحدث فاطمۃ فقال لہا یا خدیجۃ لمن تحدثین قالت احدث الجنین الذی
فی بطنی فانہ یحدثنی و یونسنی قال یا خدیجۃ البشری فانہا انثی و انہا النسلۃ
الطاہرۃ المیمونۃ فان اللّٰہ قد جعلہا من نسلی و سیجعل من نسلہا خلفاء فی
ارضہ بعد انقضاء وحیہ فما برح ذالک النور یعلو و اشعتہ فی الآفاق تموج حتی
جاء الملک فقال یا محمد انا محمود ان اللّٰہ بعثنی ان ازوج النور من النور فقال
رسول اللّٰہ من قال من فاطمۃ فان اللّٰہ قد زوجہا من فوق سبع سمواتہ و قد
شہد ملائکتہا جبرئیل و میکائیل و اسرافیل فی سبعین الفا من الکروبین و سبعین
الفا من الملائکۃ الکرام الذین اذا سجد احدہم سجدۃ لا یرفع راسہ الی یوم
القیامۃ اوحی اللّٰہ تبارک و تعالیٰ الیہم ان ارفعوا رؤسکم و اشہدوا املاک
علی بفاطمۃ فکان الخاطب جبرئیل و الشاہدان میکائیل و اسرافیل ثم امر اللّٰہ
عز و جل بالحور العین ان یحضرن تحت شجرۃ طوبیٰ و اوحی الی شجرۃ طوبیٰ ان
انثری ما فیک فنثرت ما فیہا من جوز و لوز و سکر فاللوز من در و الجوز
من یاقوت و السکر من سکر الجنۃ فالتقطۃ الحور العین فہو عندہن فی الاملاک
.... یتہادینہ و یقلن ہذا من نثار تزویج فاطمۃ لعلی عند ذالک اخضر النبی
اصحابہ فقال اشہد کم انی زوجت فاطمۃ من علیؑ -

ترجمہ - منقول ہے کہ جناب فاطمۃ الزہرا جناب خدیجۃ الکبریٰ سے یعنی اپنی والدہ
ماجدہ سے جبکہ اُن کے شکم میں تھیں - باتیں کرتی تھیں - اور جب اُن کی والدہ تنہا
ہوتی تھیں - اُن کی موانست کرتی تھیں - اور ان کا دل بہلاتی تھیں - اور جناب خدیجہ
اس راز کو جناب پیغمبر خدا سے چھپاتی تھیں - ایکدن اتفاقیہ حضرت پیغمبر خدا ایسیوقت
اپنے دولت خانہ میں رونق افروز ہوئے - کہ جناب صدیقۃ الکبریٰ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللّٰہ

علیہا اور جناب خدیجہ آپس میں باتیں کر رہی تہیں۔ جناب رسول خدا نے دریافت فرمایا کہ خدیجہ کس کے ساتہہ باتیں کرتی ہو۔ فرمایا جناب خدیجہ نے کہ جو بچہ میرے شکم میں ہے۔ اُس سے باتیں کرتی ہوں۔ یہ بچہ ہمیشہ تنہائی میں مجہ سے باتیں کیا کرتا ہے فرمایا جناب رسول خدا نے کہ بشارت دیتا ہوں میں تجہکو کہ تیرے شکم میں دختر ہے۔ اور خداوند عالم اس کی نسل کو پاک اور برگزیدہ بنائیگا۔ اور منتشر ہو گی میری اولاد اسی کے ذریعہ اور بہت قریب پیدا کریگا خداوند تعالی اس کی اولاد سے خلیفے اپنے زمین میں بعد ختم ہونے رسالت کے۔ بعد اس واقعہ کے ہمیشہ وہ نور بڑہتا رہا۔ اور اس کی شعاعیں چمکتی رہیں۔ یہاں تک کہ آیا خدمت جناب رسول خدا میں ایک فرشتہ اور کہا اس نے اے محمدؐ نام میرا محمود ہے۔ تحقیق خداوند تعالے نے بہیجا ہے مجہے تاکہ نکاح کروں میں نور کا ساتہہ نور کے پہر فرمایا جناب پیغمبر خدا نے کس سے۔ کہا محمودؑ نے فاطمہ سے تحقیق خداوند تعالے نے نکاح کیا ہے اس نور کا ساتویں آسمان پر اور گواہ کیا ہے خدا نے جبرئیلؑ میکائیلؑ و اسرافیلؑ کو ایک لاکہہ چالیس ہزار فرشتوں کی موجودگی میں وہ فرشتے کہ جب سجدہ کرے کوئی اُن میں سے نہیں اُٹہاتا سر اپنا سجدہ سے قیامت تک وحی کی خدا نے طرف اُن کی کہ اٹہاؤ تم سر اپنا اور گواہ رہو تم نکاح علیؑ میں ساتہہ فاطمہ کے پس خطبہ پڑہا جبرئیلؑ نے اور تہے میکائیلؑ و اسرافیلؑ گواہ پہر حکم کیا خدا نے حوروں کو تاکہ حاضر ہوں وہ نیچے درخت طوبیٰ کے اور وحی کی خدا نے طوبےٰ کو تاکہ گرا دے جو کچہ کہ اُسپر ہے پس گرائے اُس نے بادام اور اخروٹ اور شکر اور تہے بادام مثل موتیوں کے اور اخروٹ مثل یواقیت کے اور تہی شکر شکر بہشت سے پس ہدیہ میں ملیں یہ چیزیں حوروں کو اور کہتی تہیں حوریں یہ تصدق ہے نکاح فاطمہ اور علیؑ کا پس اس وقت بلائے حضرت نے اپنے سب اصحاب اور فرمایا ان کو حضرت نے گواہ رہو تم تحقیق نکاح کر دیا ہے میں نے فاطمہ کا ساتہہ علیؑ کے۔

نمبر ۱۲۔ فی المشکوٰۃ والترمذی عن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ فسألت ای الناس کان احب الی رسول اللہ قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجہا۔

ترجمہ۔ جمیع بن عمیر کہتا ہے کہ میں اپنی پہوپہی کے ساتہہ حضرت عائشہ کی خدمت میں

حاضر ہوا۔ پس پوچھا میں نے کہ سب لوگوں سے زیادہ حضرت رسولؐ کس کو چاہتے تھے۔ فرمایا جناب عائشہ نے فاطمۃ الزہراؑ کو پھر پوچھا گیا اُن سے مردوں کی نسبت فرمایا جناب عائشہ نے مردوں سے جناب رسول خدا کے نزدیک علی مرتضیٰ بہت دوست تھے۔ ازیں حدیث معلوم شد کہ نزد جناب پیغمبر حضرت فاطمۃ الزہرا و علی مرتضیٰ از جمیع مخلوق بہتر بودند مومناں را واجب است کہ با اولاد فاطمہ و علی مرتضیٰ مثل محبت پیغمبر خدا زیادہ محبت کنند کہ کمال ایمان و ترقی اسلام دریں منصور است۔ انتہیٰ

فصل چہارم در جزوے از فضائل حسنین صلوٰۃ اللہ علیہما

بیت

ہر دو در میدان عشق ترجری دیکہ تاز + آں یکے مسموم و آں دیگر شہید کربلا

نمبر ۱۔ فی الترمذی و ابوداؤد و النسائی عن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلعم یخطبنا اذ جاء الحسن والحسین علیہما قمیصان احمران یمشیان یعثران فنزل رسول اللہ صلعم من المنبر فحملہما و وضعہما بین یدیہ ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ نظرت الی ھذین الصبیین یمشیان و یعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی و رفعتہما۔

ترجمہ۔ بریدہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا خطبہ میں مشغول تھے کہ اچانک حسنین علیہما السلام سُرخ خطوں کی قمیصیں پہنی ہوئی یعنی ایسے کپڑے کی قمیصیں تھیں جن میں سُرخ خط کھینچے ہوئے تھے۔ لڑکھڑاتی ہوئی مجلس پیغمبر خدا میں داخل ہوئے۔ جب آنحضرت نے صاحبزادوں کو دیکھا منبر سے اُتر کر صاحبزادوں کو اُٹھا لیا اور اُن کو اپنے سامنے بٹھلا کر فرمایا کہ سچ کہا ہے خداوند تعالےٰ نے سوا اس کے نہیں کہ تمہارے مال اور اولادیں تمہارے لئے وبال ہے جبکہ دیکھا ہے میں نے اِن دو چشموں کو کہ لڑکھڑاتے ہوئے آرہے ہیں پس نہیں برداشت ہوئی مجھ سے جبتک کہ خطبہ چھوڑ کر ان کو نہیں اُٹھایا۔ (یہ اس حالت کا ذکر ہے جبکہ حسنین علیہم السلام اچھی طرح چلنے پھرنے کے لائق نہیں تھے)

فائدہ۔ بہ بینید اے مسلمانان اہل دین و دوستان سید المرسلین و محبان سلطین محمد خاتم النبیین کہ حضرت رسول سید العالمین با اہل بیت روشن جبین درحالت خطبہ خوانی

ایشان را برداشت و بر بالائے منبر نشست ثم قال صدق الله و رسوله آنچه فرموده حق جل و علا بدرستی کہ این مال و دولت و اولاد شما را در عبادت ایزدی سدراه مقصود اند و فتنه و بلا پیدا شده‌اند۔ رسول عالمین سبطین را چنان دوست داشتے کہ وقت خواندن خطبہ ہمہ افعال و اقوال کہ نماید از امر شرعی مطابق فرموده قول شارع بوده باشد حرام است محبت اہل بیت بمنزلہ عبادت بود نقصان در خطبہ خواندن پیدا نکرده بلکہ زیاده فضیلت و خطبہ معلوم شده اگر محبت اولاد سرور کائنات از ثواب خطبہ بالاتر نبودے پس چرا پیغمبر خدا در اثنائے خطبہ خوانی با سبطین این چنین محبت کردے۔ افسوس حاسدان چوں شپرک آفتاب محبت اہل بیت نمی بینند لیکن نور منزلت ایشان ہیچ بدان نقصان نمی پذیرد چنانچہ واعظ شیرازی در بوستان خود آورده۔

بیت

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناه

اگر آوند زر شکستہ شود قیمتش کم نشود۔ ونزد صرافان اہل خبرت و فطانت ہمان زر نہ بمنزلہ مس گردد مگر جاہلان این دوران سیدان صحیح النسب را بوجہ گرد آمدن عصیان بہ نظر حقارت و بچشم خفاش مے بینند و از دولت فیض شمول ایشان محروم مے مانند خداوند ہمہ مومنان را بہ محبت رسولؐ و ذریت بتول مستقیم دارد آمین یارب العلمین۔

نمبر ۲۔ فی المشکوٰۃ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ حامل الحسن بن علیؑ علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلعم نعم الراکب ھو رواہ الترمذی۔

ترجمہ۔ ابن عباس سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ سوار تھے حسن مجتبیٰ ایکدن کاندھے پر رسول خدا کے پس کہا ایک شخص نے کیا عمدہ سواری پر سوار ہے تو اے صاحبزادے فرمایا حضرت پیغمبر خدا نے یہ سوار بھی تو بہت خوب ہے۔ انتہیٰ۔

الباب خبرت و ذہانت منزلت حسن مجتبیٰ را ازین حدیث معلوم فرمایند۔

نمبر ۳۔ فی المشکوٰۃ و الصحیحین عن البراء بن عازب قال رأیت النبیؐ و الحسنؑ بن علیؑ علی عاتقہ و ھو یقول اللھم انی احبہ فاحبہ:۔

ترجمہ۔ براء بن عازب سے منقول ہے کہتا ہے دیکھا میں نے حضرت رسولؐ کو

کہ حسن بن علیؑ اُن کے کاندھے پر سوار تھے۔ اور جناب پیغمبر خدا فرماتے تھے۔ خداوندا میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ تو بھی اس کو دوست رکھ۔ انتہیٰ

ازیں حدیث باہر حسن رضی اللہ عنہ کمال محبت حضرت رسول معلوم شدہ باید کہ مومنان نیز بر اولاد و احفاد او محبت دارند و از حسد و کینہ سینہ را صاف کردہ در عزت و حرمت ایشان فرق نہ کنند چرا کہ اہل بیت چو شاخ درخت طوبیٰ اند و ہر شاخ او در بوستان بہشت در ہر خانہ مومن آویزان ورسیدہ باشد ہم چنیں کسیکہ در دنیا پرورش شاخ درخت طوبیٰ اہل بیت کردہ و بآب محبت غور نمودہ فردا روز جزا بر خواہد خورد و شفاعت سید البشر در حق او واجب گردد۔

نمبر ۴۔ فی المشکوٰۃ المصابیح عن ابن عمر ان رسول اللہ صلعم قال ان الحسنؑ والحسینؑ ہما ریحانیّ من الدنیا رواہ الترمذی۔

ترجمہ۔ بروایت ابن عمر جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ فرمایا آپ نے حسن اور حسینؑ میرے لئے باعث راحت و بشاشت ہیں دنیا میں فائدہ ریحان اطلاق کردہ شود بر رزق و رحمت و راحت و نیز بر فرزند ہم اطلاق کردہ شود و جائز است کہ اطلاق کردہ شود بمعنی ریحان و آن از قسم مشموم است (لمعات)

نمبر ۵۔ فی المشکوٰۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ الحسنؑ والحسینؑ سیدا شباب اہل الجنۃ:۔

ترجمہ۔ یعنے حسنینؑ سردار جوانان بہشت ہیں۔

نمبر ۶۔ فی المشکوٰۃ عن اسامۃ بن زید قال طرقت النبیؐ صلعم ذات لیلۃ فی بعض الحاجات فخرج النبیؐ وہو مشتمل علی شیٔ لا ادری ماہو فلما فرغت من حاجتی قلت ما ہذا الذی انت مشتمل علیہ فکشفہ فاذا الحسنؑ والحسینؑ علی ورکیہ فقال ہذان ابنای وابنا ابنتی اللہم انی احبہما فاحبہما واحب من یحبہما رواہ الترمذی:

ترجمہ۔ اسامہ بن زید سے منقول ہے۔ کہتا ہے وہ کہ گیا میں ایک شب کو خدمت سرور کائنات میں کسی مطلب کے واسطے۔ جب تشریف لائے حضرت میرے پاس اُن کے پاس کچھ چیز تھی۔ اور میں نہیں جانتا تھا کہ کیا چیز تھی پاس آنحضرت کے پس جبکہ فارغ ہوا میں اپنی حاجت سے پھر دریافت کیا میں نے جناب رسول خدا سے کہ آپ کے پاس کیا چیز ہے پس

ہوا حضرت نے اُس چیز کو پس دیکھا میں نے کہ تھے وہ حسنین آپ کی گود میں پس فرمایا حضرت رسولِ خدا نے یہ میرے فرزند ہیں حکماً اور میری بیٹی کے فرزند ہیں حقیقۃً خداوندا میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو تو بھی ان کو دوست رکھ اور جو شخص ان کو دوست

فایدہ - ازیں احادیث معلوم شد کہ دوستداران حسنین خداوند تعالیٰ و رسولِ خدا دوست دارد نیز دوستی با احفاد او از فاطمہؑ عین دوستی با خدا و رسول است و حسد و بغض با ایشان محض بغض و عداوت با خدا و رسولؐ است۔

نمبر ۷ - فی المشکوٰۃ عن انس قال سئل رسول اللہ صلعم ای اھل بیتک احب الیک قال الحسنؑ والحسینؑ وکان یقول لفاطمۃ ادعی لی ابنی فیشمھما ویضمھما الیہ رواہ الترمذی:-

ترجمہ - دریافت کیا گیا حضرت رسولؐ سے یا رسول اللہ اپنی اہل بیت سے آپ کس کو زیادہ دوست رکھتے ہیں فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے حسنینؑ کو اور فرماتے تھے جناب رسولِ خدا فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کو کہ لے آ میرے پاس میرے نورِ چشم پس جب لاتی تھیں جناب جنت خاتون اپنے نور العینوں کو خدمت میں جناب سرورِ کائنات کے پس جناب رسول خدا اُن کو فرط محبت دلی سے اپنے گلے سے لگا کر پھولوں کی طرح اُن کی خوشبو سے اپنے دماغ کو معطر کیا کرتے تھے -

نمبر ۸ - فی المشکوٰۃ عن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ الحسینؑ منی و انا من الحسینؑ احب اللہ من احب حسیناً والحسینؑ سبط من الاسباط رواہ الترمذی:-

ترجمہ - فرمایا حضرت رسولِ خدا نے حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں دوست رکھتا ہے اللہ اُس شخص کو جو حسینؑ کو دوست رکھے - اور حسینؑ سبط ہے اسباط سے -

فائدہ - سبط ولد الولد را گویند ماخوذ من السبط بفتح السین و آن درخت باشد کہ برائے او شاخہا باشند و اصل او یک باشد و اطلاق کردہ شود این لفظ بر یک قبیلہ کہ نسل او زیادہ از تعداد و شمار باشد و تا قیام قیامت زوال

ونقصان نپذیرد (ہکذا فی المرقات بحوالہ لمعات۔)

نمبر ۹۔ فی المشکوٰۃ عن علیؓ قال الحسنؓ اشبہ رسول اللہ صلعم ما بین الصدر الی الرأس والحسینؓ اشبہ النبی صلعم ما کان اسفل من ذالک رواہ الترمذی:۔

ترجمہ۔ علی مرتضیٰ سے منقول ہے۔ کہ حسن مجتبیٰ مشابہ تھے حضرت نبی سے سینے سے سر تک اور حسینؓ شہید کربلا ناف سے قدموں تک:۔

نمبر ۱۰۔ فی مسند جابر بن عبد اللہ من جمع الجوامع عن جابر بن عبد اللہ قال دخلت علی النبی وھو حامل الحسنؓ والحسینؓ علی ظہرہ فقلت نعم الجمل جملکما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الراکبان ھما وفی روایۃ اخری لہ وھو یمشی علی اربع وعلی ظہرہ الحسنؓ والحسین وھو یقول نعم الجمل جملکما ونعم العدلان انتہا۔

ترجمہ۔ جناب رسول خدا حسنینؓ علیہم السلام کو اپنی پیٹھ مبارک پر سوار کر کے مثل بچوں کے اپنے چار ہاتھ پاؤں اور زانو پر چلتے تھے۔ اور فرماتے تھے تم دونوں اور تمہاری سواری کا اونٹ کیا خوب ہے۔

ہدائیت۔ ازیں احادیث بوضاحت پیوست کہ حضرت پیغمبر خدا بار بار بطریق دعا درحق ذریت خود فرمود کہ اے خدائے من من دوست میدارم حسنین را دوست دارم آن کس را کہ ایشان را دوست دارد۔ واضح باد۔ کہ دریں زمان اکثر نادان بغرور ہوا و اغوائے شیطان ہمراہ اولاد فاطمۃ الزہرا کہ پیغمبر خدا اورا در چند احادیث بلقب سیدۃ النساء و بضعۃ خود یاد کردہ حسد و عداوت ناحق و بیموجب با ذریت او در دل دارند۔ بلکہ تہمت ناحق دادہ ایذا میرسانند۔ باز چگونہ امید شفاعت از سید الکونین میدارند۔

نمبر ۱۱۔ اخرج احمد و ابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرۃ ان النبی قال من احب الحسنؓ والحسینؓ فقد احبنی ومن ابغضھما فقد ابغضنی۔

ترجمہ۔ فرمایا حضرت رسول اللہ نے جس کسی نے دوستی کی حسنینؓ سے اس نے دوستی کی مجھ سے اور جس کسی نے بغض کیا حسنینؓ سے اس نے بغض کیا مجھ سے۔

نوٹ ۲ ابن ماجہ نام ہے ایک عالم کا جو صاحب سنن مشہور ہے اور سنن ان احادیث کو کہتے ہیں جو احکام سے متعلق ہوں چنانچہ

نمبر ۱۳- فی المشکوٰۃ عن سلمیٰ قالت دخلت علیٰ ام سلمۃ وھی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رأیت رسول اللہ فی المنام وعلیٰ راسہ ولحیتہ التراب فقلت ما لک یا رسول اللہ قال شہدت قتل الحسین آنفا رواہ الترمذی - ترجمہ سلمیٰ کہتی ہے کہ حاضر ہوئی میں خدمت ام سلمہ میں اور وہ رو رہی تھیں پس میں نے دریافت کیا حضرت ام سلمہ سے کہ آپ کیوں رو رہی ہیں کہا انہوں نے کہ خواب میں دیکھا ہے میں نے پیغمبر خدا کو کہ سر اور ڈاڑھی آنحضرت کی غبار آلودہ ہے پس دریافت کیا میں نے جناب رسول خدا سے کہ کیا ہوا ہے آپ کو فرمایا آنحضرت نے کہ ابھی ہم نے کیفیت شہادت حسین کی اور ان کے شہید ہونے کی دیکھی نمبر ۱۴- فی مسند احمد حنبل ان من دمعت عینا بقتل الحسین دمعۃ او قطرت قطرۃ بوأہ اللہ عزوجل الجنۃ - ترجمہ جو شخص گرادے ایک قطرہ یا آنسو اپنی آنکھوں سے مصیبت حسین میں واجب کرتا ہے خدا اس پر جنت - انتہی

فصل پنجم ورشندی از فضائل مشترکہ اصحاب کسا روحی وارواح المؤمنین لہم الفدا

یعنے باب مناقب خمسۃ النجبا ۔ یعنی پنجتن پاک

نمبر اوّل - فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین - ترجمہ پس جو کوئی جھگڑا کرے تجھ سے بیچ اس کے پیچھے اس کے کہ آیا تیرے پاس علم سے پس کہہ تو آؤ بلاویں ہم بیٹوں اپنوں کو اور بیٹوں تمہاروں کو اور بیبیاں اپنی کو اور بیبیاں تمہاری کو اور جانوں اپنی کو اور جانوں تمہاری کو پھر التجا کریں تم لپس کریں ہم لعنت اللہ کی اوپر جھوٹھوں کے - فی الکشاف فاتوا رسول اللہ وقد غدا محتضنا الحسین اخذا بید الحسن وفاطمۃ تمشی خلفہ وعلی خلفہا وھو یقول اذا انا دعوت فامنوا فقال اسقف نجران یا معاشر النصاری انی لاری وجوھا لو شاء اللہ ان یزیل جبلا من مکانہ لازالہ بہا فلا تباھلوا فتھلکوا ولا یبقی علی وجہ الارض نصرانی الی یوم القیامۃ الی آخر القصۃ ثم قال صاحب الکشاف وفیہ دلیل لا شئ اقوی منہ علی فضل اصحاب الکساء علیہم السلام انتہی ما اردنا نقلہ حاصل مضمون تفسیر کشاف جب تیار ہوگئے حضرت پیغمبر خدا واسطے مباہلے کے گود میں اٹھایا آپ نے حضرت حسین کو اور انگلی سے لگا لیا حسن کو اور تھیں جناب فاطمہ پیچھے حضرت رسول خدا کے اور علی مرتضیٰ پیچھے جناب فاطمہ کے اور حضرت پیغمبر خدا ان سے فرماتے تھے جس وقت میں دعا کروں اس وقت تم سب آمین کہنا - یہ ماجرا دیکھکر عیسائیوں کے پیشوا[۵۱] نے کہا اے گروہ نصاریٰ میں ایسے وجیہہ منہ دیکھتا ہوں - کہ ان کی برکت سے اگر یہ مستدعا کریں خدا پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دے - پس نہ مباہلہ کرو تم - اگر

[۵۱] کیونکہ وہ پادری اپنی مذہبی دستور العمل یعنے انجیل میں ان بزرگوں کے فضایل و مراتب پڑھ چکا تھا ؛

مباہلہ کیا تم نے پس نہ رہیگا زمین پر قیامت تک کوئی نصرانی یا تم ہلاک ہو جاؤ گے الیٰ آخر القصہ پھر صاحب کشاف لکھتے ہیں کہ اس آیت میں دلیل ہے فضل خمسۃ النجباء کی چنانچہ اس سے بڑھکر اور کوئی دلیل ان کی فضیلت پر نہیں اور بیضاوی نے کسیقدر تفاوت سے ایسا ہی لکھا ہے۔ تنبیہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انفسنا سے مراد محض رسول اللہ ہی ہیں اور علی المرتضیٰ انفسنا میں شامل نہیں۔ اور اس دعوی پر انہوں نے تاویلات رکیکہ بطور پیش کی ہیں جو فی نفسہا باطل ہونیکے علاوہ مخالف نقول بھی ہیں۔ اوّل تو انکو سوچنا چاہیے کہ روز مباہلہ مباہلہ میں سوائے خمسۃ النجباء کوئی اور بھی شامل تھا یا نہیں صورت اوّل۔ یعنی شمولیت غیر خمسۃ النجباء مباہلہ میں صریح البطلان ہے اسکا تو کوئی قائل ہی نہیں۔ صورت دوئم یعنی خمسۃ النجباء ہی مباہلہ میں شامل تھے پس علی مرتضیٰ کس فقرہ میں داخل ہیں۔ ابناءنا ونساءنا میں تو داخل ہو ہی نہیں سکتے پس لامحالہ انفسنا میں داخل ہیں۔ نیز حدیث مندرجۃ الذیل بھی ان کے دعوے کو باطل کرتی ہے عن جابر بن عبد اللہ قال انفسنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی وابناءنا الحسن والحسین ونساءنا فاطمۃ اخرجہ الحاکم ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ انفسنا سے مراد جناب رسول خدا و علی مرتضیٰ و ابناءنا سے حسنین اور نساءنا سے فاطمہ مراد ہیں۔ نمبر ۲۔ قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا

ترجمہ جز این نیست کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کہ دور کرے تم سے پلیدی اے اہل بیت رسول خدا اور پاک کرے تمکو پاک کرنا۔

ہدایت۔ ازیں آیت بالتصریح معلوم شد کہ خداوند اولاد و احفاد فاطمۃ الزہرا را در دین و دنیا پاک گردانید چنانکہ از انما یرید اللہ معلوم شد پس لائق آن است کہ بندہ نیز از خطا و فسق اہل بیت بحرمت این آیت و بعزت محمد در گزرد۔ تا مزد شیر و با ایمان برچیند والا بعاقبت ندامت خواہد دید۔ و فردا روز جزا رو بروئے خدا و محمد مصطفےٰ روسیاہ خواہد بود۔ انتہیٰ

شانِ نزول اس آیت میں مفسرین کے تین قول ہیں۔

نمبر ا عند البعض ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ جن پر صدقہ حرام ہے۔
نمبر ۲۔ جناب سرور کائنات کی ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوئی ہے

نمبر ۳- صرف اہل عباء کے شان میں نازل ہوئی ہے

اقوال محدثین مؤیدہ ۳

نمبر ۱- اخرج الطبرانی عن ام سلمۃ ان رسول اللہ قال لفاطمۃ ائتینی بزوجک وابنیہ فجاءت بہم فالقی رسول اللہ علیہم کساءً فدکیا ثم وضع یدہ علیہم ثم قال اللہم ان ہولاء اہل محمد وفی لفظ آل محمد فاجعل صلواتک وبرکاتک علی آل محمد کما جعلتہا علی آل ابراہیم انک حمید مجید قالت ام سلمۃ فرفعت الکساء لادخل معہم فجبذہ من یدی وقال انک علی خیر۔

ترجمہ- حضرت ام سلمۃ فرماتی ہیں- کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے فاطمۃ الزہرا کو کہ بلا لا تو میرے پاس اپنے شوہر علیؑ مرتضیٰ اور اپنے نور چشموں یعنے حسنینؑ کو- پس جب بلا لائیں وہ انکو داخل کیا اُن سب کو حضرت نے چادر میں پھر حضرت نے اپنا ہاتھ اُن پر رکھکر فرمایا- خدایا یہ ہیں اہل محمدؐ اور ایک روایت میں آل محمدؐ بغیر ہا کے بھی آیا ہے- نازل کر تو رحمت اپنی ان پر جیسے نازل کی تو نے رحمت اور برکت آل ابراہیم پر بتحقیق تو بزرگ ہے از روئے ذات اور مرتبہ کے- حضرت ام سلمۃ کہتی ہیں- کہ بعد اس سرگذشت کے اُٹھایا میں نے چادر کو تا کہ میں بھی ان میں شامل ہوں- پس کھینچ لیا حضرت نے میرے ہاتھ سے چادر کو اور فرمایا انہوں نے یعنے پیغمبر خدا نے تحقیق تو اوپر نیکی کے ہے

نمبر ۲- فی المسلم عن عائشۃ قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ یوم وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فادخلہ معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلہا ثم جاء علیؑ فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرًا رواہ مسلم۔

ترجمہ- حضرت عائشہ سے منقول ہے- کہ ایک روز جناب رسول خدا سیاہ صوف کی چادر اوڑہکر اپنی دولت سرا میں رونق افروز ہوئے پھر اُن کے پاس حسن مجتبیٰ آئے- پس داخل کیا اُن کو رسول خدا نے اپنی چادر میں پھر رونق افروز ہوئے جناب امام حسین پس داخل کیا ان کو بھی جناب پیغمبر خدا نے اپنی چادر

میں پھر آئے جناب علیؑ مرتضیٰ اُن کو بھی آنحضرت نے اپنی چادر میں داخل کر لیا پھر آئیں جناب فاطمۃ الزہرا اُن کو بھی جناب سرور کائنات نے اپنی چادر میں داخل کر کے فرمایا۔ جز این نیست کہ ارادہ کرتا ہے خداوند تعالیٰ کہ دور کرے تم سے پلیدی۔ اے اہل بیت محمدؐ اور پاک کرے تمکو پاک کرنا۔

نمبر ۳۔ اخرج ابن مردویہ عن ام سلمۃ قالت نزلت ھذہ الآیۃ فی بیتی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا، وفی البیت سبعۃ جبرئیل و میکائیل وعلیؑ وفاطمۃؑ والحسنؑ والحسینؑ وانا علی باب البیت فقلت یارسول اللہ الست من اھل البیت قال انک علی خیر انک من ازواج النبیؐ۔

ترجمہ۔ ام سلمۃ فرماتی ہیں۔ کہ نازل ہوئی آیت تطہیر میرے مکان میں اور اسوقت اس گھر میں سات اشخاص تھے جبرئیل۔ میکائیل۔ علیؑ۔ فاطمہ۔ حسنینؑ۔ اور تھی میں دروازہ میں پوچھا میں نے یارسول اللہ میں بھی اہل بیت سے ہوں۔ فرمایا رسولِ خدا نے تو اوپر خیر کے ہے اور تو بی بی ہے پیغمبر خدا کی۔

نمبر ۴۔ اخرج الترمذی والبن جریر والطبرانی وابن مردویہ عن عمر بن ابی سلمۃ ربیب النبیؐ قال لما نزلت ھذہ الآیۃ علی النبی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا فی بیت ام سلمۃ فدعا فاطمۃ وحسنا وحسینا فجللھم بکساء وعلی خلف ظھرہ ثم قال اللھم ھولاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت ام سلمۃ وانا معھم یانبی اللہ قال انت علی مکانک وانک علی خیر۔

ترجمہ۔ عمر متبنیٰ رسولِ خدا سے منقول ہے کہ آیت تطہیر نازل ہوئی رسولِ خدا پر ام سلمۃ کے گھر میں پس بلایا حضرت رسول خدا نے جناب فاطمۃ اور حسنینؑ کو اور ڈھانپ لیا حضرت نے ان کو ساتھ اپنی چادر کے اور علیؑ مرتضیٰ ان کی پیٹھ کے پیچھے تھے۔ پھر فرمایا حضرت رسول خدا نے خداوندا یہ ہیں میرے اہل بیت پس پاک کر توں ان کو پاک کرنا۔ اور دور کر ان سے پلیدی پھر پوچھا ام سلمہ نے میں بھی ان کے ساتھ ہوں یارسولؐ اللہ فرمایا حضرت پیغمبر خدا نے تو اپنے مکان پر ہے اور اوپر نیکی کے ہے تو۔

نمبر ۵۔ اخرج ابن جریر وابن ابی حاتم والطبرانی عن ابی عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسولؐ اللہ نزلت ھذہ الآیۃ فی خمسۃ منی وفی علیؑ وفاطمۃؑ وحسنؑ وحسینؑ

انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا

ترجمہ۔ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ آیت تطہیر میرے اور حسینؑ اور فاطمۃ الزہرا اور علی مرتضی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

نمبر ۶۔ اخرج السیوطی عن ابی سعید الخدری قال لما دخل علیؑ بفاطمۃ جاء النبیؐ اربعین صباحا الی بابہا یقول السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا انا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم۔

ترجمہ۔ جب نکاح ہوا علی مرتضیٰ کا فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کے ساتھ آیا کیے حضرت رسول خدا چالیس روز صبح کے وقت دروازہ فاطمۃ الزہرا کے اوپر اور فرماتے تھے آنحضرت سلام خدا اور رحمت خدا و برکت خدا نازل ہو تم پر لازم پکڑو تم نماز کو سوا اس کے نہیں ارادہ کرتا ہے خدا کہ دور کرے تم سے پلیدی اے اہل بیت محمدؐ اور پاک کرے تمکو پاک کرنا۔ میں جنگ کرتا ہوں اس کسی سے جو تم سے جنگ کرے اور صلح کرتا ہوں اس کسی سے جو تم سے صلح کرے۔

ہدایت پیغمبر خدا براہ کمال شفقت خمسۃ النجباء را (پنجتن)

بیت

نبیؐ و علیؑ فاطمہ اور حسن ۔۔۔ حسین ابن حیدر یہ ہیں پنجتن

فرمود کہ من جنگ میکنم بآن کسان کہ ہمراہ شما جنگ کنند و صلح میکنم با صلح کنندگان شما۔ ایشان را باید کہ با خمسۃ النجباء بخلوص قلبی دوستی دارند و با اولاد ایشان محبت بسیار کنند و حسد و کینہ و بغض و عداوت با حفاد و اولاد فاطمہ داشتن با رسول خدا است پس بصراحت معلوم شد کہ معاندان اولاد فاطمہ دشمن خدا و رسول اند۔ زیرا آنکہ جنگ باآن کس میکنند کہ او دشمن باشد و پیغمبر خدا کہ رحمت عالمیان است۔ باکسے جنگ نمی کند۔ مگر کہ دشمن خدا باشد۔ انتہی ؛

نمبر ۷۔ اخرج السیوطی عن ابن عباس قال شہدنا رسول اللہ تسعۃ اشہر یاتی کل یوم باب علیؑ ابن ابی طالب عند وقت کل صلوۃ فیقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل

البیت ویطہرکم تطہیراً الصلوٰۃ رحمکم اللہ کل یوم خمس مرات:۔

ترجمہ۔ فرمایا ابن عباس نے کہ دیکھا ہم نے حضرت رسول خدا کو نو مہینے متواتر کہ تشریف لاتے تھے آنحضرت ہر روز دروازہ میں علیؑ مرتضیٰ کے وقت ہر نماز کے اور فرماتے تھے سلام خدا ہو تم پر اور رحمت خدا و برکت خدا اے اہل بیت محمدؐ سوا اسکے نہیں ارادہ کرتا ہے خداوند تعالیٰ کہ دور کرے تم سے پلیدی اے اہل بیت محمدؐ اور پاک کرے تمکو پاک کرنا۔ یاد کرو تم نماز کو رحمت نازل کرے تم پر خدا چنانچہ ہر دن میں پانچ مرتبہ آنحضرت ایسا ہی کرتے تھے +

فائدہ۔ اس آیت سے عصمت اہل بیت بوجہ اتم ثابت ہے۔ کیونکہ خداوند عالم نے اپنے ارادہ سے خبر دی ہے۔ اور ارادۂ خداوند عالم واجب الوقوع مسلم الثبوت ہے۔ لقولہ تعالیٰ اذا اراد اللہ شیئاً ان یقول لہٗ کن فیکون ط

ترجمہ۔ جس وقت ارادہ کرتا ہے خداوند تعالیٰ کسی چیز کا کہتا ہے اسکو پیدا ہو پس پیدا ہو جاتی ہے وہ چیز

دلیل دویم مراد نجاست سے یا نجاست ظاہری ہے۔ یا نجاست گناہ پس احتمال اول تو یہاں مستقیم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اہل بیت رضی اللہ عنہم سے تکالیف شرعیہ مثلاً وضو و غسل وغیرہ کے ساقط نہیں تھے اور نہ احتمال دویم یعنے نجاست گناہ یہاں پایا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں تو نفی بعض آل عبا ہی کا ہے۔ پس لامحالہ بوجہ من حیث المجموع دونوں احتمالوں کا یہاں مراد ہے۔ جو فی الحقیقت وفی الاصل عصمت کا مفہوم و مصداق ہے۔ انتہیٰ۔

چونکہ یہ تقریر از حد ان قدر سمجھ کے کارآمد ہے۔ اور معاندین اہل بیت کے دلوں میں قرارگیر نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے ایک اور دلیل جو محض آیت تطہیر کے لفظوں سے مستنبط ہے۔ اس مقام میں عوام ناظرین کی سہولیت کیواسطے درج کرتا ہوں

دلیل سویم۔ جو الفاظ اس آیت میں وارد ہیں۔ ان سے بھی عصمت ثابت ہے۔ کیونکہ تطہیر دلالت کرتی ہے اوپر صفائی کے ہر ایک عیب سے کما قال صاحب مجمل اللغت التطہیر تنزیہ عن کل اثم وقبیح۔

ترجمہ۔ یعنے تطہیر سے مراد صفائی ہر ایک گناہ اور قباحت سے ہے۔۔

وقال الفخر رازی فی تفسیر- قوله لیذھب عنکم الرجس -ای بزیل عنکم الذنوب ویطھرکم ای یلبسکم خلع الکرامۃ۔

ترجمہ- یعنی دور کرے تم سے ہر ایک قسم کے گناہ اور پہنائے تمہیں پوشاک بزرگی و عصمت وقال النیشاپوری فی تفسیرہ استعار للذنوب الرجس وللتقوی التطھیر۔

ترجمہ- مراد رجس سے ہر ایک قسم کے گناہ اور مراد تطہیر سے ہر ایک قسم کی پرہیز گاری ہے۔ وقال الراغب التطھیر یقال فی الاجسام والاخلاق والافعال جمیعًا کما قال اللہ تعالیٰ وثیابک فطھر ای ازل عنھا الاوساخ

ترجمہ- استعمال کیا جاتا ہے لفظ تطہیر کا اجسام افعال اخلاق سب میں جیسے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے کہ صاف کر تو اپنے کپڑے ہر ایک وسخ سے علاوہ ازیں مشتمل ہے آیت تطہیر تاکیدات عدیدہ پر باوجود ان تاکیدوں کے اگر اہل بیت یعنی خمسۃ النجباء کو معصوم ہر ایک اثم (عیب) سے نہ سمجھا جاوے تو لازم آئیگا کلام الٰہی میں لغو اور عبث جو شان افصح الفصحا سے بعید ہے تاکید اول لفظ انما جو تاکید اور حصر کے لیئے وضع کیا گیا ہے تاکید دویم۔ لام تاکید تاکید سویم لفظ اذہاب جو ازالہ کلی پر دال ہے تاکید چہارم۔ لانا ماہیت کا جو نفی اس کو مستلزم ہے نفی جمیع جزئیات کو تاکید پنجم تقدیم لفظ عنکم کیونکہ اپنے مقام میں پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ ہر ایک لفظ جو اپنے مقام سے مقدم ذکر ہو دلالت کرتا ہے تخصیص وحصر پر۔ اور احتمال عدم بلوغت حسنین کا عصمت آل عباء میں مخل نہیں کیونکہ محاورۂ عرب میں اذھب اللہ عنک کل مرض استعمال کیا جاتا ہے۔ باوجود نہ ہونے بیماری کے انتہی

نمبر ۳- ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینًا ویتیمًا واسیرًا-

ترجمہ- اور کھلاتے ہیں کھانا اپنی محبت سے مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو- فی التفسیر الکبیر ان الواحدی من اصحابنا ذکر فی کتاب البسیط انھا نزلت فی علی وصاحب الکشاف من المعتزلۃ ذکر ھذہ القصۃ فروی عن ابن عباس ان الحسنؑ والحسینؑ رضی اللہ عنھما مرضا فعادھما رسول اللہ فی ناس معہ فقالوا یا ابا الحسنؑ لو نذرت علی ولدک فنذر علیؑ وفاطمۃ رضی اللہ عنھما وفضۃ جاریۃ لھما رضی اللہ عنھا ان برئ مما بھما ان یصوموا ثلاثہ ایام فشفیا وما معھم شئی فاستقرض علی رضی اللہ عنہ۔

من شمعون الخیبری الیہودی ثلث اصوع من شعیر فطحنت فاطمة رضی اللہ عنہا صاعاً واختبزت خمسة اقراص علی عدد ھم فوضعوھا بین ایدیھم لیفطروا فوقف علیہم سائل فقال السلام علیکم اھل بیت محمد انا مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی اطعمکم اللہ من موائد الجنة فآثروہ وباتوا لم یذوقوا الا الماء واصبحوا صیاماً فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیھم وقف علیہم یتیم فآثروہ ووقف علیہم اسیر فی الثالثة ففعلوا مثل ذلک فلما اصبحوا اخذ علی رضی اللہ عنہ بید الحسن والحسین رضی اللہ عنہم واقبلوا الی رسول اللہ فلما ابصرھم وھم یرتعشون کالفراخ من شدة الجوع قال ما اشد ما یسوءنی ما اری بکم فقام وانطلق معہم فرای فاطمة رضی اللہ عنہا فی محرابھا قد التصق ظہرھا ببطنہا وغارت عیناہ فساءہ ذلک فنزل جبرئیل علیہ السلام وقال خذھا یا محمد ھناک اللہ فی اھل بیتک فاقرءھذہ السورة :-

ترجمہ - امام فخر الدین رازی نے علامہ واحدی سے نقل کیا ہے ۔ کہ سورۂ دھر علی مرتضیٰ کے حق میں نازل ہوئی ہے ۔ اور علامہ جار اللہ زمخشری نے اس واقعہ کو بروایت ابن عباس اس طرح لکھا ہے ۔ کہ ایک دفعہ حسنین علیہم السلام بیمار ہو گئے ۔ جناب رسول خدا انکی عیادت کے لئے معیت چند لوگوں کے تشریف لائے ۔ حضرت کے ہمراہیوں نے عرض کیا یا علی اگر آپ اپنے صاحبزادوں کے لئے نذر مانتے تو بہتر تھا ۔ پس جناب علی مرتضیٰ اور جناب فاطمۃ الزہرا اور فضہ اُن کی کنیز نے صاحبزادوں کی تندرستی پر تین تین روزے رکھنے کی نذر مانی ۔ پس جب وہ دونوں صاحبزادے صحت یاب ہو گئے سب نے ملکر روزے رکھے ۔ اور اس وقت اُن کے یہاں کھانے کو کچھ بھی موجود نہ تھا ۔ جناب علی مرتضیٰ نے شمعون خیبری یہودی سے جو کے تین پیمانے قرض لئے ۔ اس میں سے ایک پیمانے کو جناب فاطمہ نے اپنے ہاتھ سے چکی پر پیس کر پانچ روٹیاں گھر والوں کی تعداد کے موافق پکائیں ۔ جب افطار کے لئے اُن کے سامنے رکھیں ۔ ایک سائل نے آکر آواز کیا سلام ہو تم پر اے اہل بیت محمد میں مسلمان مساکین میں سے ایک مسکین ہوں ۔ مجھے کچھ کھلاؤ خدا تم کو جنت کی نعمتوں سے سیر کرے ۔ سب نے اپنا کھانا اُسکو دیدیا ۔ اور پانی سے روزہ افطار کر کے سو رہے ۔ اور دوسرے دن پھر روزہ رکھا ۔ اور جنت خاتون نے اپنے ہاتھ سے چکی پیس کر کھانا طیار

کیا۔ افطار کیوقت جب انہوں نے کھانا اپنے سامنے رکھا۔ ایک سائل نے آکر آواز دی
میں یتیم ہوں۔ مجھے کچھ کھلاؤ۔ سب نے اپنا اپنا کھانا۔ اُسے اٹھا کر دیدیا۔ اور پانی سے افطار
کرکے سو رہے۔ پھر بروز سوئم جناب فاطمۃ الزہرا نے اپنے ہاتھ مبارک سے چکی پیسکر
افطار کے لئے کھانا طیار کیا۔ جب انہوں نے کھانا بغرض افطار اپنے سامنے رکھا۔ ایک قیدی
نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور کہا میں قیدی ہوں اے اہل بیت محمدؐ مجھے کچھ کھلاؤ۔ سب نے
اپنا اپنا کھانا اُسے بخش دیا۔ صبح کو جناب علیؑ مرتضیٰ حسنین علیہم السلام کا ہاتھ پکڑ کر
جناب رسالت مآبؐ کی خدمت میں لے گئے۔ دونوں صاحبزادے مرغی کے بچے کی طرح
شدت گرسنگی سے کانپ رہے تھے۔ حضرت نے ان کو دیکھکر فرمایا ان کی یہ کیا حالت ہے
جس سے مجھے سخت رنج پیدا ہو رہا ہے۔ پھر جناب رسالت مآب جناب علی مرتضیٰؑ کے
گھر رونق افروز ہوئے۔ جناب جنت خاتون کو محراب میں دیکھا۔ اس حالت میں کہ شکم مبارک
اُن کا کمر سے لگا ہوا ہے۔ اور اُن کی آنکھوں میں بوجہ نقاہت حلقے پڑے ہوئے ہیں۔
حضرت رسول خدا کو ان واقعات کے معائنہ سے سخت ملال اور رنج پیدا ہوا۔ اتنے
میں جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے۔ اے رسول خدا مبارک ہو تمہیں اپنی
اہل بیت کی نسبت خداوند تعالیٰ تمکو بشارت دیتا ہے۔ پھر سورت دہر تلاوت فرمائی انتہی
(پس) فی الحقیقت یہ پوری سورت اربعہ اکرام کے حق میں نازل ہوئی ہے مگر بوجہ
شہرت ہم نے بھی اس آیت کے بعد یہ واقعہ نقل کیا ہے۔

اور میبذی شارح ہدایۃ الحکمت نے اپنی فواتح دیوان علی مرتضیٰ کے شرح میں امام شافعیؒ سے نقل کیا ہے
کہ کسی نے امام شافعیؒ سے دریافت کیا۔ کہ کیا فرماتے ہیں آپ علی مرتضیٰ کے حق میں۔
فرمایا امام شافعیؒ نے کیا کہوں میں اس شخص کے حق میں۔ کہ جن کی ذات با برکات میں چار
چیزیں تین چیزوں کے ساتھ جمع ہوئی ہیں۔ جو آجتک کسی نبی آدم میں جمع نہ ہوئیں۔ سخا
غا و سخاوت مع الفقر۔ شجاعت مع العقل۔ علم مع العمل۔ پھر جناب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
سے۔ انا عبدٌ لفتی انزل فیہ هل اتیٰ ✽ الیٰ متی اکتمه اکتمه الی متی
ترجمہ۔ میں غلام ہوں اس جوان کا جس کے شان میں سورہ ہل اتیٰ یعنی سورۂ دہر
خدا نے نازل فرمائی ہے۔ اور میں اسے کب تک چھپاؤنگا۔ انتہی
اور شیخ فرید الدین عطار نے بھی کیا خوب فرمایا ہے۔ بیت

ازسنانش لافتی آمد پدید ؎ وز سہ نانش ہل اتی آمد پدید

ترجمہ۔ یعنی علی مرتضیٰ کے نیزہ کی تعریف میں نادِ علی۔ اور ان کی تین روٹیوں کی تعریف میں خدا نے سورۂ ہل اتیٰ نازل فرمائی ہے ؎

نمبر ۴۔ روی فی معارج النبوۃ عن علی قال قال رسول اللہ اذا سئلتم اللہ فاسئلوا الی الوسیلۃ قیل یا رسول اللہ من یساکنک فیھا قال علیؑ وفاطمۃ والحسن والحسینؑ۔

ترجمہ۔ فرمایا جناب رسولِ خدا نے جب سوال کرو تم خدا سے سوال کرو تم میرے وسیلہ سے پوچھا گیا جناب رسولِ خدا سے کون شریک ہے آپ کا وسیلہ میں فرمایا آپ نے علی مرتضیٰ و فاطمۃ الزہرا و حسن مجتبیٰ و حسین شہید کربلا اور موید اس حدیث کا قول الٰہی یہی ہے۔ آیت فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم۔

ترجمہ۔ پس سیکھے لئے آدمؑ پروردگار اپنے سے چند کلمے پس توبہ اس کی قبول ہوئی تحقیق وہی ہے۔ توبہ قبول کرنے والا اور مہربان۔ فی در المنثور اخرج ابن النجار عن ابن عباس قال سئل رسول اللہ عن الکلمات التی تلقی ھا آدم من ربہ فتاب علیہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم سال بحق محمدؐ وعلیؑ وفاطمۃ والحسن والحسین فتاب علیہ

۔ ترجمہ۔ ابن نجار نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ کسی نے پوچھا رسولِ خدا سے کہ جو کلمات حضرت آدمؑ نے سیکھے باریتعالیٰ سے۔ وہ کون کلمے تھے۔ فرمایا جناب رسولِ خدا نے کہ حضرت آدم نے پنجتن کے نام نامی سیکھکر بواسطہ انہیں ناموں کے توبہ کی۔ اور خدا نے اُس کی توبہ قبول فرمائی۔

نمبر ۵۔ فی زین الفتیٰ عن انس بن مالک عن النبیؐ انہ قال انا شجرۃ الھدیٰ وعلیؑ اغصانھا وفاطمۃ فرعھا والحسن والحسین ثمرتھا من ابغضھم فلا یستظل بظل لوائی یوم القیمۃ :۔

ترجمہ۔ انس بن مالک نے جناب رسولِ خدا سے روایت کی ہے۔ کہ فرمایا حضرت پیغمبر خدا نے میں درخت ہوں ہدایت کا اور علی مرتضیٰ شاخ ہے اس کی اور فاطمۃ الزہرا فرع ہے اس کی اور حسن و حسین پھل ہیں اس کی۔ پس جو کوئی بغض کرے اُن سے نہ آرام پائیگا۔ وہ میرے عَلم کے سایہ میں بروز قیامت۔ ہدایت مطابق ارشاد حقیقت بنیاد۔ آیت

ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ یعنی پیغمبر خدا اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے مگر بحکم ایزدی۔ گو اس مسئلہ میں اہل شیعہ و اہل سنت میں اختلاف ہے کیونکہ شیعہ علی الاطلاق اس امر کے قائل ہیں۔ کہ حضرت پیغمبر خدا اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کرتے۔ مگر بفرمان الٰہی اور اہل سنت جماعت کے نزدیک حضرت رسول خدا صرف امورات شرعیہ میں حکم ایزدی کے پابند تھے۔ اور امورات دینویہ میں اپنی رائے سے بھی کام لیا کرتے تھے۔ بہرحال عذاب و ثواب تو امورات دینیہ شرعیہ سے ہیں۔ پس جب بزبان فیض ترجمان حضرت رسول سے ہمکو یہ معلوم ہوا کہ علیؑ مرتضیٰ و فاطمۃ الزہرا و حسن مجتبیٰ و حسین شہید کربلا سے بغض رکھنے والے کو میرے علم (نشانہ) کے نیچے قیامت میں جگہ نہ ملیگی۔ پس اب کوئی مصدق حضرت رسولؐ۔ معاندین و مبغضین اربعۃ الکرام یعنے حسنینؑ اور اُن کے والدین کو مسلمان کہہ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ البتہ توبہ کرنے سے جرم اہل بیت رسولؐ سے بھی بریت کی امید ہے۔ مگر توبہ کے لئے علمائے کرام نے بموجب احادیث نبی علیہ السلام شرائط و ضوابط مقرر کئے ہیں۔ ان میں ایک ضابطہ یہ بھی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص تخلیہ میں گناہ کا مرتکب ہو اور بعد توبہ وہ گناہ قابل تدارک نہ ہو۔ تو اس کی توبہ صرف ندامت قلبی سے ہو جاوے گی مگر وہ گناہ بعد توبہ قابل تدارک ہو تو اس کا تدارک بھی بعد توبہ لازم اور جزو توبہ ہے۔ مثلاً صوم و صلوٰۃ کو عمداً کسی نے ترک کیا ہو۔ تو اس کی قضا بھی بعد توبہ اُس پر ضروری ہے۔ یا کسی کا مال کسی نے غصب کیا ہو۔ تو بعد توبہ وہ مال مالک کے سپرد کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص بالاعلان گناہ کا مرتکب ہوا ہو مثلاً کسی مولوی نے امر نامشروع کو جائز کیا۔ یا کسی عامی نے عام مجلس میں کسی عالم کو رنج پہنچایا۔ پس اُس عالم مولوی کی اور اُس عامی کی توبہ اس وقت مقبول ہوگی جب کہ وہ عوام الناس کی موجودگی میں اپنے فتوے کے ناجائز ہونے کا مقر ہو کر اس کو واپس کرے۔ اور وہ عامی عام مجلس میں اس عالم کو راضی کرے۔ والا اس کی توبہ نامقبول ہے۔ اور بعد معائنہ آثار موت بھی توبہ قبول نہیں ہوسکتی۔ دیکھو تفسیر آیت توبہ۔

اس بنا پر محاربین علیؑ مرتضیٰ و حسنین علیہم السلام کی توبہ مشہور ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ جیسی حالت میں انہوں نے ان حضرات پر ہاتھ اٹھا کر رنج پہنچا کر اپنے خدا و رسول کو ناراض کیا تھا۔ ویسی ہی حالت میں بالاعلان عوام الناس کی موجودگی میں توبہ کرتے۔ ایسی توبہ کا تو معاندین اربعۃ الکرام یعنے حسنین اور اُن کے والدین علیہم السلام کی طرف سے کہیں شہرت نہیں باقی الغرض

اگر بوقت معاینۂ آثار موت اُنہوں نے توبہ کی بھی ہو تو اُس کا شرع محمدی میں کوئی اعتبار نہیں پس بعنوان قوانین شرع وہ خواہ مخواہ ملزم و مجرم ہیں۔ باوجود اس کے اگر کوئی مسلمان ان کو ملزم نہ سمجھے۔ تو وہ اہل بیت رسول کا دشمن ہے۔ فتدبر و لا تکن من الغافلین:-

باب دوم در بیان حجج و از شان ائمہ دین اثنا عشر اولاد پیغمبر علیہ السلام

نمبر ۱۔ قولہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا:-

ترجمہ۔ اور پکڑو تم سب [illegible] اللہ کی رسی کو۔ اور نہ متفرق ہو تم۔ اخرج الثعلبی فی تفسیرھا عن جعفر الصادق رضی اللہ عنہ انہ قال نحن حبل اللہ الذی قال اللہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا:-

ترجمہ۔ امام ہمام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہ ہم بارہ امام رسی خدا کی ہیں

ھذا مستفاد من صیغۃ الجمع المتکلم:

نمبر ۲۔ ام یحسدون الناس علیٰ ما اتاھم اللہ من فضلہ فقد اتینا آل ابراھیم الکتاب والحکمۃ واتیناھم ملکًا عظیمًا

ترجمہ۔ کیا حسد کرتے ہیں لوگوں کا اوپر اُس چیز کے کہ دیا ہے اُن کو اللہ نے فضل اپنے سے پس تحقیق دی ہم نے اولاد ابراہیم کو کتاب اور حکمت اور دی ہم نے اُنکو بادشاہی بڑی۔ فی الصواعق تحت ھذہ الآیۃ اخرج ابو الحسن المغازلی عن الباقر رضی اللہ عنہ قال فی ھذہ الآیۃ نحن الناس۔

ترجمہ۔ ابو الحسن المغازلی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ فرمایا انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں کہ مراد ناس سے جن کے مرتبہ پر لوگ رشک کرتے ہیں۔ اس آیت میں ہم بارہ امام ہیں

ھذا ایضًا مستفاد من الجمع

نمبر ۳۔ یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذالک خیر واحسن تاویلا

ترجمہ۔ اے [illegible] ایمان والو۔ بعداری کرو تم اللہ کی اور پیروی کرو اس کے پیغمبر کی۔ اور صاحبان

حکومت کی اپنی ہی نوع سے ہے۔ پس اگر جھگڑو تم شرعیات کے کسی امر میں پس پھیر دو تم اسکو طرف اللہ اور رسول کے۔ اگر ایمان لائے ہو تم ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے۔ یہ بہتر ہے اور عمدہ تاویل کرنے سے۔

ہدایت - میں جب کبھی اس آیت کو پڑھتا ہوں۔ تو میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب ہم چشمہ انصاف لگا کر اس آیت میں غور کریں تو دنیا میں کوئی کوئی مسلمان نظر آتا ہے۔ مگر نمبر ۷ تنہا رواز رہ وزری اخریٰ

ہم دور کیوں جائیں۔ اس آیت ہی کے معنوں میں اس آیت سے کسی نے کام نہیں لیا۔ کیونکہ اولوالامر کے معنی میں مسلمانوں نے کتنا اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ بعض نے خلفاء اور بعض نے علماء اور بعض نے حکام اور بعض نے ائمہ اربعہ اولوالامر سے مراد لیا ہے۔ اور دوازدہ امام کو تو بغیر فرقہ شیعہ کسی نے اولوالامر تو بجائے خود بلکہ اولوالامر کے مختلف احتمالوں کے احتمال میں بھی شامل نہیں کیا خدا جانے اس کا کیا باعث تھا۔ اگر مطابق ہدایت آیت ہذا جسکو جناب رسول خدا ولی الامر کہتے اسکو اولوالامر قرار دیا جاتا تو کیا خوب تھا۔ مگر ہائے افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔ فی کفایۃ الاثر عن جابر بن عبد اللہ الانصاری حیث یقول لما نزلت ھذہ الآیۃ یعنی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم قلت یا رسول اللہ عرفنا اللہ و رسولہ فمن اولوالامر الذین قرن اللہ طاعتہم بطاعتک فقال رسول اللہ ھم خلفائی یا جابر و ائمۃ المسلمین بعدی اولھم علی بن ابیطالب ثم الحسن ثم الحسین ثم علی بن الحسین ثم محمد بن علی المعروف فی التوراۃ بالباقر وستدرکہ یا جابر فاذا لقیتہ فاقرأہ منی السلام ثم الصادق جعفر بن محمد ثم موسیٰ ابن جعفر ثم علی بن موسیٰ ثم محمد بن علی ثم علی بن محمد ثم الحسن بن علی ثم سمیی وکنیی حجۃ اللہ فی ارضہ وبقیتہ فی عبادہ ابن الحسن بن علی ذاک الذی یفتح اللہ عز وجل ذکرہ علی یدیہ مشارق الارض ومغاربھا وذلک الذی یغیب عن شیعتہ واولیائہ غیبۃ لا یثبت فیھا علی القول بامامتہ الا من امتحن اللہ قلبہ للایمان قال جابر فقلت یا رسول اللہ فھل لشیعتہ الانتفاع بہ فی غیبتہ فقال والذی بعثنی بالنبوۃ انھم یستضیئون بنورہ وینتفعون بولایتہ فی غیبتہ کانتفاع الناس بالشمس اذا جللھا السحاب یا جابر ھذا مکنون

سیما اللہ و معرفون علم اللہ فاکتمہ الاعن اہلہ۔

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے منقول ہے۔ کہ جب اتری یہ آیت پوچھا میں نے۔ یا رسول اللہ پہچانا ہم نے خدا اور اس کے رسول کو پس کون ہیں اولوالامر جن کی تابعداری خدا نے آپ کی تابعداری کے ساتھ ضم فرمائی ہے۔ فرمایا حضرت پیغمبر خدا نے وہ میرے خلیفے ہیں۔ اے جابر اور پیشوا ہیں مسلمانوں کے بعد میرے پہلے اُن میں سے علی ابن ابیطالب ہیں۔ بعد اُن کے حسن بن علی بعد اُن کے حسین بن علی بعد ان کے علی زین العابدین بن حسین بعد ان کے محمد بن علی زین العابدین جو توراۃ میں باقر کے لقب سے مشہور ہیں۔ اور عنقریب تو اُن سے ملاقات کریگا اے جابر جب ملاقات کری تو اُن سے ان کو میرا اسلام پہنچانا۔ بعد اُن کے جعفر صادق بن محمد باقر بعد ان کے موسیٰ کاظم بعد ان کے محمد تقی بن علی موسیٰ رضا بعد ان کی علی نقی بن محمد تقی بعد ان کے حسن عسکری بن علی نقی اور بعد ان کے میرا ہمنام وہم کنیت حجت خدا اوپر زمین کے اور بقیۃ خدا اُسکے بندوں میں بن حسن عسکری اُنہیں کے ذریعہ خدا کا ذکر ترقی حاصل کریگا۔ اور فتح دیگا اُنکو خدا وند عالم مغربین میں اور بوجہ شقاوت اشقیاء یہ اپنے دوستوں سے چھپ جائیں گے۔ یہانتک کہ اُن کی غیبت میں ان کی امامت وخلافت کا کوئی قائل نہ ہوگا مگر جس کو خدا نے آزما لیا ہو واسطے ایمان کے کہا جابر نے یا رسول اللہ کیا ان کے دوستوں کو ان کی غیبت میں بھی کچھ فائدہ حاصل ہوسکتا ہے۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے مجھے پیغمبری عطا کی ہے۔ منفعت پہنچیگی ان کے دوستوں کو ان کی غیبت میں اس طرح پر جیسے بادل میں لوگ روشنی آفتاب سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اے جابر یہ بھید ہے خدا کے بھیدوں سے نہ ظاہر کرنا اس کو کسی پر مگر جو کوئی ظاہر کرنیکے لائق ہو۔

فائدہ لفظ خلفا جو اس حدیث میں ہے۔ اس کا واحد خلیفہ ہے اور نہایہ ابن اثیر میں خلیفہ کی تعریف یوں لکھی ہوئی ہے۔ الخلیفۃ من یقوم مقام الذاھب ویسد مسدہ یعنی خلیفہ اسکو کہتے ہیں۔ جو اپنے منوب عنہ کے مماثل ہونے کے علاوہ اس کا فرض منصبی بھی ادا کرسکے۔ اس بنا پر نیابت جناب رسالت مآب کا حاصل کرنیکا مستحق وہی شخص ہوگا۔ جو اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ عالم ہو۔ پس حضرات دوازدہ امام اپنے اپنے زمانہ میں ترتیب وار سب لوگوں سے زیادہ عالم تھے چنانچہ جناب علی مرتضیٰ کی اعلمیت تو کل اہل اسلام میں مسلم الثبوت ہے۔ اور اعلمیت امام جعفر صادق بھی امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کے مناظرہ سے ظاہر ہے۔ جیسے کہ کتاب حیوۃ الحیوان

ینابیع المودۃ شیخ سلیمان بلخی حنفی ... ص ۴۴۲ (marginal handwritten notes, largely illegible)

(left margin, handwritten) م ... ینابیع المودۃ ... [illegible]

کی بخط خود لکھا ہوا ہے۔ قال ابن شبرمۃ دخلت انا و ابوحنیفۃ علی جعفر بن محمد الصادق فقلت هذا فقیه من العراق فقال لعله الذی یقیس الدین برایه اهو النعمان بن ثابت ولم اعرف اسمه الا ذلک الیوم فقال له ابوحنیفۃ نعم انا ذاک اصلحک الله تعالیٰ فقال له جعفر اتق الله ولا تقس الدین برایک فانه اول من قاس برایه ابلیس اذ قال انا خیر منه فاخطاء بقیاسه وضل ثم قال له اتحسن ان تقیس راسک من جسدک قال لا قال جعفر فاخبرنی لما جعل الله الملوحة فی العینین والمرارة فی الاذنین والماء فی المنخرین والعذوبة فی الشفتین لای شئ جعل الله ذلک قال لا ادری قال جعفر رضی الله عنه ان الله تعالیٰ خلق العینین فجعلهما شحمتین وخلق الملوحة فیهما منا منه علی ابن آدم ولولا ذلک لذابتا فذهبتا وجعل المرارة فی الاذنین منا منه علیه ولولا ذلک لهجمت الدواب فاکلت دماغه وجعل الماء فی المنخرین لیصعد منه النفس و ینزل ویجد منه الریح الطیبۃ من الریح الردیۃ وجعل العذوبۃ فی الشفتین لیجد ابن آدم لذۃ المطعم ثم قال لابی حنیفۃ اخبرنی عن کلمۃ اولها شرک و آخرها ایمان ما هی قال لا ادری قال جعفر رضی الله عنه هی کلمۃ لا اله الا الله فلو قال لا اله ثم سکت کان شرکا ثم قال ویحک ایما اعظم عند الله قتل النفس او الزناء قال بل قتل النفس فقال جعفر ان الله تعالیٰ قد قبل فی قتل النفس شهادۃ اثنین ولم یقبل فی الزناء الا اربعۃ فانی یقوم لک القیاس ثم قال ایما اعظم عند الله تعالیٰ الصوم او الصلوٰۃ قال الصلوٰۃ قال فما بال الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلوٰۃ اتق الله یا عبد الله ولا تقس الدین برایک فانا نقف غداً ومن خالفنا بین یدی الله تعالیٰ فنقول قال الله تعالیٰ وقال رسول الله صلعم وتقول انت واصحابک سمعنا ورأینا فیفعل الله بنا وبکم ما نشاء۔

خلاصۂ ترجمہ۔ ابن شبرمہ سے منقول ہے کہ حاضر ہوا میں (ابن شبرمۃ) اور امام ابوحنیفہ خدمت امام جعفر صادق میں پس عرض کیا میں نے خدمت امام جعفر صادق میں کہ یہ (ابوحنیفہ) عراق کے مشہور عالم ہیں پس فرمایا امام جعفر صادق نے شاید یہ وہ شخص ہے کہ امورات دینیہ میں اپنی رائے سے کام لیتا ہے اور نام اسکا نعمان

بن ثابت ہے۔ ابن شبرمہ کہتا ہے۔ کہ مجھے قبل اس کے امام ابو حنیفہؒ صاحب کے نام کی واقفیت نہ تھی۔ پس امام جعفر صادق کے جواب میں امام ابو حنیفہؒ صاحب نے فرمایا ہاں میں وہی ہوں۔ خدا آپ کو خوش رکھے۔ پس کہا امام جعفر صادق نے ابو حنیفہ کو کہ ڈر تو خدا سے۔ اور امورات دینیہ میں قیاس اپنے سے کام مت لے۔ کیونکہ سب سے پہلے امورات دینیہ میں اپنے قیاس سے معلم الملکوت نے کام لیا تھا۔ جبکہ کہا تھا اس نے میں آدمؑ سے بہتر ہوں۔ پس اپنے قیاس میں خطا ہوا۔ اور گمراہ ہوگیا۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام ابو حنیفہؒ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کیا تو اپنے کل جسم کی صنعتوں میں سے سر کی صنعتوں کے متعلق اپنے عقل سے کام لے سکتا ہے۔ کہا ابو حنیفہؒ صاحب نے نہیں۔ پھر کہا امام جعفر صادق نے خدا نے آنکھوں میں نمکینیت اور کانوں میں تلخی اور ناک میں پانی اور ہونٹوں میں شیرینی کیوں رکھی ہے۔ کہا امام ابو حنیفہؒ صاحب نے میں نہیں جانتا۔ فرمایا امام جعفر صادق نے خدا نے پیدا کیا آنکھوں کو اور پھر کیا ان کے وجود کو نرم اور پیدا کی اس لئے ان میں نمکینیت۔ بسبب مہربان ہونے خدا کے اولاد آدم پر اگر ایسا نہ کرتا۔ تو آنکھیں حرارت کے باعث پگھل کر ضائع ہو جاتیں۔ اگر تلخی کانوں میں خدا نہ پیدا کرتا۔ تو ضرر موذیوں سے دماغ برباد و نابود ہو جاتا۔ اگر خداوند تعالےٰ ناک میں رطوبت نہ پیدا کرتا۔ تو نفس کا صعود و نزول مشکل ہو جاتا۔ اور علاوہ اس کے خوشبو بدبو کا بھی ممتاز ہونا دشوار ہوتا۔ اگر ہونٹوں میں شیرینی نہ پیدا کرتا۔ تو کھانے پینے کی لذت نہ معلوم ہوتی۔ پھر فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بتا تو مجھے وہ کلمہ جس کے اوّل میں شرک اور آخر میں ایمان ہے۔ کہا ابو حنیفہؒ صاحب نے میں نہیں جانتا۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ ہے۔ پس اگر کوئی صرف لا الٰہ کہکر خاموش ہو جائے مُشرک ہے۔ اور الا اللہ ضم کرنے سے ایمان پاتا ہے۔ پھر فرمایا امام جعفر صادق نے والئے ہو تجھ پر خدا کے نزدیک قتل مومن کا گناہ زیادہ ہے۔ یا زنا کا۔ کہا ابو حنیفہؒ صاحب نے قتل مومن کا گناہ زیادہ ہے۔ پھر کہا امام جعفر صادق علیہ السلام نے پس کیا وجہ ہے کہ قتل مومن میں شہادت دو شخصوں کی کافی ہے۔ بخلاف زنا کے کیونکہ زنا میں چار شخصوں کی شہادت معتبر ہے۔ پس تمہارا قیاس کیونکر صحیح ٹھیر سکتا ہے۔ پھر پوچھا امام جعفر صادق علیہ السلام

نے خدا کے نزدیک نماز کا مرتبہ بلند ہے یا روزہ کا کہا ابو حنیفہ صاحب نے نماز کا مرتبہ بلند ہے۔ پھر فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے پس کیا کہتا ہے تو حیض والی عورت کے حق میں کہ قضا کرتی ہے روزے نہ نماز۔ ڈر تو خدا سے اے بندۂ خدا اور امورات دینیہ میں اپنے قیاس سے کام لیا کر۔ کل بروز قیامت ہم اور ہمارے مخالفین خدا کے روبرو پیش ہونگے۔ پس کہیں گے۔ ہم خدا اور اس کے رسول نے ہمکو یہ حکم دیا۔ اور کہیگا تو اور تیرے پیرو سنا ہم نے اور قیاس کیا ہم نے پس خدا ہمارے اور تمہارے ساتھہ اپنی مرضی سے پیش آویگا۔ انتہیٰ

اس عبارت سے صراحتہً وبداہتہً اعلمیت امام ہمام جناب صادق علیہ السلام ثابت ہے۔ کیونکہ عالم اجل وفاضل بے بدل سراج اُمت حضرت نعمان بن ثابت بھی باوجود اپنی وجاہت خاصہ کے صادق علیہ السلام کے مقابلہ میں لاجواب ہوئے۔ پس اَور کسی کی کیا مجال ہے۔ کہ جناب امام کے مقابلہ میں اپنی علمیت کا بھی اقرار کر سکے۔

نیز یہ امر بھی ناظرین وودبین کے ذہن نشین ہونا ضروری ہے۔ کہ جیسے اس عبارت حیوۃ الحیوان سے اعلمیت جناب صادق علیہ السلام ثابت ہوتی ہے ویسے ہی یہ امر بھی ظاہر ہے۔ کہ ائمہ معصومین کا علم لدنی ہے کسبی نہیں۔ کیونکہ اگر کسبی ہوتا۔ تو جناب ابو حنیفہ سے امام جعفر صادق کبھی سبقت نہ لیجاتے چنانچہ امام محمد باقر علیہ السلام کا توراۃ میں باقر کے لقب سے مشہور ہونا اس دعوے کا شاہد ہے۔ کیونکہ باقر بحرے جامع عالم کو کہاجاتا ہے۔ اور امام محمد تقی علیہ السلام کے سوال سے جبکہ وہ سن رشد کو بھی نہیں پہنچے تھے۔ اپنے زمانہ کے زبردست عالم اور بے نظیر مناظر یحییٰ بن اکثم کا عاجز ہونا ائمہ اثناعشر کی اعلمیت اور افضلیت پر شاہد عادل ہے۔ چنانچہ صواعق محرقہ میں اس کا قصہ اس طرح پر منقول ہے۔ کہ جب مامون خلیفے کے دل میں بعد امتحان امام محمد تقی علیہ السلام کی افضلیت واعلمیت مستقر ہوئی۔ اوس نے جناب امام محمد تقی علیہ السلام سے اپنی بیٹی ام الفضل کے نکاح کرنیکا قصد کیا۔ بنی عباس اس خوف سے مانع ہوئے۔ کہ ان کے باپ کی طرح کہیں ان کو بھی اپنا ولیعہد نہ بنالے مامون نے بنی عباسیوں سے کہا میں نے باوجود اس صغر سنی کے تمام اہل فضل پر علم اور فضل اور حلم میں ان کے ممتاز ہونے کی وجہ سے ان کو اس کام کے لئے پسند کیا ہے۔ بنی عباس

جناب امام کے اُن اَوصاف میں تنازعہ کرنے لگے۔ اور اُنہوں نے مشورہ کرکے اس امر پر اتفاق کیا۔ کہ ہم ایک ایسے آدمی کو لائیں گے۔ جو ان امور میں ان کا امتحان کرے اس بات کے لئے انہوں نے اس زمانہ کے زبردست عالم اور بےنظیر مناظر یحییٰ بن اکثم کو پیش کیا۔ سب اراکینِ دَولت اسوقت جمع تھے۔ خلیفہ نے جناب امام کے لئے ایک مکلف مسند بچھانے کا حکم دیا۔ جب جناب نے اس پر جلوس فرمایا۔ یحییٰ نے اُن سے چند مسایل پوچھے۔ آپنے دلایل واضحہ سے اُن کے جواب دیئے۔ خلیفہ نے کہا۔

"آپ نے بہت اچھی طرح سے ان کے مسایل مستفسرہ کے جواب دیئے ہیں۔ اب اگرچہ ایک ہی مسئلہ ہو۔ مگر آپ یحییٰ سے ضرور پوچھیں۔ آپ نے یحییٰ سے مخاطب ہوکر فرمایا تم اس مسئلہ میں کیا کہتے ہو۔ کہ صبح کو ایک مرد نے ایک عورت کی طرف دیکھا۔ اور وہ اس وقت اس پر حرام تھی۔ پھر طلوع آفتاب کے وقت وہ اس پر حلال ہوگئی۔ پھر ظہر کے وقت اس پر حرام ہوگئی۔ اور پھر عصر کے وقت اس پر حلال ہوگئی۔ پھر مغرب کیوقت اس پر حرام ہوگئی۔ پھر عشا کے وقت اس پر حلال ہوگئی۔ اور پھر آدھی رات کو حرام ہوگئی۔ اور پھر فجر کو حلال ہوگئی۔ یحییٰ نے کہا میں اس مسئلہ کو نہیں جانتا۔ جناب امام نے فرمایا صبح کو ایک اجنبی نے ایک کنیز کی طرف دیکھا۔ وہ اس وقت اُس مرد پر حرام تھی۔ اور طلوع آفتاب کے وقت اس نے اس کنیز کو خرید لیا۔ وہ اس پر حلال ہوگئی ظہر کے وقت اس نے اس کو آزاد کردیا۔ اور عصر کے وقت اس سے نکاح کرلیا۔ اور مغرب کے وقت ظہار کیا۔ اور عشاء کو کفارہ دیدیا۔ اور آدھی رات کو اُسے طلاق رجعی دی۔ اور فجر کو اس سے رجوع کیا۔ یہ سنکر مامون نے بنی عباس سے کہا جس بات پر تم جھگڑتے تھے اب تم نے دیکھ لیا۔ پھر اسی مجلس میں جناب امام کے ساتھ اپنی بیٹی ام الفضل کا نکاح کر دیا۔ انتہی۔

اور امام عسکری کی ایام طفولیت میں بہلول حکیم کا ان سے ملنا اور ان سے باتیں کرنا ائمہ معصومین کے علم لدنی پر کافی شہادت ہے۔ چنانچہ صواعق محرقہ میں یہ واقعہ یوں مروی ہے۔ کہ امام حسن عسکری علیہ السلام ابھی لڑکے ہی تھے کہ آپ کو بہلول حکیم نے دیکھا۔ کہ لڑکے کھیل رہے ہیں۔ اور آپ اُن کے قریب کھڑے رو رہے ہیں۔ بہلول نے کہا۔ میاں صاحبزادے میں ایسی کھیلنے کی چیز تمہیں بھی خرید دوں۔ آپ نے فرمایا اسے

کم عقل ہم کھیلنے کے لئے نہیں پیدا ہوئے۔ بہلول نے کہا پھر ہم کاہے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا علم اور عبادت کے لئے۔ بہلول نے کہا آپ نے یہ باتیں کہاں سے معلوم کیں ہیں۔ آپ نے کہا خدائے پاک کی کلام سے۔ کہ آیا تم یہ جانتے ہو۔ کہ تم بیکار پیدا ہوئے ہو۔ اور تم ہماری طرف نہیں رجوع کرو گے۔ پھر بہلول نے آپ سے چند باتیں نصیحت کی پوچھیں۔ جناب نے چند پند آمیز شعر پڑھے۔ بعد اس کے جناب امام بیہوش ہوکر بہلول پر گر پڑے۔ جب افاقہ ہوا تو بہلول نے پوچھا۔ کہ آپ کو کیا ہوا ہے۔ آپ ابھی بچے ہیں۔ آپ نے تو ابھی کوئی خطا نہیں کی۔ آپ نے فرمایا۔ اے بہلول میرے پاس سے ہٹ جا۔ میں نے اپنی والدہ کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا۔ کہ موٹی لکڑیوں کو آگ نہیں لگی۔ جب تک کہ اس نے پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں نہیں جلائیں اس وجہ سے مجھے بھی ڈر ہے۔ کہ کہیں میں بھی جہنم کی چھوٹی لکڑی نہ بن جاؤں۔ انتہی

فائدہ۔ ایام طفولیت میں یہ متانت و فطانت باوجود نہ ہونے کسی استاد کے ائمہ معصومین کی افضلیت پر ایسا زبردست گواہ ہے۔ جو کسی طرح مجروح نہیں ہو سکتا

نمبر ۴۔ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ؁

ترجمہ۔ پوچھو تم اہل علم سے اگر تم نہیں جانتے۔ فی فصول المہمہ عن معاویۃ بن عمار الذھبی عن محمد بن علی بن الحسین فی قولہ عزوجل فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون قال نحن اھل الذکر:۔

ترجمہ۔ معاویہ بن عمار ذہبی سے منقول ہے۔ کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں کہ ہم دوازدہ امام ہیں۔ اہل علم اور اہل ذکر۔ انتہی

واخرج ابن مردویہ عن انس قال سمعت رسول اللہ یقول ان الرجل لیصلی ویصوم ویحج ویعتمر ویغزو وانہ لمنافق قیل یا رسول اللہ باذا دخل علیہ النفاق قال یطعن علی امامہ وامامہ من قال فی کتابہ۔

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔

ترجمہ۔ ابن مردویہ انس سے روایت کرتے ہیں۔ کہ کہا انس نے سنا میں نے پیغمبر خدا سے کہ فرماتے تھے۔ کہ تحقیق ایک شخص باوجود نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے اور حج وغیرہ کرنے اور جہاد کرنے کے منافق ہے۔ پوچھا گیا۔ حضرت رسول خدا سے وہ شخص کس وجہ

اور کس فعل سے منافق ہو جاتا ہے ۔ فرمایا حضرت نے وہ طعن کرتا ہے ۔ اپنے امام پر۔ اور امام اس کا وہ ہے ۔ جس کے حق میں خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔ پوچھو تم اہل علم سے ۔ اگر تم نہیں جانتے ۔ انتہیٰ ۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے ۔ کہ اعلمیت امامت کی جزو اعظم ہے اگر ایسا نہ ہوتا ۔ تو آدم علیہ السّلام کو فرشتوں پر فضیلت نہ ہوتی ۔ اور امام ہمام محمد باقر علیہ السلام اپنے زمانہ میں بوجہ علمیت آفتاب نصف نہار کی طرح درخشان تھے ۔ اور کیونکر ایسا نہ ہوتا ۔ جبکہ مطابق فرمودہ حضرت پیغمبر کما مر فی حدیث جابر خداوند عالم نے ان کو توراۃ میں باقر کا لقب عطا فرمایا ۔ اور مؤید حدیث جابر حدیث مندرجۃ الذیل بھی ہے ۔ روی ان جابرًا قال لمحمد بن زین العابدین وھو صغیر رسول اللہ صلعم یسلم علیک قیل لہ وکیف ذلک قال کنت جالسًا عند النبیؐ صلعم والحسین فی حجرہٖ وھو یلاعبہ فقال یا جابر یولد لہ مولود اسمہ علی اذا کان یوم القیامۃ نادی منادٍ لیقم سید العابدین فیقوم ولدہ ثم یولد لہ ولدًا اسمہ محمدًا فان ادرکتہ فاقرأہ منی السلام ذکرہ شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوی فی شرحہ علی الفیۃ العراقی فی اقسام الحدیث قال فی کشف الظنون وھو شرح حسن لعلہ احسن الشروح :-

ترجمہ روایت ہے کہ تحقیق جابر نے کہا امام محمدؐ باقر علیہ السلام سے ایام طفولیت میں کہ رسولِ خدا نے سلام کہا ہے ۔ آپ کو ۔ پوچھا گیا جابر سے کس طرح کہا جابر نے کہ میں جناب رسولِ خدا کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا ۔ اور اُن کی گود میں امام حسینؑ سید الکونین تھے ۔ اور آپ ان سے پیار کرتے تھے ۔ پس فرمایا رسولِ خدا نے اے جابر حسینؑ کا عنقریب ایک فرزند ارجمند پیدا ہوگا ۔ اور نام ان کا علیؑ رکھا جاویگا ۔ قیامت کے دن منادی ندا کریگا کہ کھڑا ہو زین العابدین پس کھڑے ہوں گے حسین کے فرزند علی ۔ پھر پیدا ہوگا علی زین العابدین کے گھر میں ایک فرزند جس کا نام محمدؐ رکھا جاویگا ۔ پس اگر تو اُن سے ملے ۔ تو میری طرف سے ان کو سلام پہنچا دینا ۔ انتہیٰ ۔

نمبر ۵ ۔ محمدٌ رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعًا سجدًا یبتغون فضلاً من اللہ ورضوانًا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذلک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل :-

ترجمہ محمدؐ رسول ہے خدا کا اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہیں ۔ سخت ہیں اوپر کفار کے رحمل

ہیں آپس میں دیکھتا ہے تو انکو رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے چاہتے ہیں فضل خدا کا اور رضامندی اس کی۔ نشانی ان کی بیچ موہوں ان کے کے ہے اثر۔ سجدے سے یہ ہی صفت اُن کی تورات اور انجیل میں۔ یہ آیت بھی بارہ اماموں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ اوصاف مندرجۃ الآیت ان میں ہی پائے جاتے تھے۔ تواریخ کے مطالعہ کرنے والوں پر یہ امر ظاہر ہے۔ کہ جناب علی مرتضیٰ اور ان کی اولاد امجاد ہی اشداء علی الکفار کے مصداق ہیں۔ اور رحم میں بھی کل مخلوق سے ممتاز ہیں۔ کتب سیر و تواریخ میں لکھا ہے۔ کہ جناب علی علیہ السلام کی خلافت میں فتنہ فساد کا باعث ان کی رحمدلی ہی تھی۔ چنانچہ سودہ بنت عمارہ بن اشتر الہمدانیہ بطریق سفارت معاویہ کے پاس گئی۔ بعد گفتگو طویل جسکو بخوف طوالت ہم یہاں پر درج نہیں کرتے۔ معاویہ نے اسکو کہا علی بن ابیطالب نے تم لوگوں کو بادشاہوں کی سامنے گستاخی کرنیکی جرائت دلا دی ہے۔ دیکھو کتاب عقد فرید مصنفہ امام ابوعمر واحمد بن عبدرب اندلسی اور عبادت تو ان حضرات کا خاندانی ورثہ تھا۔ چنانچہ حضرت علی مرتضیٰ کی عبادت کی نسبت علامہ فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی کتاب ابطال الباطل میں جو کہ اس نے ایک فاضل شیعہ کی تردید میں لکھی تھی۔ اس آیت کے ذیل میں اس طرح لکھا ہے۔ عبارت امیر المومنین لا یقاسیہ العابدون ولا یدانیہ الزاھدون والملائکۃ عاجزون عن تحمل اعبائہ واہل القدس معترفون من بہاء صفائھا وکیف لا وھو من اعرف الناس بجلال القدس وتعالی الملکوت وانشق النفوس فی زمان عالم الجبروت۔ انتہی

حاصل مطلب اس عبارت کا یہ ہے۔ کہ حضرت علی علیہ السلام کی مثل نہ کسی عابد نے اور نہ کسی زاہد نے عبادت کی۔ فرشتے بھی ان کی عبادت کی محنت کو برداشت کرنے سے عاجز ہیں۔ اور قدسی ان کی صفائی اور پاکیزگی کے قایل ہیں۔ اور کیوں ایسا نہ ہوتا۔ جبکہ آپ اپنے خالق کے عرفان میں کل اور سب لوگوں سے عالم تھے۔

اور علامہ جار اللہ زمخشری نے اپنی تفسیر میں سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود کے ذیل میں امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو بھی اس آیت کا مورد قرار دیا ہے۔ وقال ابن حجر فی الصواعق وزین العابدین ھذا ھو الذی خلف اباہ علما وزھدا وعبادۃ وکان اذا توضأ للصلوٰۃ اصفر لونہ فقیل لہ فی ذلک فقال الا

تلامذون بین یدی من اقف۔ وحکی انہ کان یصلی فی الیوم واللیلۃ الف رکعۃ

ترجمہ۔ زین العابدین وہ بزرگ ہیں۔ کہ اپنے والد کے بعد علم اور زہد اور عبادت میں متفرد تھے۔ اور جب وضو کرتے تھے۔ آپ واسطے نماز کے۔ متغیر ہوجاتا رنگ آنجناب کا پس پوچھا گیا ان سے سبب تغیر کا پھر فرمایا آپ نے۔ کیا تمہیں نہیں معلوم میں کس کے روبرو کھڑا ہوں۔ اور منقول ہے۔ کہ آپ رات دن میں ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور قوی دلیل اس امر پر کہ یہ آیت بارہ اماموں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ یہ ہے کہ ان بزرگوں کا ذکر تورات۔ انجیل میں بھی ہے چنانچہ سیر ملامعین بیان بشارت پیغمبر آخر الزمان میں اس طرح لکھا ہوا ہے۔ در انجیل آمدہ است خطاب بعیسی علی نبینا وعلیہ السلام۔ کہ اے پسر عذرائے بتول وائے مبشر برسالت ومبشر برسول۔ بشنو بسمع قبول۔ وبدان بیقین از روئے معقول ومنقول۔ کہ من خداوندم شجرۂ نہاد ترا در بہار فطرت۔ برکنار جوئبار قدرت بے واسطۂ ازدواج۔ ورابطۂ امتزاج نشاندم۔ پس در آستانۂ عبادت معتکف باش۔ و بوحدانیت ذات وفردانیت صفاتم معترف۔ و احکام انجیل بر سبیل تعجیل قبول کن۔ ومتابعان خود را از خداوند بے مانندئی من واقف گردان و بآمدن پیغمبر امی عربی۔ و دین پرور ہاشمی ومطلبی۔ کہ موعود انبیائ ومقصود اصفیا است بشارت دہ واز جملہ صفات او یکے آن است کہ بر اشتر سوار شود۔ و دیگر عدد منکوحاتش بسیار بود۔ اما سلسلۂ نسل و فروع پاکیزہ اصلش بیکے از ازواج طاہرات او منتہی گردد۔ کہ فردائے قیامت رفیق مادر تو مریم باشد۔ یعنی در فرادیس خلد یعنی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا و آن سرور ... را از دخترے میمون اخترے تولد کند کہ خاتون قیامت۔ وبانوئے حجلۂ کرامت۔ بود و در صدف عصمت ودرج عفتش در رشاہوار تربیت یابد کہ گوشوارۂ عرش۔ ومرکز دایرۂ فرش تواند بود۔ ایام حیوٰۃ در تمہید قواعد دین اسلام بکوشند وعاقبت الامر از دست قوم نافرجام شربت شہادت نوشند۔ انتہیٰ

ازیں عبارت بوضوح پیوست کہ آیت ہذا در حق ائمۂ اثنا عشر نازل شدہ نیز در مدارج النبوت در ذکر جنگ خیبر نوشتہ است پس علی علم را بر گرفتہ روان شد۔ وبپائے حصار قموص آمد و علم را بر تودہ از سنگریزہ کہ در آنجا بود برزد۔ یکے از احبار یہود کہ بالائے حصار بود پرسید کہ اے صاحب علم تو کیستی ونام تو چیست گفت منم علی بن ابیطالب پس آن یہودی باقوم خویش

گفت که سوگند بتورات که شما مغلوب شدید۔ این مرد فتح ناکرده برنخواهد گشت۔ ظاہر است کہ آن خبر صفات علی و شجاعت وی را میدانست و در تورات وصف او را خوانده بود وصفات آنحضرت در کتب سابقہ مذکور و مسطور بود۔ انتہی

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ علی علیہ السلام کا ذکر کتب سابقہ میں مذکور تھا۔ علاوہ اس کے علی سے پہلے جو لوگ قلعۂ قموص کی مہم پر گئے تھے۔ اور ناکامیاب واپس ہوئے۔ انکا ذکر کتب سابقہ میں نہیں ورنہ وہ ناکامیاب واپس نہ ہوتے۔

المختصر ائمہ معصومین کے فضائل کا احصا اور احاطہ مشکل بلکہ محال ہے۔ انکا ذکر دفتروں کے تمام کرنے پر بھی ناتمام ہے۔ کتب تواریخ کے سوا احادیث صحیحہ میں بھی ان کے فضائل میں حضرت پیغمبر خدا سے لاتعد و لاتحصیٰ منقول ہیں لیکن میں بخوف طوالت انہیں پانچ آیات پر اکتفا کرکے ائمہ معصومین کے سلسلہ وار اسماء مع تواریخ ولادت و شہادت لکھکر اس باب کو ختم کرتا ہوں۔

امام اوّل از ائمہ اثنا عشر صلوات اللہ علیہم وعلی سید البشر علی مرتضیٰ علیہ التحیۃ والثناء

اسماء۔ انجیل میں الیا۔ توریت میں ھندارا۔ زبور میں بریا۔ قرآن میں علیؑ۔ نزدیک والدہ ماجدہ حیدر۔ نزدیک والد بزرگوار حارث مشہور ہیں (دیکھو زین الفتیٰ) کنیت۔ ابو الحسن۔ ابو الحسین۔ ابو محمدؐ۔ ابو الحسنین۔ ابو تراب بغیر ابو تراب باقی کنیتوں سے آپ کا مشہور ہونا ظاہر ہے۔ ابو تراب کے لقب سے ہمارے آقا اسد اللہ الغالب کے مشہور ہونے میں متعدد روایتیں مروی ہیں لیکن میں یہاں صرف روایت صحیحین پر اکتفا کرتا ہوں ؎

عن سھل بن سعد قال استعمل علی المدینۃ رجل من آل مروان قال فدعا سھل بن سعد فامرہ ان یشتم علیًا قال فابی سھل فقال اما اذا ابیت فقل لعن اللہ ابا تراب فقال سھل ما کان لعلی اسم احب الیہ من ابی تراب وان کان لیفرح اذا دعی بہ فقال لہ اخبرنا عن قصتہ لم سمی ابا تراب فقال جاء رسول اللہ بیت فاطمۃ فلم یجد علیًا فقال این ابن عمک فقالت کان بینی و بینہ شیء فغاضبنی فخرج ولم یقل عندی

فقال رسول الله لانسان انظر این ھو فقال رسول الله ھو فی المسجد راقد فجاء رسول الله وھو مضطجع قد سقط رداءہ عن شقہ فاصابہ تراب فجعل رسول الله یمسحہ عنہ ویقول قم یا ابا تراب قم یا ابا تراب اخرجہ البخاری والمسلم

ترجمہ۔ سہل بن سعد کہتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ آل مروان کا ایک آدمی مدینہ میں عامل ہوکر آیا۔ اور سہل بن سعد کو بلا کر کہنے لگا تو جناب علیؑ علیہ السلام کو گالیاں دے سہل نے انکار کیا۔ عامل نے کہا اگر تو اس سے انکار کرتا ہے۔ تو صرف اتنا ہی کہدے (معاذاللہ استغفراللہ خاک بدہنم کہ ابوتراب پر خدا ل ع ن ت کرے۔ سہل نے کہا جناب امیر کے نزدیک اس نام سے زیادہ کوئی نام پیارا نہ تھا جب آپ اس نام سے پکارے جاتے نہایت خوش ہوتے۔ عامل نے کہا ہمیں یہ بتا کہ جناب امیر علیؑ مرتضیٰ کا نام ابوتراب کیوں رکھا گیا۔ سہل نے کہا ایک روز جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلّم حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء کے گھر میں تشریف لے گئے۔ علیؑ علیہ السلام کو وہاں موجود نہ پا کر جناب سیدہ سے پوچھا۔ کہ تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے۔ جناب سیدہ نے عرض کیا۔ کہ ہم دونوں میں کچھ شکر رنجی ہو گئی تھی۔ وہ غصہ ہوکر چلے گئے ہیں۔ اور آج گھر میں قیلولہ نہیں کیا۔ آنحضرت نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا۔ کہ جا کر دیکھو۔ کہ علیؑ مرتضیٰ اس وقت کہاں ہیں۔ اُس شخص نے عرض کیا۔ کہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ جناب رسولؐ خدا مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور حضرت علیؑ علیہ السلام کو سوتا ہوا پایا۔ اور دیکھا کہ کندھے سے چادر اُتری ہوئی ہے۔ اور پہلو غبار آلودہ ہو رہا ہے۔ جناب سرورِ عالم اُن کے بدن سے مٹی جھاڑنے لگے۔ اور فرمانے لگے۔ اُٹھ اے ابوتراب۔ انتہیٰ

بعض معاندین علیؑ مرتضیٰ ان کو اس کنیت سے پکارتے تھے۔ اور آپ کے اس نام میں حقارت سمجھتے تھے۔ حالانکہ اس نام میں ان کی عزت اور وقعت ہے چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح سفر سعادت میں اس باب میں یوں لکھا ہے۔

مخالفان و معاندان دریا بایں کنیت میخوانندند بتنقیص و تحقیر وے خیال میکردند وحال آنکہ دروے کمال تعظیم و تکریم او بود و بعض اہل تحقیق از ارباب تصوف را لطیف اشارتہا ئے دقیق و معانی بلیغ است کہ دلالت بر کمال تزکیہ او دارد و تراب را اشارت

بوجود اہل توحید و غنا دارند پس حاصل معنی ابوتراب آن شود که وے رضی اللہ عنہ اصل و مقتدا و امام و مرجع طایفۂ فقرا و ارباب غنا و اہل کمال ہست۔ چنانچہ منتہائی سلاسل مشایخ طریقت بذات شریف اوست۔ و این معنی را جناب حقایق ایاب صاحب الاسرار و الانوار جمال الدین خواجہ محمد باقی قدس سرہ در بعض کلمات خود در رشتۂ نظم در آوردہ است و گفتہ

نظم

امن حاصل این خطاب گویم | مضمون ابوتراب گویم
خاک اند جماعتے کہ مردند | ہستی بخدائے خود سپردند
اوسطوۂ نور در شکستہ | در آب بقا فرو نشستہ
سر حلقۂ خاکیان علی بود | سر سلسلۂ جہان علی بود
زان بحر دو نہر چند بکشود | یکسو حسن و حسین دوا بود
معروف سری جنید بغداد | کز وے طرق گشودہ بکشاد
یکسوئے دگر لطیفۂ پاک | سجاد نبیرہ پیدہ خاک
سبطین رسول زین عباد | پس باقر و صادق نکوزاد
این سلسلہ از طلائی است | این خانہ تمام آفتاب است
معنی ابوتراب این است | تفسیر اشارت این چنین ہست۔ انتہی

درین باب تقریر دلپذیر اعلم العلما و افصح الفصحا رجناب مستطاب افضل الناس مفتی میر سید عباس صاحب نظیر خود ندارد بر ناظرین لازم است کہ وقت مطالعۂ آن آن جناب را بدعائے خیر یاد فرمائیند۔ ان التراب مفاض المراحم الالٰهية ومصب الشآبیب العرفانية۔ وهو اصل ادم وبنیه فالتکون به والرجوع الیه والحشر منه والنشر فیه۔ والاب هو المبدء فابوتراب بمعنی مبدء المبادی ومعدن الفیوض وهو علیه السلام کذلك فان طینته الطینة المحمدية التی هی للایجاد کالعلة الغائية۔ وبها الفیض الاول اعنی الوجود الانسانی الذی هو اکرم المخلوقات فالیه رجوع سائر الفیوضات والکمالات التی هی فرع الوجود ولذلك تری ان النحو والادب والتفسیر والکلام والفقه وسائر العلوم راجعة الی ذاته الاقدس حاصل معنی یہ کہ خدا کی رحمتوں کا مفاض اور آدم و اولاد آدم

کی اصل ہے - پس وجود اور رجوع اور حشر و نشر اسی سے اور اسی میں ہے - پس خاک ہی سب کا مبدٔ ہی - پس جب جناب امیر علیؑ علیہ السلام ابو تراب یعنے خاک کے اصل ہیں - اس لحاظ سے جناب علیؑ مرتضیٰ مبدء المبادی ثابت ہوئے - اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ آن جناب اور جناب رسولؐ خدا کی طینت واحد ہے - جو واسطے مخلوقات کے مثل علت غائی کے ہے - اور انہیں کے ذریعہ وجود انسانی عالم وجود میں موجود ہوا - اسی وجہ سے باقی کمالات وجود انسانی مثل علم نحو و ادب اور تفسیر و کلام اور فقہ اور باقی علوم آپ ہی کی ذات سے متعلق ہیں - انتہیٰ -

القاب امیر المومنین یعسوب الدین - صدیق اکبر - فاروق الاعظم - سید الصادقین وغیرہ وغیرہ دیکھو سوانح عمری علیؑ مرتضیٰ مولوی عبد اللہ امرتسری - **ولادت** تیرہویں[١٣] رجب - سن تیس[٣٠] عام الفیل **شہادت** - اکیسویں[٢١] رمضان سن چالیس ہجری - **والدین** - جناب ابو طالب و حضرت فاطمہ بنت اسد **مدفن** - نجف اشرف علی الاصح **علت وفات** عبد الرحمٰن بن ملجم نے تلوار زہردار سے زخمی کیا - **مدت العمر** - ترسٹھ[٦٣] سال دیکھو جنات الخلود و سوانح عمری علیؑ مرتضیٰ -

امام دوئم - حسن مجتبیٰ - **اسما** حسن مجتبیٰ **کنیت** ابو محمد **لقب** سبط اکبر - **ولادت** پندرہویں[١٥] رمضان سن تین[٣] ہجری **شہادت** - اٹھائیسویں[٢٨] صفر سن انچاس[٤٩] ہجری بقولے سن پچاس[٥٠] ہجری **والدین** جناب علیؑ مرتضیٰ و حضرت فاطمۃ الزہرا - **مدفن** - جنۃ البقیع مدینہ منورہ **علت وفات** جعدہ بنت اشعث آپ کی بیوی نے بگفتہ یزید یا حضرت معاویہ آپکو زہر کھلایا - دیکھو استیعاب ابن عبد البر - **مدت العمر** ساڑھے پنتالیس[٤٥] سال و بقولے سنتالیس[٤٧] سال دیکھو جنات الخلودؔ ٭ سوانح عمری علی مرتضیٰ

امام سوئم - حسین شہید کربلا - **اسما** حسین و شبیر **کنیت** ابو عبد اللہ **لقب** سبط اصغر و سید الشہدا - **ولادت** - تیسری شعبان و بقولے پانچویں شعبان سن چار ہجری **شہادت** - دسویں محرم سن اکسٹھ[٦١] ہجری **والدین** - علیؑ مرتضیٰ - و فاطمۃ الزہرا - **مدفن** - کربلائے معلی - **علت وفات** - یزید پلید کی مخالفت - **مدت العمر** چھپن[٥٦] سال و چند مہینہ - دیکھو جنات الخلود و سوانح عمری علیؑ مرتضیٰ -

امام چہارم - علی بن الحسین **اسما** علی - **کنیت** ابو محمد **لقب** زین العابدین

و بیمار کربلا۔ **ولادت**۔ پانچویں شعبان سن اڑتیس ۳۸ ہجری **شہادت**۔ بارہویں محرم سن چورانویں ۹۴ ہجری **والدین**۔ امام حسینؑ و بی بی شہربانو دختر یزدجرد بن شاہنشاہ۔ **مدفن**۔ جنۃ البقیع مدینہ منورہ **علت وفات**۔ ولید بن عبدالملک نے زہر کھلائی۔ **مدت العمر**۔ ستاون و بقولے اٹھاون ۵۸ سال۔ دیکھو جنات الخلود۔

امام پنجم۔ محمد باقر۔ **اسما** محمد **کینت** ابوجعفر **لقب** باقر **ولادت** یکم محرم سن ستاون ۵۷ ہجری **شہادت** ساتویں ذی الحجہ سن ایکسو اٹھارہ ۱۱۸ بقولے ایکسو ستارہ ۱۱۷ ہجری **والدین**۔ فاطمہ مشہور بہ ام عبداللہ دختر امام حسن و امام زین العابدین۔ **مدفن**۔ جنۃ البقیع۔ **علت وفات**۔ زہر۔ **مدت العمر** اٹھاون ۵۸ سال۔

امام ششم۔ جعفر صادق **اسما** جعفر۔ **کینت** ابوعبداللہ **لقب** صادق **ولادت** سترہویں ربیع الاول سن اسی ۸۰ یا تراسی ۸۳ **شہادت** پندرہویں رجب سن ایکسو اڑتالیس ۱۴۸ **والدین** فروہ دختر قاسم بن محمد بن ابوبکر۔ **مدفن**۔ جنۃ البقیع **علت وفات**۔ زہر **مدت العمر** اڑسٹھ ۶۸ سال۔

امام ہفتم۔ موسیٰ کاظم۔ **اسما** موسیٰ بن جعفر **کینت** ابوالحسن **لقب**۔ کاظم۔ **ولادت**۔ ساتویں صفر سن ایکسو اٹھائیس ۱۲۸ **شہادت**۔ پچیسویں ۲۵ رجب سن ایکسو تراسی ۱۸۳ ہجری **والدین**۔ حمیدہ خاتون و جعفر صادق **مدفن** مدینۃ السلام قریب بغداد مشہور بہ کاظمین **علت وفات**۔ ہارون رشید نے زہر دلوایا۔ **مدت العمر**۔ پچپن ۵۵ سال

امام ہشتم موسیٰ رضا **اسما** علی بن موسیٰ الرضا۔ **کنیت** ابوالحسن **لقب**۔ رضا **ولادت**۔ گیارہویں یا تئیسویں ۲۳ ذیقعد سن ایکسو اڑتالیس ۱۴۸ ہجری **شہادت** آخر صفر سن دو سو تین ۲۰۳ ہجری **والدین** موسیٰ کاظم و نجمہ خاتون۔ **مدفن**۔ مشہد مقدس علاقہ خراسان **علت وفات**۔ زہر **مدت العمر**۔ پچپن ۵۵ سال

امام نہم۔ محمد تقی **اسما** محمد۔ **کینت**۔ ابوجعفر۔ **لقب**۔ تقی و جواد۔ **ولادت** دسویں رجب و بقولے سترہویں یا پندرہویں ۱۵ و بقولے انیسویں ۱۹ رمضان سن ایکسو پچانوے ۱۹۵ **شہادت** آخر ذیقعد سن دو سو بائیس ۲۲۰ ہجری **والدین**۔ علی موسیٰ رضا و خیزران خاتون **مدفن** کاظمین۔ **علت وفات**۔ ام الفضل دختر مامون رشید نے

جو آپ کی بیوی تھی زہر کھلائی۔ مدت العمر ۲۵ سال۔

امام دہم علی نقی اسماء علی نقی۔ کنیت ابوالحسن لقب نقی۔ ولادت دوسری یا تیسری رجب سن دوسو چودہ ۲۱۴ ہجری شہادت تیسری رجب سن دوسو چون ۲۵۴ ہجری والدین محمد تقی و سمانہ خاتون مدفن سامرہ شریف علت وفات زہر۔ مدت العمر چالیس سال

امام یازدہم حسن عسکری۔ اسماء حسن کنیت ابو محمد لقب عسکری ولادت دسویں ربیع الثانی سن دوسو بتیس ۲۳۲ شہادت آٹھویں ربیع الاول سن دوسو ساٹھ ۲۶۰ ہجری والدین محمد نقی و سوسن خاتون مدفن سامرہ شریف علت وفات زہر مدت العمر اٹھائیس سال

امام دوازدہم محمد مہدی اسماء محمد کنیت ابوالقاسم لقب مہدی و قائم ولادت پندرھویں شعبان سن دوسو پچپن ۲۵۵ میں متولد ہوئے۔ اور سن دوسو اڑسٹھ ۲۶۸ میں غائب ہوئے۔ والدین حسن عسکری و نرجس خاتون دیکھو جنات الخلود و سوانح عمری علی مرتضیٰ واللہ اعلم بحقیقۃ حالہ علیہ السلام۔

المختصر مسلمانوں میں یہ امر مسلم ہے۔ کہ نجات یوم عرصات انہیں معصومین کی محبت پر معلق ہے۔ اور شان محب سے ہے کہ اپنے محبوب کے پورے پتہ سے واقفیت حاصل کرے۔ ورنہ وہ اپنے محبوب کے دعوائے محبت میں کاذب ہے۔ لہٰذا جمیع مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان حضرات عالی درجات کے اسماء شریفہ کے ورد سے اپنی زبان کو گناہوں کی آلائش سے پاک کریں۔ پس مومنین کی سہولت کے واسطے یہاں چند اشعار عربیہ لکھتا ہوں۔ تاکہ وہ اپنے پیشواؤں کے اسمائے شریفہ آسانی سے یاد کر سکیں

اشعار

ربنا صل علی احمد خیر المرسلینا ۔۔۔ وعلی صاحب الحوض امیر المومنینا

ترجمہ۔ اے ہمارے پروردگار درود بھیج تو افضل الانبیاء جناب محمد مصطفےٰ اور امیر المومنین علی مرتضیٰ مختار حوض کوثر پر۔

وعلی فاطمۃ الزہراء ام الاطیبینا ۔۔۔ وعلی السبطین والسجاد زین العابدینا

ترجمہ۔ اے ہمارے پروردگار درود بھیج تو جناب فاطمۃ الزہرا پر جو کہ معصومین کی ماں ہے۔ اور امام حسن اور امام حسین اور سید سجاد یعنے امام زین العابدین پر بھی

درود بھیج۔

وعلی الصادق والباقر علماً ویقیناً   وعلی الکاظم موسیٰ والرضا فضلاً ودیناً

ترجمہ۔ اے ہمارے پروردگار درود بھیج تو امام محمد باقر پر جو علم سے مملو ہے۔ اور امام جعفر صادق پر جو فی الواقع صادق ہے۔ اور امام موسیٰ کاظم اور امام موسیٰ رضا پر جو کہ بزرگ ہیں۔ اور دین میں مقتدا و پیشوا ہیں۔

والتقی النقی ثم الباسط بالجود یمیناً   وعلی الہادی الذی اشرق کالشمس جبیناً

ترجمہ۔ اے ہمارے پروردگار درود بھیج تو امام محمد تقی پر جو عبادت میں خاشع اور سخاوت میں فراخ دست ہیں۔ اور امام علی نقی پر جن کے منہ سے بوجہ فرط نورانیت انوار الٰہیہ کا ظہور ہے۔

والزکی العسکری الحسن الخلق امیناً   وعلی القائم بالقسط مغیثاً ومعیناً

ترجمہ۔ اور درود بھیج تو ہمارے پروردگار امام حسن عسکری پر جو قدسی الذہن اور خوش خلق اور امورات دینیہ کی پہنچانے میں امین ہیں۔ اور درود بھیج تو پروردگار ہمارے امام مہدی پر جو انصاف اور عدالت سے قائم ہو کر مظلوموں کی اعانت فرماویں گے۔

آل یٰسین الہداۃ الطیبین الطاہرینا   ربنا سیدنا صل علیہم اجمعینا

ترجمہ۔ اے ہمارے پروردگار اور اے ہمارے سردار درود بھیج تو اولاد سید المرسلین پر جو لوگوں کی راہنما اور فی ذاتہٖ معصوم ہیں۔

صلوٰۃ تفتق المسک وتزکی الیاسمینا   وارض عن شیعتہم آمین رب العٰلمین

ترجمہ۔ ایسی صلوٰۃ جو کستوری سے زیادہ خوشبودار ہو اور چنبیلی سے نفیس تر اور راضی ہو تو اہل بیت کے دوستوں سے اے پروردگار عالم آمین۔

باب سوئم در فضائل جمیع ذریت رسولؐ و جگر گوشگان بتولؑ

نمبر ۱۔ قولہ تعالیٰ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

ترجمہ۔ تحقیق خداوند تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ جناب رسولؐ خدا پر اے ایمان والو درود بھیجو تم اور سلام اُن جناب پر سلام بھیجنا۔

روی عن النبیؐ انہ قال رغم انف من ذکرت عندہ فلم یصل علی رواہ الترمذی وصححہ الحاکم۔

ترجمہ۔ شرمندہ ہو وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

وعنہ صلعم شقی عبدٌ ذکرت عندہ فلم یصل علی اخرجہ الطبرانی۔

ترجمہ۔ فرمایا آنحضرتؐ نے شقی ہے۔ وہ شخص جس کے روبرو میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ـــ وعنہ من ذکرت عندہ فلم یصل علی فدخل النار۔

ترجمہ۔ فرمایا آنحضرتؐ نے جسکے روبرو میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ داخل کریگا۔ اسکو خداوند عالم دوزخ میں دیکھو کشاف۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ پر درود بھیجنا واجب ہے کیونکہ ترک فعل میں شارع کیطرف سے وعید کا مترتب ہونا خصوصیات وجوب سے ہے۔ چنانچہ شافعی وشعبی واسحاق بن راہویہ بھی وجوب صلوٰۃ کی صلوٰۃ میں قائل ہیں۔ اور امام احمد حنبل کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں۔ ابتدا میں وہ وجوب صلوٰۃ کے صلوٰۃ میں قائل نہ تھے مگر آخر میں وہ بھی وجوب کے قائل ہو گئے تھے۔ اور اُن کے نزدیک ترک صلوٰۃ سے خواہ عمداً خواہ سہواً نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اور ان کے اکثر اصحابوں کا یہی مسلک تھا انتہی۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اما السلام علیک فقد عرفناہ فکیف نصلی علیک اذا نحن صلینا فی صلوٰتنا فقال قولوا اللھم صل علی محمدٍ وعلیٰ اٰل محمدٍ کما صلیت علی ابراہیم وعلیٰ اٰل ابراہیم رواہ اصحاب السنن وابن ابی شیبۃ وصححہ الترمذی والحاکم وابن خزیمۃ وابن مسعود البدری۔

ترجمہ۔ یا رسول اللہ آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ ہم نے جان لیا ہے پس کس طرح درود پڑھیں ہم آپ پر نماز میں پس فرمایا سرور عالم نے کہو تم اللھم صل علی محمدٍ وعلیٰ اٰل محمدٍ کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ اٰل ابراہیم۔ انتہی

وفی المواھب اللدنیۃ عن النبی انہ کان یقول فی الصلوٰۃ اللھم صل علی محمدٍ وعلیٰ اٰل محمدٍ کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ اٰل ابراہیم۔

ترجمہ۔ تحقیق پیغمبر خدا اپنی نماز میں اس طرح درود پڑھتے تھے۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم۔ انتہی

فی الصواعق المحرقۃ روی عنہ لا تصلوا علی الصلوٰۃ البتیرا فقالوا وما الصلوٰۃ البتیرا قال تقولون اللھم صل علیٰ محمد و تمسکون بل قولوا اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

ترجمہ۔ آنحضرت سے منقول ہے کہ فرمایا آپ نے درود بھیجو تم مجھ پر درود بتیرا۔ (دم بریدہ) پس حاضرین نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ درود بتیرا کسکو کہتے ہیں۔ فرمایا حضرت نے کہتے ہو تم اللھم صل علیٰ محمد اور پھر رک جاتے ہو۔ بلکہ کہا کرو تم اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ ان احادیث سے ظاہر ہے کہ جیسے جناب رسول خدا پر درود بھیجنا واجب ہے۔ ویسے ہی ان کی اہل بیت پر بھی درود پڑھنا واجب ہے۔

المختصر۔ سوائے رسول خدا و علی مرتضیٰ و فاطمۃ الزہرا و اولاد حسنین رضی اللہ عنہما کسی اصفیا صحابہ و ملائکہ اور انبیاء پر بھی درود پڑھنا واجب نہیں ہے۔ بوجہ وجوب درود اولاد رسول انبیاء و مرسلین سے افضل ہے۔

تنبیہ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زید و بکر و افراد کسی شخص پر اولاد رسول سے درود پڑھنا جیسے فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کہنا ناجائز ہے کیونکہ یہ شعار روافض ہے۔ خدا جانے اُن لوگوں کا تعصب ہے یا انصاف اور یہ دلیل ان کی جعلی ہونیکی علاوہ مستلزم ہے۔ عدم جواز نماز و باقی امور دینیہ مشترکہ روافض و اہل سنت کو بھی اللازم باطل و الملزوم مثلہ۔

نمبر ۳۔ سلام علیٰ آل یٰسین۔

ترجمہ۔ سلام ہو خدا کی طرف سے اولاد خاتم الانبیاء پر

نقل ابن حجر مکی فی الصواعق المحرقۃ فی الآیۃ الثالثۃ عن جماعۃ المفسرین سے نقل کیا ہے۔ کہ مراد آل یٰسین سے آل محمد ہے۔ تفسیر عباسی اور ابطال الباطل میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ فیہ فضیلۃ عظیمۃ لاولاد سید المرسلین

نمبر ۴۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ۔

ترجمہ۔ کہہ تو اے پیغمبر اپنی امت کو کہ تبلیغ احکام شریعت کے عوض میں میں تم سے

م۔ ان اللہ [illegible] سلام علیٰ آل محمد۔ ترجمہ۔ [illegible]

ترجمہ اُجرت (مزدوری) نہیں مانگتا۔ مگر محبت اپنے قریبی رشتہ داروں کی فی

التفسیر البیضاوی روی انہا لما نزلت قیل یا رسول اللہ من قرابتک من

ہولاء قال علیؑ و فاطمہؑ و ابناءہما۔

ترجمہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو پوچھا گیا جناب رسولؐ خدا سے کہ کون ہیں

آپ کے قریبی ان لوگوں میں سے فرمایا آنحضرت نے کہ علی مرتضٰی و فاطمۃ الزہرا

اور ان دونوں کی اولاد۔ انتہیٰ۔

اخرج الطبرانی عن زین العابدینؑ انہ لما جیئی بہ اسیرا عقب مقتل

ابیہ الحسینؑ واقیم علی درج دمشق قال بعض جفاۃ۔ اہل الشام الحمد اللہ

الذی قتلکم واستاصلکم وقطع قرن الفتنۃ فقال لہٗ ما قرئت قل لا اسئلکم علیہ

اجرا الا المودۃ فی القربیٰ قال وانتم ہم قال نعم۔

ترجمہ۔ امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ جب آپ شہادت

امام حسین علیہ السلام کے بعد قید ہو کر دمشق کے قیدخانہ میں بند کئے گئے پس

شامیوں میں سے ایک ظالم نے امام ہمام کو مخاطب کر کے فرمایا تعریف ہے اُس خدا

کے لئے جس نے تمکو قتل اور برباد کر کے فتنہ کو فرو کیا۔ پس اس شخص کو امام ہمام نے

فرمایا کیا تو نے آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ نہیں پڑھی

کہا اس ظالم نے کیا تو رسولؐ خدا کا قریبی ہے۔ فرمایا جناب امام زین العابدین علیہ

السلام نے ہاں و فی الصواعق ص انہ قال احبوا اللہ لما یغذوکم بہ من

نعمتہ واحبونی لحب اللہ عزوجل واحبوا اہل بیتی لحبی۔

ترجمہ۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ محبت کرو تم خدا سے اس واسطے

کہ وہ اپنی نعمتوں سے تمکو رزق دیتا ہے اور محبت کرو تم مجھ سے بوجہ محبت خداوند

تعالٰے کے اور محبت کرو تم میری اولاد سے بوجہ میری محبت کے۔ انتہیٰ

اخرج البیہقی وابو الشیخ والدیلمی انہ قال لا یومن عبد حتی اکون احب

الیہ من نفسہ ویکون عترتی احب الیہ من نفسہ ویکون اہلی احب الیہ

من اہلہ ویکون ذاتی احب الیہ من ذاتہ۔

ترجمہ۔ فرمایا جناب سرور عالم نے کہ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ

مجھے اور میری اولاد کو اپنی جان سے زیادہ عزیز نہ سمجھے اور جب تک کہ میری اولاد اور ذات کو اپنی اولاد اور ذات سے زیادہ عزیز اور دوست نہ سمجھے۔ انتہی۔

اخرج الملا لا یحبنا اهل البیت الا مومن تقی ولا یبغضنا الا منافق شقی

ترجمہ۔ فرمایا حضرت رسولِ خدا نے نہیں دوست رکھتے ہم اہل بیت کو مگر مومن پرہیزگار اور نہیں بغض کرتے ہم اہل بیت سے مگر منافق بدکار۔ فی الصواعق المحرقة صح انه صلی الله علیه وآله وسلم قال والذی نفسی بیده لا یبغض اهل البیت احد الا ادخله الله النار۔

ترجمہ۔ فرمایا حضرت پیغمبرِ خدا نے کہ قسم ہے مجھے خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کہ میرے اہل بیت سے نہیں بغض کرتا کوئی مگر داخل کریگا۔ اس کو خداوند تعالے دوزخ میں۔ فی الکشاف تحت هذه الآیة قال رسول الله من مات علی حب آل محمد مات شهیدا الا ومن مات علی حب آل محمد مات مغفورا الا ومن مات علی حب آل محمد مات تائبا الا ومن مات علی حب آل محمد مات مومنا مستکمل الایمان الا ومن مات علی حب آل محمد بشره ملک الموت بالجنة ثم منکر ونکیر۔ الا ومن مات علی حب آل محمد یزف الی الجنة کما تزف العروس الی بیت زوجها۔ الا ومن مات علی حب آل محمد فتح له فی قبره بابان الی الجنة۔ الا ومن مات علی حب آل محمد جعل الله قبره مزار ملائکة الرحمة۔ الا ومن مات علی حب آل محمد مات علی السنة والجماعة۔ الا ومن مات علی بغض آل محمد جاء یوم القیامة مکتوب بین عینیه آیس من رحمة الله۔ الا ومن مات علی بغض آل محمد مات کافرا۔ الا ومن مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحة الجنة۔

ترجمہ۔ فرمایا حضرت پیغمبرِ خدا نے جو شخص محبت اہل بیت میں مرا شہید مرا۔ خبردار جو کوئی محبت اہل بیت میں مرا وہ بخشا گیا۔ خبردار جو کوئی محبت اہل بیت میں مرا وہ تائب مرا خبردار جو کوئی محبت اہل بیت میں مرا مومن کامل ایمان مرا خبردار جو کوئی محبت اہل بیت میں مرا اسکو ملک الموت اور منکر و نکیر بہشت کی خوشخبری سنائیں گے خبردار جو کوئی محبت اہل بیت میں مرا وہ بہشت کی طرف اس طرح مزین ہو کر روانہ ہوگا۔

جیسی دولہن زینت وسجاوٹ سے پہلے دولہا کے گھر روانہ ہوتی ہے۔ خبردار جو کوئی
محبت اہل بیت میں مرا۔ اس کی قبر میں دو دروازہ بہشت کی طرف کھولے جائیں گے۔
خبردار جو کوئی محبت اہل بیت میں مرا۔ اس کی قبر کی زیارت کرنے کو فرشتے رحمت کے آویں گے
خبردار جو کوئی محبت اہل بیت میں مرا۔ وہ طریقۂ اہل سنت پر مرا خبردار جو کوئی بغض اہل بیت
میں مو۔ اس کی پیشانی پر قلم قدرت سے بروز قیامت لکھا جاویگا۔ یہ ناامید ہے رحمت خدا سے
خبردار جو کوئی بغض اہل بیت میں مرا وہ کافر مرا۔ خبردار جو کوئی بغض اہل بیت میں مرا نہ وہ بہشت
کی بو تک نہ سونگھیگا۔ انتہی۔

عن النبیؐ فلو ان رجلاً صفن بین الرکن والمقام ای جمع قدمیہ فصلی فصام
ثم لقی اللہ وھو مبغض لاہل بیت محمدؐ دخل النار۔ رواہ الحاکم وصحح۔

ترجمہ۔ اگر کوئی شخص درمیان رکن ومقام اپنے دونوں قدموں پر کھڑا ہو کر روزہ
رکھے اور نماز پڑھتا رہے۔ پھر خدا سے ملے۔ درآنحالیکہ وہ اہل محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے بغض رکھتا ہو۔ تو اس کو خدا دوزخ میں داخل کریگا۔

واخرج الطبرانی عن الحسن علیہ السلام لا یبغضنا ولا یحسدنا احد الا ذید
عن الحوض یوم القیامۃ بسیاط من النار۔

ترجمہ۔ امام حسن علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہ نہیں حسد اور بغض کرتا ہم سے کوئی
مگر ہٹایا جاویگا حوض کوثر سے بروز قیامت آگ کے چابکوں سے۔

وفی الصواعق المحرقۃ صح انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ستۃ لعنتہم
ولعنہم اللہ وکل نبی مجاب الزائد فی کتاب اللہ۔ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط
علی امتی بالجبروت لیذل من اعزہ اللہ ویعز من اذلہ اللہ والمستحل حرمۃ اللہ
وفی روایۃ لحرم اللہ والمستحل من عترتی ماحرم اللہ والتارک السنۃ۔

ترجمہ۔ رسول خدا سے بسند صحیح مروی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا چھ شخصوں پر خدا
اور ہر ایک پیغمبر مستجاب الدعوات اور میں لعنت کرتا ہوں۔ کلام خدا میں زیادتی کرنے والا قضا
و قدر کا جھٹلانیوالا۔ میری امت پر ظلم سے تسلط کرنے والا بایں طریق کہ جسے خدا نے
عزت بخشی ہو اس کو ذلیل اور جس کو خدا نے ذلیل کیا ہو۔ اس کو عزت بخشے۔ خدا کے
حراموں کو حلال سمجھنے والا۔ اور میری اولاد پر ان باتوں کا جائز رکھنے والا جن کو خدا نے

یا جو اہل بیت کا بغض رکھتا ہو تو کیسا ہی کریگا۔

تنبیہ

جو کوئی اولاد رسول میں سے کسی کو بھی گالیاں دے۔ اور کسی قرینہ سے ان گالیوں کا مرجع کوئی غیر شخص جو اولاد رسولؐ سے نہ ہو۔ نہ بن سکے تو اس شخص کو قتل کرنا لازم ہے۔

نمبر ۴۔ ومن یقترف حسنۃ نزدلہ فیہا حسنا ان اللہ غفور شکور۔

ترجمہ۔ جو شخص نیکی کرے زیادہ کرتے ہیں ہم واسطے اسکے اس نیکی کے عوض میں نیکی۔ تحقیق خدا گناہ بخشنے والا ہے۔ اور شکر کرنے والا۔

اخرج الثعلبی عن ابن عباس فی ومن یقترف حسنۃ نزدلہ فیہا حسنا قال المودۃ لآل محمدؐ۔

ترجمہ۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد حسنہ سے اس آیت میں محبت اولاد رسولؐ ہے۔

فی الصواعق المحرقۃ عن النبیؐ الا من اذا اقرباتی فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ تعالیٰ۔ وفی روایتہ اخری والذی نفسی بیدہ لا یومن عبد حتی یحبنی ولا یحبنی حتی یحب ذوی قرابتی فاقام مقام نفسہ۔

ترجمہ۔ فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے خبردار جس کسی نے میرے اقرباؤں کو ضرر پہنچایا اس نے مجھے ضرر پہنچایا ہے۔ اور جس نے مجھے ضرر پہنچایا اس نے خدا کو ضرر پہنچایا۔ اور دوسری روایت میں آیا ہے۔ کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے نہیں مومن ہوتا کوئی شخص جب تک کہ مجھے نہ دوست رکھے۔ اور نہیں دوست رکھتا مجھے جب تک میرے اقرباؤں سے نہ دوستی کرے؛

الباب جبرت وفطانت پر ظاہر ہے۔ کہ جناب رسولؐ خدا نے اپنے اہل بیت کو بمنزلہ نفس کے قائم مقام کیا ہے۔ یعنے جیسے انسان محبت رسولؐ کے سوا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ویسے ہی اولاد رسولؐ کی محبت کے سوا بھی مسلمان نہیں ہو سکتا؛

نمبر ۵۔ ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحًا وآل ابراہیم وآل عمران علی العلمین۔

ترجمہ۔ تحقیق خدا نے برگزیدہ کیا ہے آدم اور نوح اور آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو تمام مخلوقات سے۔ فی مصحف ابن مسعود وآل محمدؐ علی العالمین۔

ترجمہ یعنے خدا نے اہل محمدؐ کو سب مخلوقات پر فضیلت بخشی ہے۔ دیکھو

ذخیرۃ المآل شرح عقد اللآل فی فضائل الآل مصنفہ فاضل شہاب احمد بن عبد القادر الحفظی، فی الصواعق عن الطبرانی وابن الشیخ ان اللہ عزوجل ثلاث حرمات فمن حفظہن حفظ اللہ دینہ ودنیاہ ومن لم یحفظہن لم یحفظ دینہ ولا اٰخرتہ قلت ما ھن قال حرمتہ الاسلام وحرمتی وحرمتہ رحمی۔

ترجمہ - فرمایا جناب رسالت مآب نے تحقیق نزدیک خداوند تعالےٰ کے تین چیزیں بہت محترم ہیں۔ پس جو کوئی ان کی عزت و حرمت میں کوشش کرے اور ان کی وقعت میں خلل انداز نہ ہو۔ تو محافظت کرتا ہے خداوند تعالےٰ اس کے امورات دینیہ و دنیویہ میں اور جو کوئی ان تین چیزوں کی محافظت اور وقعت میں ساعی نہ ہو۔ پس اس کی دین و دنیا میں خدا محافظت نہ کریگا حرمت اسلام۔ حرمت رسولؐ۔ حرمت اولاد رسولؐ۔

فی الصواعق المحرقۃ مانقلہٗ عن ابی سعید والملا انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال استوصوا باھل بیتی خیرا فانی اخاصمکم عنہم غدا ومن اکن خصیمہ اخصمہ ومن اخصمہ دخل النار۔

ترجمہ - فرمایا حضرت رسول خدا نے نیک برتاؤ کرو تم میرے اہل بیت سے کیونکہ مخالف اہلبیت کے ساتھ میں مخاصمت کرونگا۔ یعنے دشمنی بروز قیامت اور جس کا میں دشمن ہوا۔ خدا بھی اسکا دشمن ہے۔ اور خدا کا دشمن دوزخ میں داخل ہوگا۔

فی فصول المہمۃ عن رافع مولیٰ ابی ذر قال صعد ابوذر علی عتبۃ باب الکعبۃ واخذ بحلقۃ الباب واسند ظہرہ الیہ وقال ایہا الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن انکرنی فانا ابوذر سمعت رسول اللہ یقول مثل اہل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا زخ فی النار۔

ترجمہ - رافع غلام ابوذر کا حضرت ابوذر کا یہ قصہ بیان کرتا ہے کہ حضرت ابوذر خانہ کعبہ کی چوکھٹ پر چڑھے۔ اور حلقۂ دروازہ پکڑ کر کواڑ پر تکیہ فرماکر آپ نے فرمایا اے لوگو تم میں سے جو لوگ مجھے پہچانتے ہیں تحقیق پہچانتے ہیں۔ اور جو لوگ مجھے نہیں جانتے پس آگاہ ہوں وہ کہ میرا نام ابوذر ہے سنا ہے میں نے جناب رسالت مآبؐ سے کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے اہل بیت مثل کشتی نوح کی ہے۔ جو کوئی سوار ہوا اُسے نجات پائی اس نے اور جس نے اس کی مخالفت کی دوزخ میں پھینکا جاویگا۔ اور یہ حدیث مشکوٰۃ میں بھی کسی قدر تفاوت سے آئی

فائدہ - در شرح این حدیث بسیاری از شارحان توجیہات فرمودہ اند وصاحب لمعات دریں باب فرمودہ کہ پیغمبر خدا صلعم اولاد خود را مانند کشتی نوح قرار دادہ و دنیا را از روے حوادثات تعلقات بشری و اغوائے شیطان لعنتی دریائے ذخار فرض کردہ و برائے حفظ ایمان از ان لجہ بحر مہالک برائے عبور کشتی لازم است و آن سفینہ برائے دریائے دنیا اہل بیت من اند کسے کہ بہ محبت کمال کماۂ دامن این کشتی بدست گرفتہ بیشک از دریائے ذخار مہالک باحفظ جان و پاسبانی ایمان نجات یافت و انانکہ از روئے حسد و عناد از سفینۂ اولاد و احفاد فاطمۃ الزہرا تخلف و اعراض کردہ بلاریب او مع سرمایۂ ایمان و اسلام ہلاک خواہد شد - انتہی

فی فصول المہمۃ عن ابی ذر قال سمعت رسول اللہ یقول اجعلوا اہل بیتی مکان الراس من الجسد ومکان العینین من الراس ولا یہتدی الا بالعینین -

ترجمہ - فرمایا جناب رسول خدا نے میرے اہل بیت کو بمقابلہ باقی جسم کے بمنزلہ سر اور سر کے بمنزلہ آنکھوں کے عزیز سمجھو - اور نہیں ہدایت پاتا کوئی شخص مگر آنکھوں سے - انتہی

اخرجہ الدارقطنی والطبرانی اول من اشفع من امتی اہل بیتی ثم الاقرب فالاقرب من قریش ثم الانصار ثم من آمن بی واتبعنی من الیمن ثم سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع لہ اولا افضل -

ترجمہ - آنحضرت رسول خدا نے کہ سب سے پہلے میں اپنی امت میں سے اپنے اہل بیت کی شفاعت کرونگا - بعد ان کے سلسلہ وار اپنے قریبی رشتہ داروں کی قریش سے پھر انصاروں کی پھر ان لوگوں کی جو مجھ پر ایمان لائے ہیں - اہل یمن سے پھر باقی عربوں کی اور جن کی میں پہلے شفاعت کرونگا - وہ سب باقیماندوں سے افضل ہیں۔ پھر عجمیوں کی

فائدہ - بعض لوگوں کا خیال ہے - کہ اہل عبا کی سوا اور کسی پر اہل بیت کا اطلاق نہیں کیا جاتا اور نہ کوئی سوا خمسۃ النجبا رسول خدا کا اہل بیت ہے کیونکہ ہولاء اہل بیتی سے تخصیص اربعۂ کرام مستنبط ہے - ان کو اس حدیث میں تدبر کرنا لازم ہے - نیز ان کو اس امر پر متوجہ ہونا ضروری ہے کہ حسنین علیہم السلام کی اولاد وقت نزول آیت تطہیر ان کی اصلاب میں تھی یا نہیں صورت دوئم تو صریح البطلان ہے اور صورت اول میں جمیع سادات بالواسطہ اہل بیت میں شامل ہیں - فافہم و تدبر

فی زین الفتی عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ یقول لعلی ...

ذخیرۃ المآل شرح عقد اللآل فی فضائل الآل مصنفہٗ فاضل شہاب احمد بن عبدالقادر الحفظی وفی الصواعق عن الطبرانی وابن الشیخ ان اللہ عزوجل ثلاث حرمات فمن حفظہن حفظ اللہ دینہ ودنیاہ ومن لم یحفظہن لم یحفظ دینہ ولا آخرتہ قلت ما ھن قال حرمتہ الاسلام وحرمتی وحرمتہ رحمی۔

ترجمہ۔ فرمایا جناب رسالت مآب نے تحقیق نزدیک خداوند تعالے کے تین چیزیں بہت محترم ہیں۔ پس جو کوئی ان کی عزت وحرمت میں کوشش کرے اور ان کی وقعت میں خلل انداز نہ ہو۔ تو محافظت کرتا ہے خداوند تعالے اس کے امورات دینیہ ودنیویہ میں اور جو کوئی ان تین چیزوں کی محافظت اور وقعت میں ساعی نہ ہو۔ پس اس کی دین ودنیا میں خدا محافظت نہ کریگا حرمت اسلام۔ حرمت رسولؐ حرمت اولاد رسولؐ۔

فی الصواعق المحرقۃ ما نقلہٗ عن ابی سعید والملا انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال استوصوا باھل بیتی خیراً فانی اخاصمکم عنھم غدًا ومن اکن خصیمہ اخصمہ ومن اخصمہ دخل النار۔

ترجمہ فرمایا حضرت رسول خداؐ نیک برتاؤ کرو تم میرے اہل بیت سے کیونکہ مخالف اہلبیت کے ساتھ میں مخاصمت کرونگا۔ یعنے دشمنی بروز قیامت اور جس کا میں دشمن ہوا۔ خدا بھی اسکا دشمن ہے۔ اور خدا کا دشمن دوزخ میں داخل ہوگا۔

فی فصول المہمۃ عن رافع مولیٰ ابی ذر قال صعد ابوذر علیٰ عتبۃ باب الکعبۃ واخذ بحلقۃ الباب واسند ظہرہ الیہ وقال ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن انکرنی فانا ابوذر سمعت رسول اللہؐ یقول مثل اھل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا زخ فی النار۔

ترجمہ۔ رافع غلام ابوذر کا حضرت ابوذر کا یہ قصہ بیان کرتا ہے کہ حضرت ابوذر خانہ کعبہ کی چوکھٹ پر چڑھے۔ اور حلقۂ دروازہ پکڑ کر کواڑ پر تکیہ فرما کر آپنے فرمایا اے لوگو تم میں سے جو لوگ مجھے پہچانتے ہیں تحقیق پہچانتے ہیں۔ اور جو لوگ مجھے نہیں جانتے پس آگاہ ہوں وہ کہ میرا نام ابوذر ہے سنتا ہے میں نے جناب رسالت مآبؐ سے کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے اہلبیت مثل کشتی نوح کی ہے۔ جو کوئی سوار ہوا اسپر نجات پائی اس نے اور جس نے اس کی مخالفت کی دوزخ میں پھینکا جاویگا۔ اور یہ حدیث مشکوٰۃ میں بھی کسی قدر تفاوت سے آئی

فائدہ - در شرح این حدیث بسیاری از شارحان توجیہات فرمودہ اند و صاحب لمعات دریں باب فرمودہ کہ پیغمبر خدا صلعم اولاد خود را مانند کشتیٔ نوح قرار دادہ و دنیا را از روے حوادثات تعلقات بشری و اغوائے شیطانی لعنتی دریائے ذخار فرض کردہ و برائے حفظ ایمان از ال لجہ بحر مہالک برائے عبور کشتی لازم است و آن سفینہ برائے دریائے دنیا اہل بیت من اند کسے کہ بہ محبت کمال کسانٔہ دامن این کشتی بدست گرفتہ بیشک از دریائے ذخار مہلک با حفظ جان و پاسبانی ایمان نجات یافت و آنانکہ از روئے حسد و عناد از سفینۂ اولاد و احفاد فاطمۃ الزہرا تخلف و اعراض کردہ بلا ریب او مع سرمایہ ایمان و اسلام ہلاک خواہد شد - انتہی

فی فصول المہمۃ عن ابی ذر قال سمعت رسول اللہ یقول اجعلوا اہل بیتی مکان الراس من الجسد و مکان العینین من الراس ولا یہتدی الا بالعینین -

ترجمہ - فرمایا جناب رسول خدا نے میرے اہل بیت کو بمقابلہ باقی جسم کے بمنزلہ سر اور سر کے بمنزلہ آنکھوں کے عزیز سمجھو - اور نہیں ہدایت پاتا کوئی شخص مگر آنکھوں سے - انتہی

اخرجہ الدار قطنی و الطبرانی اول من اشفع من امتی اہل بیتی ثم الاقرب فالاقرب من قریش ثم الانصار ثم من آمن بی و اتبعنی من الیمن ثم سائر العرب ثم الاعاجم و من اشفع لہ اولا افضل -

ترجمہ - آنحضرت رسول خدا نے کہ سب سے پہلے میں اپنی امت میں سے اپنے اہل بیت کی شفاعت کرونگا - بعد ان کے سلسلہ وار اپنے قریبی رشتہ داروں کی قریش سے پھر انصاروں کی پھر اُن لوگوں کی جو مجھ پر ایمان لائے ہیں - اہل یمن سے پھر باقی عربوں کی اور جن کی میں پہلے شفاعت کرونگا - وہ سب باقیماندوں سے افضل ہیں۔

پھر عجمیوں کی

فائدہ - بعض لوگوں کا خیال ہے - کہ اہل عبا کی سوا اور کسی پر اہل بیت کا اطلاق نہیں کیا جاتا اور نہ کوئی سوا خمسۃ النجباء رسول خدا کا اہل بیت ہے کیونکہ ہولاء اہل بیتی سے تخصیص اربعۂ کرام مستنبط ہے - ان کو اس حدیث میں تدبر کرنا لازم ہے - نیز ان کو اس پر متوجہ ہونا ضروری ہے کہ حسنین علیہم السلام کی اولاد وقت نزول آیت تطہیر ان کی اصلاب میں تھی یا نہیں صورت دوئم تو صریح البطلان ہے اور صورت اوّل میں جمیع سادات بالواسطہ اہل بیت میں شامل ہیں فافہم و تدبر -

فی زین الفتی عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ یقول لعلی یا علی

سے قطع نظر فرما کر محض بغرض نجات یوم عرصات اس مختصر کو ملاحظہ فرما دیں۔ نیز اس کمترین کو اوقات مخصوصہ میں دعائے خیر عاقبت سے محروم نفرمائیں۔ اور اگر کہیں لغزش ملاحظہ ہو تو سہو بشری پر محمول فرما کر خطا پوشی کو کام میں لائیں۔ والسلام علی من اتبع الہدے۔

الملتمس

خاکسار سید احمد شاہ حنیفی المذہب موسوی النسب تلمیذ عالم اجل فاضل بے بدل ابو الفضل جناب مولوی سید نجم الحسن صاحب قبلہ صدر مدرس مدرسۃ مشارع الشرائع لکھنؤ

متوطن حسن ابدال

ضلع راولپنڈی

اس کتاب کی تالیف میں جن کتابوں سے اخذ مطالب کیا گیا ہے

اُن کی فہرست مع اسماءِ مصنفین درج ذیل ہے

احیاء العلوم ۔ مصنفہ امام حجۃ الاسلام ابوحامد محمد بن محمد الغزالی الشافعی۔
استیعاب فی معرفۃ الاصحاب ۔ مصنفہ حافظ ابوعمرو یوسف بن عبداللہ مشہور بابن عبدالبر
ابطال الباطل مصنفہ فاضل فضل بن روزبہان الاصفہانی۔
اسنی المطالب ۔ مصنفہ ابن اثیر جزری
اسباب النزول مصنفہ امام ابوالحسن علی بن احمد واحدی۔
اسباب النزول مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی۔
تفسیر ثعلبی ۔ مصنفہ ابواسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی۔
تفسیر کبیر ۔ مصنفہ امام فخرالدین محمد بن عمر رازی
تفسیر بیضاوی ۔ مصنفہ قاضی ناصرالدین ابوسعید عبداللہ بن عمر البیضاوی الشافعی۔
تفسیر درمنثور ۔ مصنفہ حافظ جلال الدین سیوطی تفسیر نیشاپوری مصنفہ فاضل نیشاپوری۔
تفسیر حسینی ۔ مصنفہ حسین بن علی کاشفی واعظ
تفسیر کشاف مصنفہ علامۃ ابوالقاسم جاراللہ محمود بن عمر زمخشر الخوارزمی
تفسیر مدارک مصنفہ امام حافظ الدین عبداللہ بن احمد النسفی۔
تاویل الآیات مصنفہ سیدنا سید نعمۃ اللہ شوشتری۔
جمع الجوامع ۔ مصنفہ حافظ جلال الدین سیوطی
جنات الخلود مصنفہ فاضل محمد رضا خواتون آبادی
جمع بین الصحاح ۔ مصنفہ ابوالحسن رزین بن معاویۃ العبدی
حیوۃ الحیوان مصنفہ شیخ کمال الدین محمد بن عیسیٰ الدمیری الشافعی
حصن حصین مصنفہ محمد بن محمد بن محمد جزری النسائی۔
خصائص مصنفہ ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن البحر النسائی
دلائل النبوت مصنفہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی
ذخیرۃ المال شرح عقد اللآل فی فضائل الآل مصنفہ فاضل شہاب احمد بن عبدالقادر الحفظی

روضة الاحباب مصنفہ عطاء اللہ بن فضل اللہ ملقب بجمال الدین محدث شیرازی
رسالہ مدح الخلفاء مصنفہ شیخ عز الدین عبد السلام شافعی
زین الفتی مصنفہ ابو محمد احمد بن محمد بن علی العاصمی سنن ابو داؤد مصنفہ ابو داؤد سلیمان اشعث سجستانی
سیر مصنفہ فرید العصر ملا معین شرح فقہ اکبر مصنفہ ملا علی قاری حنفی
سوانح عمری علی مرتضی مصنفہ مولوی عبید اللہ امرتسری
شرح الفیہ عراقی فی اقسام الحدیث مصنفہ شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوی
شرح سفر سعادت مصنفہ شیخ عبد الحق دہلوی صواعق محرقہ مصنفہ حافظ ابن حجر مکی
الشفا فی تعریف حقوق المصطفی مصنفہ امام حافظ ابو الفضل عیاض بن موسی القاضی الیحصبی
صحیح بخاری مصنفہ امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل الجعفی البخاری
صحیح مسلم مصنفہ ابو الحسین مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری النیشاپوری
صحیح ترمذی مصنفہ امام حافظ ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی
عقد فرید مصنفہ امام ابو عمر واحمد بن عبد ربہ اندلسی
فواتح شرح دیوان علی مرتضی مصنفہ فاضل حسین بن معین الدین المیبذی
فصول المہمۃ مصنفہ شیخ نور الدین علی بن محمد بن صباغ المکی المالکی
فردوس الاخبار مصنفہ شیخ امام شجاع الدین ناصر السنۃ ابو الحامد ابن شیرویہ الدیلمی
کفایۃ الطالب فی مناقب امام علی بن ابیطالب مصنفہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی
مناقب مصنفہ ابو المؤید موفق بن احمد المکی الخوارزمی الحنفی
مناقب مصنفہ اخطب خوارزمی مناقب مصنفہ ابوبکر احمد بن موسی بن مردویہ مناقب مصنفہ ابن مغازلی الشافعی
مسند احمد بن حنبل مصنفہ امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل
مشکوۃ المصابیح مصنفہ ولی الدین ابو عبد اللہ محمود بن محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی
مواہب اللدنیہ فی سیر النبی مصنفہ شہاب الدین احمد بن حجر القسطلانی شارح صحیح البخاری
مسند ابو یعلی مصنفہ قاضی ابو یعلی مدارج النبوۃ فی سیر النبی مصنفہ فاضل عبد الحق دہلوی
مودۃ القربی مصنفہ سید علی ہمدانی مرقات شرح مشکوۃ مصنفہ ملا علی قاری حنفی
لمعات شرح مشکوۃ مصنفہ شیخ عبد الحق دہلوی
نہایہ مصنفہ ابو السعادات مبارک بن عبد الکریم محمد مشہور بابن اثیر جزری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۴	ششائی	شفائی	۵۸	۱	ششیر	شعیر
۴	۲۰	جسن	حسن	〃	۲	الشاشتہ	الثالثۃ
۶	۹	ششتا	ششتم	〃	۱۴	واقعہ	دفعہ
[illegible]	۵	اس سنے	اسنی	〃	۲۵	سور وزہ رکھا	سوہی اور پہرن ب
۸	۱۱	خالق کہ	خالق کی کہ	۶۱	۱۰	تولہ	توبہ
۱	۳	عبائی	عیسائی	۶۳	۲۰	بقیہ	بقیتہ
۱۲	۱۰	فرخت	فروخت	〃	۲۴	انفال	نقال
۴۲	۵	عصوا	غضوا	۶۴	۲۲	رسالتاب کا	رسالتاب کے
۵۱	۴	قدکیا	فدکیا	۷۵	۶	امن حاصل	من حاصل
۵۰	۱۷	داشتن بارسول	داشتن بغض با رسول	۸۶	۴		حرمتہ
۵۰	۲۳	محبب	عیبب	۸۹	۹	نوراتبہ	نوررتبہ

نوٹ صفحہ ۶۲ باب دویم کی ابتداء سے چند سطریں بعض کاپیوں پر بوجہ غفلت پریسمین اڑگیئں ہیں وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں تاکہ جس نسخہ میں نہ ہوں یہاں دیکھ لی جاویں۔

نمبر۱۔ قولہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔

ترجمہ۔ اور پکڑو تم مضبوط رسی اللہ کی۔ اور نہ متفرق ہو تم۔ اخرج الثعلبی فی تفسیرہا عن جعفر صادق رضی اللہ عنہ انہ قال نحن حبل اللہ الذی قال اللہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔

ترجمہ۔ امام ہمام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہم بارہ امام رسی خدا کی ہیں۔ ھذا مستفاد من صیغۃ الجمع المتکلم۔